Kalame Imam Mubin -part-1

Farman 1-6

Farman 1

اے جماعتوں، تم ہمیں چھوٹا مت سمجھنا۔ ہم آل رسول ہیں۔ ہمارے دادا حضرت امیرُ المومنین مُرتضیٰ علیؑ اور دادی خاتون جنت حضرت بی بی فاطمته الزهره ہیں۔ ہم علیؑ اور نبی دونوں کے نور ہیں۔ اگرچه عمر میں چھوٹے ہیں، لیکن بڑے ہیں۔ حضرت مولا مُرتضیٰ علیؑ چھوٹے تھے، مگر اپنی جوانی میں خیبر کا قلعه فتح کیا تھا۔ اور قلعه کے دروازے کو کھائی کے اوپر پکڑ کر پورے لشکر کو اس پر سے گزارا تھا۔ اور جیبرا کافر کو مار ڈالا تھا۔

جو کوئی مولا مُرتضیٰ علیؑ کے پاس سے طلب کرتا تھا، اسکی امید پوری کر کے، مشکل آسان کر دیتے تھے۔

حضرت امام زین العابدینؑ بھی عمر میں چھوٹے تھے، مگر قوت اور علم میں مُرتضیٰ علیؑ جیسے تھے۔

جو ایماندار ہیں، انکو اپنے زمانے کے امامؑ کی قدرت اور کرامات نظر آئیں گی۔

ہمارے گھر کی تعریفیں اور قدرت، جو علم سے واقف کار ہیں، وہ سمجھیں گے۔

پہلےہم جماعتوں کو درویش کا لقب دیتے تھے، مگر کئ لوگوں کو درویش کا لقب پسند نہ ہونے پر، ہم نے خاص اس وجہ سے اسے خارج کر دیا۔

وہ امام کو صاحب زمان تو کہکر پکارتے ہیں، مگر وہ اسکا مطلب نہیں سمجھتے، اور جب وہ امام دنیا میں موجود نہیں تو اسے صاحب زمان کا لقب کیسے دیا جائے؟

ہر ایک کو اپنا اپنا ایمان سنبھالنا چاہیئے۔ جو سونا ہوگا اسکی ویسی قیمت ہوگی، چاندی ہوگی تو اسکی ویسی قیمت ہوگی، تانبا اور لوہا ہوگا تو اسکی اسکے مطابق قیمت ہوگی۔ پتھر کی کیا قیمت ہوگی؟ تم سچ اور جھوٹ کو پہچانو۔ انشاء اللّٰہ ہمیں پہچاننے والے جواہر ہیں، جن کی ایک رتی کی قیمت سو گنا ہے. خانہ وادان۔

Farman 2

حاضر امامؑ کے نزدیک، نیت اور محبت کے بغیر کوئی چیز قبول نہیں ہوتی۔ یہ بات قرآن اور احادیث سے بھی ثابت ہے. نبی اور نبی کی آلؑ، جو گدی کے وارث ہیں، انکی محبت اور حُب کے بغیر کوئی عبادت بندگی قبول نہیں ہوتی۔

مومن جب اس طرح کی بات پر عمل کرتا ہے تب اسکی عبادت بندگی قبول ہوتی ہے۔ 1.حاضر امام کی دوستی۔ 2. روزانہ کی بندگی۔ 3. نیک اعمال۔ 4. دسوند مال واجبات۔ 5. ماں باپ اور بھائیوں کا حق۔ 6. پڑوسیوں کا حق۔ 7. عورتوں کے جائز حقوق۔ 8. علم دینے والے استاد کا حق۔ 9.

مُرشد کا حق۔ اسکے علاوہ اور بہت سے اصول ہیں، ان پر برابر عمل کرنا چاہیئے۔

جو سچے حقیقتی مومنین ہیں، انہیں فائدہ ہوتا ہے،؛ اپنے آپ ہوتا ہے۔ دُنیا کے دکھاوے کی عبادت بھی گناہ میں شمار ہوتی ہے۔

جن کو باطنی حج کرنی ہے تو انکے لئے ضروری ہے کہ مذہب پر قائم رہے۔ امام زمان کا دامن مضبوطی سے پکڑے۔ اپنے دین بھائیوں سے محبت کرے۔ ان سے نرمی سے پیش آئے۔ دسوند مال واجبات ادا کرے۔ باطنی بندگی کرے۔

ایمان انمول چیز ہے اور مولا کو پیاری ہے۔ ہمارے دادا حضرت مولا مُرتضیٰ علیؑ کو مومن نصیری "اللّٰہ " کہتا تھا۔ اسکو ستر مرتبہ قتل کیا گیا۔ مگر وہ "علیؑ اللّٰہ" کہتا رہا۔ پھر حکم ہوا کہ یہ ایک سچا مومن ہے اور اسکی اولاد بھی ایسی سچائی والی ہوگی۔ اس مومن اور اسکی اولاد سے قیامت کے روز نہیں پوچھا جائیگا۔ ایسا درجہ اسکو، اپنے ایمان کی بدولت ملا۔

جس کا ایمان گیا، اسکا سب کچھ گیا۔ جس کا ایمان سلامت رہا، اسکا سب کچھ سلامت رہا۔ اسلئے اپنےایمان میں کبھی بھی خلل نہیں ڈالنا۔ آخر زمانے میں شیطان کا فریب بہت زیادہ ہوتا ہے۔ یہ پہلے بھی ہوا ہے، اس لئے شیطان کی بازی سے بچنا۔

تم کو دسوند کی قبولیت عنایت کی ہے۔ جو ہمارا حق دے گا، وہ آزاد ہوگا۔

ہم تمہیں پورے پورےفرمان فرماتے ہیں۔ تم کیوں روتے ہو؟ تمہارے رونے کی کیا وجہ ہے؟ تب انہوں نے عرض کی کہ یاصاحب! آقا علی شاہؒ داتار کی یاد ستاتی ہے۔ اس لئے دلگیری ہوتی ہے۔ جماعت کے پاس ہم مُرتضیٰ علیؑ کا نور حاضر ناظر بیٹھے ہیں۔ تمھیں اسکا سچا یقین ہونا چاہیئے۔ ہم اس دُنیا میں جامہ پہنتے اور اُتارتے ہیں، لیکن ہمارا نور ازل سے ایک نورچلا آ رہا ہے۔ اسلئے تمہیں ایک ہی نور کو دیکھنا چاہیئے۔ آقا حسن علی شاہؒ اور ہمارے دادا اور انکے بزرگوں میں ایک ہی نور تھا اور ہم میں بھی وہی نور چلا آرہا ہے۔ ہم انکے گدی وارث ہیں۔ نور ہمیشہ حاضر ناظر ہے۔ فقط نام جُدا جُدا ہوتے ہیں۔ مولا مُرتضیٰ علیؑ کی گدی قائم ہے اور قیامت تک قائم رہے گی۔ تم جماعت کو کسی طرح سے بھی دلگیر ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم تمہارے پاس موجود ہیں۔ اُن میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں۔ ہمیں جسم بدلنا پڑتا ہے. اس لۓ یہ سب باتیں سچے مُریدوں کو سمجھنی چاہیئیں۔ ایماندار مومن اگر لاکھوں میل ہم سے دُور ہو پھر بھی ہم اسکے نزدیک ہیں اور بے ایمان اگر ہمارے حضور میں ہو اور وہ بے ایمان ہمیں اپنے جیسا سمجھے تو ہم اس سے اُسی طرح کی دوستی رکھتے ہیں۔

ہم سچے ایمانداروں کے ہیں اور ایماندار ہمارے ہیں۔ اس طرح سچے ایمان والے ہمارے ہیں اور ہم انکے ہیں۔

امامؑ صاف آئینے کی مثال ہیں۔ یہاں دُنیا میں آم بوؤ گے تو اس میں سے آم پیدا ہونگے۔ اور اگر نیم بوؤ گے تو نیم پیدا ہوگا. جیسا بوؤگے، ویساپاؤ گے۔ اس میں ذرا بھی شک نہ لانا۔

Farman 3

عمر ابن عبدود ایک کافر تھا۔ وہ مولا مُرتضیٰ علیؑ کے سامنے گھوڑے پر سوار ہو کر لڑنے کے لئے آیا تھا۔ مولا مرُتضیٰ علیؑ، اُس کافر سے قد میں کافی چھوٹے تھے، اس لئے اُس کافر کو بہت شرم محسوس ہوئی اور وہ گھوڑے سے اُتر کر مولا مُرتضیٰ علیؑ کے پاس آیا۔ پھر بھی وہ کافر مولامُرتضیٰ علیؑ سے قد میں اونچا معلوم ہوتا تھا۔

حضرت عمر نے پیغمبر صلعم کے پاس عرض رکھی که: یا رسول اللّٰہ! ہمیں اس کے ساتھ لڑائی کرنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکه وہ کافر بہت طاقتور ہے۔ ایک بار میں نے اسکی لڑائی دیکھی تھی، تب اسکے پاس ڈھال بھی نہیں تھی۔ اُس وقت ڈھال کی بجائے ایک اونٹ کھڑا ہوا تھا، تو اُس کو پکڑ کر، اس اونٹ کی ڈھال بنا کر لڑائی کی تھی۔ "اسکے بعد مولا نے فرمایا:-" وہ کتنا طاقتور اور بہادر ہوگا؟ وہ کتنا طاقتور اور بہادر ہوگا، جس نے اونٹ کی چاروں ٹانگوں کو پکڑ کر، اسکی ڈھال بنائی۔ اونٹ کو پکڑنا مشکل ہے۔ جب اُس نے اونٹ کو پکڑا تو اس میں کتنی طاقت ہوگی؟ اتنا طاقتور ہونے کے باوجود مولا مُرتضیٰ علیؑ نے اس کافر کے ایک ہی وار میں دو ٹکڑے کر دیئے ۔

اصل دین اسلام کی ہمیشہ چڑتی یعنی ترقی ہے۔ وہ کافر یہ سمجھتا تھا کہ میرے برابر کوئی نہیں، اسلئے وہ مولا مُر تضیٰ علیؑ کے سامنے لڑنے کے لئے آیا۔ لیکن مولا مُرتضیٰ علیؑ نے اسکو ایک ہی وار میں ختم کر دیا۔ اس کافر کے ساتھ دوسرے کافر بھی تھے، لیکن وہ مُرتضیٰ علیؑ سے جیت نہیں سکتے تھے۔ اس لئے انھوں نے سوچا کہ ایسا کوئی طاقتور ہے جو مولا مُرتضیٰ علیؑ سے جیت سکے ۔آخر میں اس کافر کو بھیجا تھا۔ اور بعد میں جو بھی لڑائی کے لئے بھیجے گئے تھے، مُرتضیٰ علیؑ نے ان سب کے ایک ہی وار میں دو ٹکڑے کر دیۓ تھے۔ دیکھو، مُرتضیٰ علیؑ کی بہادری اور بڑائی کیسی ہے! جتنے کافر آئے، مولا مُرتضیٰ علیؑ نے ان سب کو قتل کر دیا۔ پوری دُنیا بھی مولا مُر تضیٰ علیؑ کے سامنے لڑنے کے لئے آئے، پھر بھی نہیں جیت سکتی۔

اسلام دین ہمیشہ سے قائم ہے اور قائم رہے گا . مُرتضیٰ علیؑ کو کوئی نہیں جیت سکتا، مولا مُرتضیٰ علیؑ کو تم چھوٹا مت سمجھنا۔ چھوٹی عمرکا دیکھ کر بھولنانہیں۔ انکا مرتبہ دیکھو۔ مولا مُر تضیٰ علیؑ کا دیدار کوئی نہیں کر سکتا، پھر بھی تم خوش قسمت ہو کہ روزانہ مولا مُرتضیٰ علیؑ کا دیدار کرتے ہو۔ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ پیغمبرؑ کوہ طُور پر خُدا کا دیدار کرنے کے لئے گئے اور عرض کی۔ یاخدایا! اپنے دیدار کرائیں، تب حکم ہوا کہ پہلے تم مُرتضیٰ علیؑ کے نور کا دیدار کرو، اسکے بعد میرا دیدار کر سکو گے۔ اُسوقت مُرتضیٰ

علیؑ باطن میں تھے۔ تم جماعت خوش قسمت ہو کہ روزانہ، مُرتضیٰ علیؑ کے دیدار کرتےہو، خانہ وادان۔

Farman 4

مولا مُرتضیٰ علیؑ کی بڑائی دیکھو ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی صاحب کے پاس جاکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے حق دکھائیے؟ تب نبی صاحب نے فرمایا کہ "اس پردے کے پیچھے جا کر دیکھو۔" تب اس نے پردے کے پیچھے جا کر دیکھا۔ اُس وقت مولا مُرتضیٰ علیؑ نماز کے بعد دُعا مانگ رہے تھے کہ، "یا خُداوند! نبی صاحب کی اُمت کو نجات دے" وہ شخص وہاں سے یہ منظر دیکھ کر نبی صاحب کے پاس آیا، تو نبی صاحب کو بھی ہاتھ اٹھائے، یہ دُعا مانگتے دیکھا کہ"یا خُداوند! جو کوئی مولا مُرتضیٰ علیؑ سے محبت رکھتے ہیں، انکے گناہوں کو معاف کر اور انکو دیدار نصیب کر۔ "

اسکے بعد مولا نے فرمایا:۔ نبی محمد سے پہلے، مُرتضیٰ علیؑ تمام انبیاء کے ساتھ باطن میں تھے، اور نبی محمد مصطفیؐ کے زمانے میں ظاہر میں ساتھ تھے۔ شروع میں جب کچھ نہیں تھا، تب مُرتضیٰ علیؑ نے چھوٹا روپ دھارا تھا۔

مولا نے مثال دے کر فرمایا:۔ ایک مرتبہ ایک قد آور اور طاقتور دیو (جن) تھا. وہ جسکو دیکھتا تھا، اسکو مار ڈالتا تھا اور لوگوں کو بہت ستاتا تھا۔ ایک مرتبہ مولا مُرتضیٰ علیؑ نو سال کی عمر میں آ رہے تھے۔ راستے میں اس دیو کو دیکھ کر پوچھا، کہاں جا رہے ہو؟ تب دیو نے کہا کہ پہلوانوں کے

ساتھ کشتی لڑنے کے لئے جا رہا ہوں۔ تب مولا مُرتضیٰ علیؑ نے فرمایا:۔ "آؤ، میرے ساتھ کشتی لڑو۔" دیو نے مولا مُرتضیٰ علیؑ کی چھوٹی عمر کو دیکھ کر جواب دیا کہ میں تیرے ساتھ کیا کشتی لڑوں؟ میں تو بڑے بڑے پہلوانوں کے ساتھ کشتی لڑتا ہوں۔ مولا مُرتضیٰ علیؑ نے فرمایا کہ دیکھوں تمہارے ہاتھ میں کتنی طاقت ہے؟ پھر اسکا ہاتھ پکڑ کر اس پر اتنا زیادہ زور ڈالا کہ اس دیو کی ساری طاقت ختم ہو گئی۔ اور دوسرے ہاتھ کو پیچھے سے پکڑ کر، کھجور کے درخت کے رسّے سے دونوں ہاتھوں کو باندھ دیا اور فرمایا کہ "تم تو کہتے تھے کہ بڑے بڑے پہلوانوں کے ساتھ کشتی لڑتا ہوں، لیکن تم میں تو اتنا بھی زور نہیں ہے۔" یہ فرما کر مولا مُرتضیٰ علیؑ اسکی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ یہ دیکھ کر دیو اپنے ہاتھ چھڑانے کے لئے یہاں وہاں بھاگ دوڑ کرنے لگا۔ لیکن کوئی بھی اسکے ہاتھ نہیں چھڑا سکا۔ دُنیا میں جتنے پیغمبر بھی آئے، یہ دیو اپنے ہاتھ چھڑانے کے لئے، انکے پاس جاتا رہا، تب اسکو جواب میں ایک ہی بات کہی جاتی تھی کہ جس نے تیرے ہاتھ باندھے ہیں، صرف وہی چھڑا سکتا ہے۔

جب آخر زمانے میں پیغمبر نبی محمد مصطفیٰؐ دُنیا میں ظاہر ہوئے، تب اس دیو نے آپ کے پاس آکر عرض کی کہ "یا نبی صاحب میرے ہاتھ چھڑا دیں؟ پغمیبر صاحب نے فرمایا کہ "تمہارے ہاتھ کس نے باندھے ہیں؟" تب دیو نے بیت شدہ حقیقت کہہ سُنائی اور کہا کہ میں سب زمانوں کے پیغمبروں کے پاس گیا، لیکن ان سب نے آپ کے پاس آنے کے فرمایا۔ اور

یہ بھی فرمایا کہ جس نے یہ ہاتھ باندھے ہیں، وہی چھڑا سکے گا۔ اس بات کو ہزاروں سال بِیت گئے ہیں اور اب میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ "یہ سُن کر نبی صاحب نے فرمایا کہ "جس نے تیرے ہاتھ باندھے ہیں، کیا تم انکو دیکھ کر پہچانو گے؟ " تب دیو نے جواب میں کہا کہ " ہاں" اور ہاتھ باندھنے والے کی صورت بیان کی۔

پھر پیغمبر صاحب نے مولا مُرتضیٰ علیؑ کو بُلانے کے لئے فرمایا۔ مولا مُرتضیٰ علیؑ کی عمر اس وقت نو سال کی تھی۔ وہ غلام کے کندھے پر بیٹھ کر تشریف لائے۔ مولا مُرتضیٰ علیؑ کو دیکھ کر وہ دیو کانپنے لگا اور کہا کہ "یہ تو وہی لڑکا ہے، جس نے میرے ہاتھ باندھے تھے"پھر نبی صاحب نے مولا مُرتضیٰ علیؑ سے فرمایا کہ"ہاتھ کھول دو" اور مولا مُرتضیٰ علیؑ نے دیو کے ہاتھ کھول دیئے۔ اس بات سے دیو ایمان لے آیا اور وہ مسلمان ہو کر، مولا مُرتضیٰ علیؑ کا مُرید ہوگیا۔

Farman 5

کربلا میں ہر ذات کے لوگ تھے۔ ان میں بہت سے لوگ امام حسین کو امام کہتے تھے۔

امام نے اس متعلق ایک نظم سُنائی جس کا مطلب یہ تھا۔ امام، امام کہتے تھے، لیکن اپنے امام کو شہید کیا۔ شِمر بھی خُدا کو یاد کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میں تمہارا بندہ ہوں، لیکن اس نے بھی اپنے مولا کو شہید کیا.

اس شِمر نے یہ سمجھا تھا کہ امام بھی ہمارے جیسے آدمی ہیں۔ اس نے سوچا کہ مُرتضیٰ علیؑ خُدا کے ہاتھ تھے، لیکن وہ ابھی نہیں ہیں کہ جس سے ہم ڈریں۔

وہ شِمر یہ بھی نہ پہچان سکا کہ امام حسین وہی مُرتضیٰ علیؑ ہیں۔ دُنیا کی لالچ اور مطلب کی خاطر بھول گیا۔ آج بھی جن حقیقتیوں نے دُنیا سے دل نہیں باندھا ہے، وہ ہی پہچانیں گے اور انکے دل روشن ہونگے۔ جن کو دُنیا کی طلب ہے، وہ نہیں پہچانیں گے۔

جس طرح نمرود اپنے آپ کو خُدا کہلواتا تھا، شِمر اس جیسا نہیں تھا۔ شِمر تو کہتا تھا کہ میں تو خُدا کا بندہ ہوں اور خُدا کی عبادت بندگی بھی کرتا تھا۔ پھر بھی حضرت امام حسین کو شہید کیا۔

نمرود ساری رات عبادت کرتا تھا، پھر بھی دن کے وقت، اپنے آپ کو خُدا کہلواتا تھا۔ اور پیغمبر کے ساتھ لڑتا تھا۔ جس سے اسکی عبادت اور نماز کیا کام آئی؟ کیونکہ وہ پیغمبر کو نہیں پہچانتا تھا۔ جن کو امام کی شناخت ہے، جو حاضر امام کو پہچانتا ہے، اسی کی عبادت قبول ہوگی۔ جو لوگ پیغمبر اور امام کو نہیں پہچانتے تو انکی نماز کام نہیں آتی۔ آج بھی جو نماز پڑھتے ہیں، اور پیغمبر اور امام کو نہیں پہچانتے، انکی نماز قبول نہیں ہوتی۔ حاضرامام کو پہچان کر عبادت کرے، اسی کی عبادت قبول ہو اور کام آئے اور سب اچھا ہو۔ خانہ وادان۔

Farman 6

حضرت موسیٰ منبر پر بیٹھتے تھے اور وعظ کرتے تھے۔ امّت کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سے لوگ جمع ہوتے تھے۔ ستر ہزار تو صرف پیغمبر زادے، یعنی اصل جو پیغمبر ہو گزرے ہیں، انکے فرزند، وہاں وعظ سننے اور تعلیم لینے کے لئے جمع ہوتے تھے۔ وہ سنتے بھی تھے اور تعلیم بھی لیتے تھے یعنی سیکھتےبھی تھے۔ حضرت موسیٰ اپنے دل میں مغروری کرتے تھے اور خوش ہوتے تھے کہ کتنے سارے لوگ مجھے سننے کے لئے آتے ہیں۔ اس طرح وہ دل میں مغروری کرتے تھے۔ حضرت موسیٰ جو کتابیں پڑھتے تھے اور انکے پاس جو کتابیں تھیں، وہ چالیس اونٹوں پر لادی جاتی تھیں۔ حضرت موسیٰ خود ہی مغرور ہوتے تھے اور پیغمبروں کو فرماتے تھے کہ "دیکھو، خُداوند تعالیٰ نے مجھے کتنی بڑائی دی ہے۔ خُدا میرے ساتھ باتیں کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ یہ نہیں کہتے تھے کہ جبرائیلؑ میرے پاس آکر مجھے بتاتے ہیں۔ حضرت موسیٰ ایسا کہتے تھے کہ، خُداوند تعالی، خود میرے ساتھ اپنے منہ سے باتیں کرتے ہیں۔ اس طرح سے حضرت موسیٰ پیغمبر فخر کرتے تھے۔

ایک دن حضرت موسیٰ وعظ فرما رہے تھے، تب ایک شخص نے حضرت موسیٰ سے پوچھا کہ، ایسا کوئی شخص ہے، جو آپ سے بڑا ہو؟ یعنی علم زیادہ جانتا ہو؟ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔ میں نہیں جانتا کہ مجھ سے کوئی بڑھ کر ہوگا۔ اسی وقت حضرت جبرائیل نازل ہوئے اور کہا کہ اےموسیٰ! آپ جائیں اور اس شخص سے علم

حاصل کریں، آپکے لئے خُدا تعالیٰ کا ایسا حکم ہے۔" حضرت موسیٰ نے کہا کہ کون شخص؟ میں اسکو نہیں جانتا۔ تب جبرائیل نے کہا کہ "جتنا علم دُنیا میں ہے، آپ اس علم کو سیکھنے کے لئے اس شخص کے پاس جائیں۔ انگلی سے نشانی بتا کر کہا کہ آپ وہاں جائیں۔ انکے پاس سے علم حاصل کریں، خُدا کی طرف سے آپ کو ایسا حکم ہے۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ میں اس شخص کو نہیں پہچانتا۔ میں انکو ڈھونڈنے کے لئے کہاں جاؤں؟ جبرائیل نے کہا کہ "اگر آپ وہاں جاکر دیکھیں گے تو وہ وہاں ہونگے، اگر آپ ڈھونڈیں گے تو وہ آپ کو ملیں گے۔ " حضرت موسیٰ اپنے جانشین یو شیٰ کو لے کر چلے اور حضرت ہارون کو تخت پر بٹھایا۔ اسوقت جبرائیل نے آکر کہا کہ، اے موسیٰ! آپ کو خُدا کا حکم ہے کہ آپ اپنے ساتھ ایک سوکھی مچھلی لے جائیں، اس سے آپ کو حضرت خضر ملیں گے۔ اگر آپ حضرت خضر کو یاد کریں گے تو وہ آپ کو ملیں گے اور آپکو علم سکھائیں گے۔ یہ مچھلی جہاں بھی زندہ ہو جائے، وہاں آپ اس شخص کو تلاش کرنا اور دیکھنا۔ حضرت موسیٰ نے اپنی امّت سے کہا کہ مجھے خُدا کا حکم ہے کہ "تم علم سیکھنے کے لئے جاؤ۔" اس لئے میں علم سیکھنے کے لئے جا رہا ہوں اور حضرت ہارون کو تخت پر بٹھاتا ہوں۔حضرت موسیٰ، یوشیٰ کو لے کر ایک ندی کی طرف آئے۔ اس جگہ حضرت موسیٰ قدرتی حاجت کی وجہ سے مچھلی کو وہاں چھوڑ کر اور حضرت یوشی کو وہاں

پر بٹھا کر حاجت کے لئے چلے ۔ حضرت موسیٰ قدرتی حاجت کے لئے ہمیشہ دور جاتے تھے، تاکہ کوئی انکو دیکھ نہ سکے۔

ادھر پانی کی خوشبو سے مچھلی زندہ ہوئی اور پانی میں چلی گئی۔ حضرت موسیٰ جب وہاں سے آئے تومچھلی کو نہیں پاکر حضرت یوشیٰ سے دریافت کیا کہ مچھلی کہاں ہے؟ تب حضرت یوشیٰ نے مچھلی والا سارا واقعہ کہہ سنایا اور کہا کہ مچھلی پانی میں چلی گئی ہے۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے، یہ کہہ کر مچھلی کو پانی میں دیکھنے کے لئے گئے۔ اور مچھلی کو پانی میں جاتا دیکھ کر، اسکو پکڑنے کیلئے اسکے پیچھے گئے، تب پانی آپ کو کھینچ کر نیچے لے گیا۔ جب پانی کی تہہ میں، زمین پر آپ پہنچے، تب آپ نے نظردوڑائی تو حضرت خضر کو بندگی میں مشغول بیٹھے پایا. حضرت موسیٰ وہاں جا کر کھڑے رہے۔ حضرت خضر جب بندگی سے فارغ ہوئے تب حضرت موسیٰ نے انکو سلام کیا حضرت خضر نے سلام کا جواب دے کر پوچھا کہ تم کس لئے آئے ہو؟ تب حضرت موسیٰ نے کہا کہ میں علم سیکھنے کے لئے آیا ہوں۔ حضرت خضر نے انکو کہا کہ میرا علم سیکھنے کی تم میں طاقت نہیں ہے، کہ تم سیکھ سکو۔ کیونکہ تم میں اتنا صبر نہیں ہے اور تم صبر نہیں کر سکو گے۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ خُدا نے مجھے آپ کے پاس علم سیکھنے کے لئے بھیجا ہے اور میں خُدا کے حکم سے آیا ہوں تو خُدا مجھے صبر دیں گے۔ حضرت خضر اور حضرت موسیٰ دونوں چلتے چلتے دریا کے کنارے پہنچے۔ وہاں ایک کشتی کھڑی تھی، وہ

اس میں بیٹھے۔ جب کنارا قریب آیا، تو اب حضرت خضر کیا کر تے ہیں، حضرت موسیٰ یہ دیکھنے لگے۔ اسوقت حضرت خضر ایک کشتی کا تختہ نکال رہے تھے اور آخرکار تختہ نکال دیا۔ اس وجہ سے کشتی میں پانی بھرنے لگا۔ تب حضرت موسیٰ نے حضرت حضر سے کہا کہ یہ آپ نے کیا کیا؟ ابھی پانی بھر جائے گا اور ہم ڈوب جائیں گے۔ حضرت خضر نے کہا:- اے موسیٰ! تم نے مجھ سے کہا تھا کہ میں صبر کروں گا۔ وہ تم بھول گئے؟ حضرت موسیٰ نے حضرت خضر سے کہا کہ اب میں نہیں بولوں گا، اب میں صبر کروں گا۔ حضرت خضر اورحضرت موسیٰ دونوں کنارے پر اُتر کر آگے چلنے لگے۔ وہاں ایک لڑکا کھڑا ہوا تھا۔ حضرت خضر نے تلوار نکال کر اس لڑکے کو مار ڈالا۔ تب حضرت موسیٰ نے کہا کہ اے خضر! اس بے گناہ لڑکے کو کیوں مار ڈالا؟ تب حضرت خضر نے کہا کہ اے موسیٰ! پھر تم بھول گئے۔ تب موسیٰ نے عاجزی سے کہا کہ اب نہیں پوچھوں گا۔ اب اگر پوچھوں تو مجھے علم نہیں سکھانا۔ پھر دونوں وہاں سے چلے ایک شہر میں پہنچے، اور بھوک لگنے کی وجہ سے کھانا کھانے کے لئے گئے۔ لیکن شہر میں کسی نے انکو کھانا نہیں دیا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ دونوں کو شہر سے باہر نکال دیا۔

اسکے بعد امام نے فرمایا:- "یہ سچی بات ہے، کیونکہ یہ بات قرآن کی ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ شہر بہت خراب ہے، کیونکہ کوئی مہمان آئے تو انکو کھانا دیئے بغیر شہر سے باہر

نکال دیتے تھے۔ جس طرح حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کو نکال دیا تھا۔

پھر حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ یہاں ہمیں کھانے کے لئے کوئی نہیں دے گا، اس لئے چلو ہم مزدوری کر کے پیسے کما کر کھانے کا بندوبست کریں۔ وہاں سے وہ ایک جگہ پہنچے۔ وہاں گھر کی ایک دیوار گرگئی تھی۔ حضرت خضر اس دیوار کو بنانے لگے اور دیوار کو ٹھیک کیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ یہ دیوار کس کی ہے؟ ہم نے اسکی مزدوری نہیں ٹھہرائی، تو ہمیں اسکی مزدوری کون دے گا؟ پہلے اسکے مالک سے مزدوری ٹھہرائی ہوتی تو ٹھیک تھا۔ تب حضرت خضر نے کہا کہ اب تم اپنے مقام پرجاؤ، کیونکہ اب ہمارا معاہدہ ختم ہوتا ہے۔ تم نے کہا تھا کہ اب اگر میں صبر نہ کروں تو آپ مجھے نہیں سکھانا۔ اس شرط کے مطابق تم سے صبر نہ ہوا اور ہمارا معاہدہ ختم ہوا۔

حضرت خضر نے حضرت مرسیٰ سے کہا کہ تم نے جو تین باتیں دیکھیں اسکا مطلب اور بھید تمھیں سمجھاتا ہوں اورحضرت موسیٰ سننے کے لۓ بیٹھے۔ حضرت خضر کہنے لگے کہ میں نے جو کشتی توڑدی، اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ کشتی ایک غریب شخص کی تھی اور یہاں کا بادشاہ ظالم ہونے کی وجہ سے جس کی کشتی اچھی ہوتی تھی، اسکو اپنے کام کے لئے لے جاتا تھا۔ اگر میں اسکی کشتی نہیں توڑتا تو وہ کشتی بادشاہ لے جاتا اور وہ غریب آدمی بھوکوں مر جاتا۔

دوسری بات کا خلاصہ کرتے ہوئے حضرت خضر نے کہا کہ جس لڑکے کو میں نے مار ڈالا، اسکی وجہ یہ تھی کہ اس لڑکے کے والدین بہت اچھے ہیں، اور یہ لڑکا کافر تھا۔ اگر یہ بڑا ہوتا تو اپنے والدین کا نام خراب کرتا اور اپنے والدین کو بہت دکھ پہنچاتا، جس کی وجہ سے اسکے والدین کو بہت دکھ برداشت کرنا پڑتا، بلکہ پورے شہر کو دکھ دیتا، اس وجہ سے میں نے اسکو مار ڈالا، تاکہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔

تیسری بات کا خلاصہ کرتے ہوئے حضرت خضر نے کہا کہ جو دیوار میں نے بنائی تھی، وہ ایک یتیم کی تھی۔ اس یتیم کے پاس اتنا پیسہ نہیں تھا کہ دیوار کی مرمت کر کے کھڑی کر سکے۔ اسلئے یتیم ہونے کی وجہ سے میں نے اسکی دیوار بنائی۔

حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ، اے موسیٰ! آپ مجھ سے بڑے ہیں، لیکن آپ نے مغروری کی، جس کی وجہ سے خُداوند تعالیٰ نے آپکو میرے پاس بھیجا۔ لیکن آپ بڑے ہیں اور آپکا علم بھی زیادہ ہے اور آپ مرسل (اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رسول) ہیں. لیکن آپ نے تکبری کی کہ میرے پاس زیادہ علم ہے، ایسا سمجھ کر آپ خوش ہوتے تھے۔ خُداوند تعالیٰ کے کتنے بندے ہیں، انکے پاس علم نہیں اور میرے پاس زیادہ علم ہے۔ ایسا سمجھ کر اپنے دل میں خوش ہوتے تھے اور اسی وجہ سے آپکو یہاں آنا پڑا۔

اسکے بعد مولا نے فرمایا:- جس وقت حضرت خضر، حضرت موسیٰ سے بات کر رہے تھے، اسوقت ایک پرندہ آیا اور دریا میں سے چونچ بھر کر چلا گیا۔ اسوقت حضرت خضر نے

حضرت موسیٰ سے کہا کہ آپ نے اس پرندے کو دریا میں سے چونچ بھر کر جاتے دیکھا؟ اب دیکھو، اس دریا میں سے کچھ کم ہُوا؟

یہ دریا ہے، وہ مُرتضیٰ علیؑ ہیں۔ اس میں سے پرندہ چونچ بھر کر گیا، اس سے کیا دریا کم ہو گیا؟ دیکھو، اس میں سے کچھ بھی کم نہیں ہُوا اور کچھ بھی ختم نہیں ہُوا۔ اسی طرح مولا مُرتضیٰ علیؑ علم کا دریا ہیں، اس میں سے جو کوئی علم حاصل کرتا ہے، تو اس میں سے کچھ بھی ختم نہیں ہُوتا ہے۔

KIM-1, FARMAN 7-16 (2)

Farman-7

اب ہم تمہیں عبادت کافرمان فرماتےہیں۔ ہمیشہ خُدا کی عبادت کرنا۔ ہر پل، ہر لمحہ خدا کو یاد کرنا چاہیۓ، بھُولنا نہیں چاہیے۔ اگر تم بُھول گئے ہو اور غافل ہو گئے ہو تو ہم تمہیں یاد دلاتے ہیں که کس طرح عبادت کرنی چاہیئے؟

عبادت بندگی کرو گےتوبہشت میں جاؤ گے۔

عبادت بندگی کے گھر میں عبادت کی باتیں کریں یا پیغمبر کی تعریف کریں، اسکےعلاوہ دوسری باتیں ہوں توگھر پر کریں۔

خُداوند تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے که:- اَطِیعوا اللهِ وَ اَطِیعوا الرّسول و اولی الاّ مِر مِنکم۔ یعنی خُداوند تعالیٰ نے فرمایا که اطاعت کرو الله کی، اطاعت کرو پیغمبر کی اور اطاعت کرو پیغمبر کے جانشین کی۔

Farman 8 حضرت موسیٰ کی قوم میں ایک ایماندار عورت تھی۔اسکے لئے تین جگه سے رشتے آئے۔ ان میں سے ایک ایماندار تھا اور دو آدمی بغیر ایمان کے تھے۔ اس عورت نے ایماندار آدمی کا رشته قبول کیا اور باقی دوکو انکار کر دیا۔ جس کی وجه سے ان دونوں نے اپنے دل میں حسد رکھ کر، اُس ایماندار شخص کو مار ڈالا۔حضرت موسیٰ نے فرمایا که، تم ایک گائے کا خون، مرنے والے پر چھڑکو گے تو وہ زندہ ہو جائیگا۔ تب انہوں نے عرض کی که بوڑھی گائے لے کر آئیں یا جوان؟

حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ، نہ بوڑھی نہ جوان ۔ "انہوں نے پھر عرض کی کہ اسکا رنگ کیسا ہو، سفید یا سُرخ؟ حضرت موسیٰ نے فرمایا، نہ سفید نہ سُرخ۔" ان لوگوں نے دوبارہ پوچھا کہ کیا اس گائے کے جسم پر دھبے ہونے چاہیئیں؟ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ، ہاں، اسکی پیشانی پرایک نشان ہونا چاہیۓ۔

اس شہر میں ایک ایماندار شخص رہتا تھا۔ اسکے پاس دھبہ دار گائے تھی۔

دونوں نے گائے کی قیمت دی اور گائے کو لے گئے۔ انہوں نے گائے کو کاٹ کر، مرنے والے پر چھڑکا۔ اس طرح مرنے والا زندہ ہو گیا اور کہنے لگاکہ، ان دونوں نے مجھے مار ڈالا تھا۔ اس پر ان دونوں کو مار دیا گیا۔

جب بھی فرمان ہو تب، اسکے بارے میں دوبارہ پوچھنا واجب نہیں۔ اگر ہم تمہیں فرمائیں کہ دُعا نہیں پڑھو، تو تمہیں دُعا نہیں پڑھنی چاہیے ۔ ہم فرمائیں کہ، یہ کام ثواب کا ہے، تو اسکے لئے دوبارہ نہ پوچھیں کہ، کیسا ثواب ہوگا؟ کوئی بھی فرمان ہو تو اس کے مطابق عمل کرے۔ فرماۓ ہوۓ فرمان کے بارے میں دوبارہ پوچھنے کا سبب یہ ہے کہ، پوچھنے والا سمجھتا ہے کہ، میں کیسا ہوشیار ہوں، ایسی مغروری کرتا ہے۔

پھر مولا نے فرمایا که، اگر وہ گائے کو، پہلے فرمان کے مطابق لے آئے ہوتے، تو کچھ نہیں ہوتا۔ لیکن باربار پوچھ کر دُکھی ہوئے۔ خانه وادان "

Farman 9

" سب گناہوں سے یه گناه بڑا ہے۔اگرچه دیکھنے میں چھوٹا نظر آتا ہے، لیکن سب گناہوں سے یه گناه بڑا ہے، اسی طرح خراب ہے۔ آج تمہیں فرمان فرماتے ہیں، اسکے تین مقاصد ہیں۔

پہلا یه که ہم تمہارے پیر مُرشد ہیں۔ اس لئے ہم پر واجب ہے که ہم تمہیں فرمائیں اور نصیحت کریں۔ تم ہمارے مُرید ہو، اس لئے تم پر واجب ہے که جو فرامین ہم تمہیں فرماتے ہیں، تم اُن فرامین پر چلو۔

دوسرا مقصد یه ہے که ہم تمہیں دوست کی طرح فرماتے ہیں.

تیسرا مقصد یه ہے که جو شخص فرمان سُنتا ہے، اور اس پر عمل نہیں کرتا، یعنی کان سے سُنتا ہے، لیکن قبول نہیں کرتا، انکے لئے فرماتے ہیں:

ہم تمہیں فرماتے ہیں که خراب سے خراب گناه، یه شراب پینا ہے۔ اس لئے تم دُور رہنا۔

جن کو بیماری میں بہت تکلیف ہو اور حکیم یا ڈاکٹر بہت ہوشیار ہو اور اچھے سے اچھا ہو، اور ایسا کہے که صرف یہی پانی(شراب) پینے سے ہی بیماری دور ہوگی تب پینا

چاہیئے، اور اس میں گناہ نہیں اور حرام نہیں۔ تھوڑی بیماری ہو اور پیئے تو یہ واجب نہیں ہے۔

Farman 10

دُنیا میں کوئی راجا یا پھر بڑا انگریز یا ہندو ہو، جب کوئی اسکے پاس جاتا ہے، تو بہت سمجھداری سے اچھے خیالات کے ساتھ جاتا ہے. اُسوقت اپنے آپ کو بہت چھوٹا سمجھ کر چلتا ہے اور جُھک کر بات کرتا ہے، تاکہ اُسکو اور اپنے آپ کو اچھا لگے، اس طرح چلتا اور بات کرتا ہے۔ جب وہ کسی بڑے کے پاس جانے کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو اُسی میں ہی اپنا دھیان رکھتا ہے اور دل میں ایسی سوچ کے ساتھ دھیان کر کے جاتا ہے کہ میں ایک دل ہو کر جاؤں اور نظر بھی اُسکی باتوں میں اسکے سامنے ہو۔ یعنی وہ ایسا نہ سمجھے کہ یہ میری باتوں میں دھیان نہیں دیتا۔ اس لئے نظر بھی اسکے سامنے رکھتا ہے ۔ اس طرح ہوشیاری سے جاتا ہے اور وہ جو بات کرتا ہے، اسی میں ہی دھیان ہوتا ہے، کہ ایسا نہ ہو کہ میرا دھیان اسکی باتوں سے ہٹ جائے اور اسکو بُرا لگے.

اب راجا کی بات چھوڑ دو۔ لیکن جب راجا کے پاس اس طرح سے جاتے ہو تو رانی کے پاس کس طرح جانا چاہیئے، اسکے بارے میں تم خود سوچو۔ اب تم خیال کرو کہ جب دُنیا کے لوگوں کے پاس اس طرح سے جاتے ہو تو خُدا جو سب سے بڑا ہے، اسکے پاس کس طرح سے جانا چاہیئے؟ جو کوئی عبادت بندگی کے وقت آتا ہے، یعنی خُدا کے پاس جاتا ہے، ایسا ہوا، خُدا تو اپنے بندوں کو اور پوری خلقت کو دیکھتا ہےمگر انسان

اُسے نہیں دیکھ سکتا؛ کیونکه، اسکے آگے پردہ ہے۔ جب آگے پردہ ہو تب خود کس طرح دیکھ سکے؟ جب وہ خُدا کو نہیں دیکھ سکتا تب اسکے خیالات خُدا کی طرف رہ نہیں سکتے؛ کیونکه، وہ خُدا کو نہیں دیکھتا۔ اس وجه سے اسکا دھیان خُدا کی طرف رہ نہیں سکتا۔ لیکن دھیان رکھو که، جب تم خُدا کی بندگی کرتے ہو، تب تم اس بندگی کے وقت خُدا کے ساتھ باتیں کرتے ہو۔ ظاہری میں تم اپنی آنکھوں سے خُدا کو دیکھ نہیں سکتے ہو، لیکن باتیں تو تم خُدا کے ساتھ کرتے ہو. جس سے پته چلتا ہے که جب خُدا کے حضور میں جو جائے، تب بہت خوشحال اور خوش ہو کر جائے۔ اس طرح که خُدا اس پر راضی ہو، اس طرح سے خوش ہو کر جائے۔

Farman 11

مولا مُرتضیٰ علیؑ کے پاس سفان ابنِ عقل نام کا ایک آدمی آیا اور عرض کی که, یا مولا! میں آپکے دوستوں میں سے ایک دوست ہوں، لیکن مجھ سے بہت بڑے گناہ ہوئے ہیں۔ آپ ان گناہوں کی مجھے سزا دیں تو میں آخرت کے عذاب سے چھوٹ جاؤں۔

جب اُس شخص نے اپنے کئے ہوئے گناہ ظاہر کئے، تب مولا مُرتضیٰ علیؑ نے فرمایا:۔ "تیرے گناہ ایسے ہیں که یا تو تجھے دیوار میں چُنوا کر مار ڈالوں یا تمہیں ذُوالفقار سے مار ڈالوں یا آگ میں جلاؤں، تب تیری نجات ہوگی۔ اس لئے اب تم

خود کہو کہ تمہارا دل کس طرح کی سزا بھگتنے کے لئے تیار ہے؟" تب اس شخص نے کہا کہ، مجھے آگ میں جلائیں؟

جب سفان کو لکڑیوں میں کھڑا کر کے آگ جلائی گئی، تب آگ نے اُن پر کوئی اثر نہیں کیا۔

اسکے بعد امام نے فرمایا:- "الحمدللہ، تم بھی امیرُ المومنین مُرتضیٰ علیؑ کے دوست ہو، اسلئے تم پر بھی آگ اثر نہیں کرے گی۔ لیکن وہ دوست تھا تو دل سے تھا، فقط نام کا دوست نہیں تھا، اس لئے تم بھی محض نام کے دوست نہیں کہلواؤ، بلکہ دل سے دوست بنو، اگر دل سے دوست بنو گے تو تمہیں بھی آگ اثر نہیں کرے گی۔ جب تم تہیہ کر کے، دل سے دوست بنو گے، تب ایسا مرتبہ تمہیں ملے گا۔

دیکھو، سلمان فارسی بھی تم جیسا آدی تھا، وہ کوئی اور نہیں تھا۔ سلمان کے لئے پیغمبر فرماتے تھے کہ"ہمشائے سلمان" یعنی سلمان ہمارے اہل بیت میں سے ہے۔ تب سلمان نے کتنی عبادت کی ہوگی؟ اور کس طرح مولا مُرتضیٰ علیؑ کو پہچانا ہوگا؟

ایسے دوسرے بھی بہت سے ہو گزرے ہیں، وہ بھی تم جیسے آدمی تھے۔ انہوں نے کس طرح مولا کو پہچانا ہوگا کہ جس کی وجہ سے اس مرتبہ تک پہنچے ہیں۔ انشاء اللہ، تم بھی مُرتضیٰ علیؑ کے دوست ہو، اسلئے برابر تہیہ کر کے، ان جیسے بنو، تو تمہیں بھی اُن جیسا مرتبہ ملے اور ان جیسی، تمہاری تعریف ہو۔ خانہ وادان۔

12 Farman

"ایک مرتبہ حضرت نبی محمّد مصطفیٰ صلعم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اُسوقت حضرت جبرائیلؑ ایک آیت لے کر آئے اور کہا کہ، یا رسول اللہ! خُداوند عالمین نے فرمایا ہے کہ، اس آیت کو وہاں جاکر سنائیں، جہاں بُرے سے بُرے لوگ رہتے ہوں۔ اُس آیت کو لے کر جب آدھے راستے میں پہنچے، تب نبی محمّد نے ایک شخص کو فرمایا کہ، اُس صحابی کو میرے پاس دوبارہ بُلا لاؤ۔" تب وہ شخص، اُس صحابی کو آدھے راستے سے بُلا لایا۔

نبی صاحب نے اُس صحابی سے وہ آیت لے کر، مولا مُرتضیٰ علیؑ کو دے کر فرمایا کہ، آپ یہ آیت لے کر، جہاں خراب سے خراب لوگ رہتے ہیں، انکو سُنائیں۔ "اُسوقت وہاں پر بہت سے اصحاب بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے پیغمبر سے دریافت کیا کہ، یا رسول اللہ! آپ نے پہلے ایک صحابی کو آیت دے کر ، بُرے لوگوں کو سُنانے کے لئے بھیجا تھا، لیکن انکو واپس بُلا کر، اس سے آیت لے کر، مولا مُرتضیٰ علیؑ کو عنایت کی، اسکی کیا وجہ ہے؟ "پیغمبر نے فرمایا کہ، مجھے خُدا کا ایسا حکم ہُوا کہ اُس صحابی کو میں تو جانتا ہوں، لیکن وہ مجھے نہیں جانتا۔

مولا مُرتضیٰ علیؑ کو آیت دینے کی وجہ یہ ہے کہ مُرتضیٰ علیؑ خُدا کو پہچانتے ہیں اور خُدا تعالیٰ بھی مُرتضیٰ علیؑ کو پہچانتے ہیں۔ مولا مُرتضیٰ علیؑ ہماری آل میں سے ہیں، اس طرح مُرتضیٰ علیؑ ہم میں سے ہیں اور ہم مُرتضیٰ علیؑ میں سے ہیں۔

خُدا بھی مُرتضیٰ علیؑ پر راضی ہے اور مُرتضیٰ علیؑ بھی خُدا پر راضی ہیں، اس لئے میں نے یہ آیت مُر تضیٰ علیؑ کو عنایت کی۔"

اسکے بعد امام نے فرمایا:- انشاءاللّٰہ تم مولا مُرتضیٰ علیؑ کو پہچانتے ہو اور مُرتضیٰ علیؑ تمہیں پہچانتے ہیں ، جس سے، انشاءاللّٰہ، مُرتضیٰ علیؑ کے ساتھ تم حوضِ کوثر پر ہوگے اور مُرتضیٰ علّی ، حوض کوثر کا پانی تمھیں پلائیں گے۔ خانہ و ادان۔ "

Farman 13

نبی محمّد مصطفیٰ صلعم، آخری حج کرنے کے لئے گئے۔ اور جب حج کر کے واپس آ رہے تھے، تب آدھے راستے پر "غدیر خم" کے مقام پر آئے. اُسوقت جو آگے چلے گئے تھے اور جو پیچھے رہ گئے تھے، قافلے کے سب افراد بھی وہاں جمع ہوئے۔حضرت نبی محمّد مصطفیٰ صلعم نے ان سب کو فرمایا کہ، اب ہمارا آخری وقت نزدیک ہے، یعنی اب ہم اس دُنیا میں تھوڑے دنوں کے لئے ہیں، اس لئے تمہیں فرماتے ہیں کہ آج تک خُدا کے جتنے بھی فرامین ہوئے تھے، وہ تمام احکامات کو ہم نے سچ کہہ کر سُنائے ہیں۔ یہ بات سچ ہے یا نہیں، وہ تم ہمیں بتاؤ؟ تب سب لوگوں نے کہا کہ، ہاں، آپ نے اللّٰہ تعالیٰ کے تمام فرامین ہمیں سُنائے ہیں۔

اسکے بعد امام نے فرمایا:- "اس حدیث کو سُنی بھی تسلیم کرتے ہیں۔ یہ حدیث سُنی کی لکھی ہوئی ہے۔ زہرا نام کا

سُنی، جو بڑا قابل تھا، یہ حدیث اس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے، جو ہم تمہیں فرماتے ہیں۔ پیغمبرؐ نے فرمایا کہ، ہم تمہارے پیغمبر تھے، کیا تم ایسی گواہی دو گے؟ تب لوگوں نے کہا کہ، برحق، آپ ہمارے پیغمبر تھے، ہم اسکی گواہی دیں گے۔" پیغمبر نے فرمایا، ہم بھی گواہی دیتے ہیں کہ ہم آپکے پیغمبر ہیں اور خُداوند عالمین نے ہمیں تم پر پیغمبر بنا کر بھیجا ہے. اسکے بعد پیغمبر نے فرمایا کہ "ہم ہمارے پیچھے دو بھاری چیزیں چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ دونوں چیزیں قیامت تک ساتھ رہیں گی اور حوضِ کوثر تک ساتھ رہیں گی۔"

پیغمبر نے فرمایا کہ "وہ دونوں چیزیں کونسی ہیں؟ ایک تو ہماری آل- جانشین ہے اور دوسری چیز قرآن ہے۔ یہ دونوں چیزیں قیامت تک ساتھ رہیں گی اور حوضِ کوثر تک ساتھ رہیں گی۔" نبی محمّد مصطفیٰ صلعم نے اُس وقت حضرت مولا مُرتضیٰ علیؑ کا ہاتھ مبارک پکڑ کر سب لوگوں کو فرمایا کہ، ہمارے بعد، ہمارے جانشین مولا مُرتضیٰ علیؑ ہیں۔ جو کوئی مُرتضیٰ علیؑ کے ساتھ محبت رکھے گا، وہ وہاں، مُرتضیٰ علیؑ کے ساتھ حوضِ کوثر تک ہمیشہ ساتھ رہے گا۔ "

امام سلطان محمّد شاہؑ نے اُسوقت دو پہاڑوں کے نام لے کر فرمایا :- "جتنا ان دو پہاڑوں کے درمیان فاصلہ ہے، اتنی بڑی حوضِ کوثر ہے۔ "پھر مولا نے فرمایا :- "حوضِ کوثر کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ایسی چیزیں ہیں اور ایسی چمکتی ہیں اور انکی روشنی ایسی ہوتی ہے، جس طرح

آسمان میں ستارے چمکتے ہیں۔ جس طرح آسمان کے چاروں طرف ستارے چمکتے ہیں۔ اسی طرح حوضِ کوثر کے چاروں طرف ستارے ہیں اور وہ چمکتے ہیں اور روشنی ہوتی ہے۔"

اسکے بعد امام نے فرمایا:- "اسکے بعد پیغمبر نے انکو فرمایا کہ"ہم ہمارے جانشین اور وصی، مُرتضیٰ علؑی کو تمہارے اوپر مقرر کر کے جاتے ہیں۔ اسکی تم خُدا کے پاس گواہی دینا کہ ہم مُرتضیٰ علیؑ کو تمہارا وصی مقرر کر گئے تھے۔ لوگوں نے کہا، بے شک، ہم گواہی دیں گے اور تسلیم کریں گے کہ آپ ہم پر مُرتضیٰ علیؑ کو اپنا وصی مقرر کر گئے ہیں۔"

اُس وقت پیغمبر نے مولا مُرتضیٰ علیؑ کے دونوں ہاتھ پکڑ کے کھڑا کر کے فرمایا:- " ہم خُدا کے رسول ہیں اور مولا علیؑ ہمارے وصی ہیں۔ جس کے ہم مولا ہیں، اسکے علیؑ مولا ہیں۔" پیغمبر نے فرمایا کہ "تم تسلیم کرنا اور خُدا کے پاس گواہی دینا۔" اُس وقت سب لوگوں نے قبول کیا۔

پیغمبر اور مولا مُرتضیٰ علؑی وہاں سے اپنے مکان پر تشریف لائے۔ وہاں ایک عرب، ابراہیم ابن حارث نامی شخص رہتا تھا، جو بڑا آدمی تھا۔ اسکو غدیرخم میں ہونے والی بات کا علم ہوا تو وہ اپنے مکان سے اونٹ پر بیٹھ کر پیغمبر کے پاس آیا اور آپ س کہا کہ آپ نے خُدا کے جو فرامین سُنائے، انکی گواہی دینے کے لئے ہم سے کہا، جس کو ہم نےقبول کیا کہ آپ سچے ہیں۔

پھر وہ عرب رسول اللہ سے کہنے لگا کہ، آپ نے ہمیں فرمایا کہ خُداوند تعالیٰ نے تمہیں نماز پڑھنے کے لئے فرمایا ہے، ہم نے وہ فرمان بھی قبول کیا۔ اور آپ نے یہ سچ فرمایا تھا۔ اسکے بعد آپ نے ہمیں روزے کے لئے فرمان فرمایا اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ سچا فرمان ہے۔ ہم نے اس فرمان کو بھی قبول کیا۔ اسکے بعد آپ نے فرمایا کہ زکواۃ دینا یعنی خمس دینا۔ آپ نے وہ بھی سچ فرمایا اور ہم نے قبول کیا۔ اسکے بعد آپ نے حج کے لئے فرمان کیا۔ وہ بھی آپ نے حق فرمایا، جس کو ہم نے قبول کیا۔

اتنا سب کچھ کرنے کے بعد بھی آپ کو تسلی نہ ہوئی اور ہم پر بوجھ رکھ کر جاتے ہیں۔ اور اپنے چچا کے فرزند کو ہم پر مولا مقرر کر کے جاتے ہیں۔ اس عرب نے کہا کہ آپ اپنے چچا کے فرزند علیؑ کی ذمہ داری، ہمیں سونپ کرجاتے ہیں، تو کیا آپ کو خُدا کا حکم ہے؟ یا اپنی مرضی سے اپنے چچا کے بیٹے کو سونپ کر جاتے ہیں؟ "تب پیغمبر محمّد مصطفی نے فرمایا:-" ہم خُدا کے حکم کے بغیر ایک کام بھی نہیں کرتے اور خُدا کے حکم بغیر ہم ذرا بھی نہیں بولتے۔" تب وہ عرب اونٹ پر سوار ہو کر چلا گیا۔ اُس وقت وہ بہت غصے میں تھا۔ راستے میں چلتے چلتے، غصے میں خُدا سے کہنے لگا کہ، یا خدا! اگر تُو نے پیغمبر سے، مُرتضیٰ علیؑ کو ہم پر مقرر کرنے کا فرمان کیا ہے، تو اس سے بہتر یہ ہے کہ ہم پر پتھروں کی بارش برسا۔ اسکو برداشت کرنے کے لئے میں راضی ہوں۔"

امام نے فرمایا کہ، اسی وقت آسمان سے ایک پتھر، اُس عرب کے اوپر گرا، جس سے وہ جہنم رسید ہوا۔

اسکے بعد امام نے فرمایا:۔ "قیامت میں مولا مُرتضیٰ علیؑ تمھاری شفاعت کرنے والے ہونگے اور تمھارا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بہشت میں لے جائیں گے اور جو مومن ہوگا، اسے حوضِ کوثر کا پانی پلائیں گے۔ انشاءاللہ۔ خانہ وادان۔ "

Farman 16

ایک بادشاہ شکار کرنے کے لئے جنگل میں گیا۔ اس نے راستے میں ایک حکیم کو دیکھا۔ حکیم یعنی ڈاکٹر نہیں، بلکہ وہ ایک درویش تھا۔ وہ درویش ایک جگہ بیٹھا ہوا تھا۔ وہ درویش اپنا گھر بار چھوڑ کر، خُدا کی محبت میں جنگل میں بیٹھا تھا۔ بادشاہ کی ملاقات، درویش سے ہوئی، اور درویش اور بادشاہ، دُنیا کی باتیں کرنے لگے۔ درویش نے کہا کہ، دُنیا کی مثال ایسی ہے، جس طرح ایک مست ہاتھی، کسی آدمی پر حملہ کرتا ہے۔ وہ آدمی اپنی جان بچانے کے لئے ایک درخت پر چڑھ جاتا ہے۔ مست ہاتھی، درخت کے تنے کو ہِلا رہا ہے۔ درخت کو ہِلانے کی وجہ سے، اُس آدمی کا پاؤں، درخت کی شاخ سے پھسل جاتا ہے، جس کی وجہ سے وہ درخت کی شاخوں پر لٹک رہا ہے۔ درخت کو ہِلانے کی وجہ سے، شاخ میں موجود، شہد کے چھتے میں سے شہد کے قطرے، اُس شخص کے منہ میں ٹپک رہے ہیں۔ دوسری طرف سفید اور کالے دو چوہے، اس شاخ کو کاٹ رہے ہیں، جس کو وہ شخص پکڑ کر لٹک رہا ہے۔ نیچے ایک بڑا کنواں ہے، جس میں اژدھا ہے،

جس کے منہ سے آگ نکل رہی ہے۔ اس طرح اسکے چاروں طرف خطرہ ہونے کے باوجود، شہد کے چھتے سے ٹپکنے والے شہد کے مزے کو نہ چھوڑ سکنے کی وجہ سے، اپنا بچاؤ کرنا بھی بُھول جاتا ہے۔ آخر کار، کالے اور سفید چوہے، اُس شاخ کو کاٹ ڈالتے ہیں اور وہ آدمی کنوئیں میں رہنے والے اژدھے کے منہ میں جا گِرتا ہے۔" درویش نے جب یہ بات ختم کی، تب بادشاہ نے اسکا مطلب پوچھا۔ درویش نے جواب میں کہا کہ، شہد سے مراد، عورت، اولاد اور دُنیا کا مال وغیرہ ہے۔ کنواں اور اژدھا سے مراد، دوزخ ہے۔ کالے اور سفید چوہے سے مراد، رات اور دن ہیں۔ بادشاہ کو یہ بات بہت اچھی لگی۔"

اسکے بعد مولا نے فرمایا:- "دُنیا میں تین قسم کے لوگ ہیں۔" مولا نے اسکی مثال دیتے ہوئے فرمایا:- پہلے بہت پیسے والے۔ دوسرے کم پیسے والے۔ تیسرے غریب یعنی بغیر پیسے والے۔

جب پیسے والا، پیسے والے کے گھر جاتا ہے، تب اسکی بہت خاطر مدارت کرتا ہے اور عزت آبرو کے ساتھ آؤ بھگت کرتا ہے۔

دوسرا جو کم پیسے والا ہے، وہ اُس بہت پیسے والے کے گھر جاتا ہے تو وہ، اس جیسی خاطر مدارات نہیں کرتا، مطلب تھوڑی کرتا ہے۔

جب غریب، پیسے والے کے گھر جاتا ہے، تو وہ اس غریب کو گھر میں آنے نہیں دیتا۔ یہ تینوں دوست تھے۔ اس میں سے جو بہت پیسے والا تھا، وہ غریب ہو گیا، تب اسکے کچھ

گناہوں کی وجہ سے بادشاہ نے اسکو لکڑیوں سے مارنے کا حکم دیا۔ تب اس نے معافی مانگی اور عرض کی کہ مجھے نہیں مارو۔ اب یہ شخص جو غریب ہو گیا ہے، وہ مدد مانگنے کے لئے پیسے والے کے پاس جاتا ہے، لیکن وہ پیسے والا، اسکو سیدھا جواب نہیں دیتا اور کہنے لگا کہ، بادشاہ کے سامنے میری ایک نہیں چلے گی۔

اب یہ غریب دوسرے کم پیسے والے کے پاس گیا تو اُس نے بھی کہا کہ مجھ سے مدد نہیں ہو سکتی۔ آخر کار وہ اس غریب دوست کے پاس گیا اور کہا کہ، مجھ سے تمہاری کوئی خاطر تواضع نہیں ہو سکی، پھر بھی مہربانی کر کے بادشاہ کے پاس جاکر، ضامن بن کر مجھے چھڑوا لو۔ وہ غریب دوست، بادشاہ کے پاس جاکر، سمجھا کر، اسکا ضامن بنا اور اسکو چھڑایا۔ " بادشاہ نے حکیم سے پوچھا کہ، اس حکایت کا کیا مطلب ہے؟ تب حکیم نے بتایا کہ، جس کو گنہگار کی حیثیت سے بادشاہ کے پاس جانا پڑا، وہ انسان ہے۔ جس پیسے والے کی خاطر تواضع کرتا تھا وہ دُنیا کی دولت ہے، جس کے پیچھے وہ خوار ہُوا ہے۔ جس غریب آدمی نے اسکو چھڑایا، وہ خُدا کی عبادت ہے۔"

اسکے بعد مولا نے فرمایا:- دُنیا میں عبادت کرنے والے بہت کم ہیں۔ عبادت نہ کرنے والوں سے پوچھا جائے گا۔ لوگ پیسے میں مدہوش ہوکر جماعت خانے نہیں جاتے، بہت سے لوگ، دولت زیادہ مانگتے ہیں، مگر جماعت خانے کم جاتے ہیں۔

دُنیا میں ہمیشہ تین سو تیرہ (۳۱۳) مومن ہوتے ہیں۔ اگر یہ تین سو تیرہ افراد نہ ہوں تو دُنیا نہیں چل سکے۔

انصاف سے جواب دو کہ تم اولاد مانگتے ہو اور جماعت خانے سے محبت کیوں نہیں کرتے؟ تم دولت کو بھی عبادت سے بھی زیادہ چاہتے ہو؟

اسکے بعد مولا نے فرمایا:- جب نفسا نفسی ہوگی تب اولاد، دولت کچھ بھی کام نہیں آئے گی۔ عبادت کام آئیگی۔ جب بڑا بادشاہ خُدا حساب لے گا، تب کچھ کام نہیں آئے گا۔

"جو درویش ہے، وہ بندگی کرتا ہے اور بیوپار بھی کرتا ہے۔"

اسکے بعد امام نے فرمایا:۔ حضرت امام زین العابدین دوپہر کے وقت ایک باغ میں گئے اور تاکید فرمائی کہ، مقررہ قیمت پر پھل بیچنا اور کم قیمت پر نہیں بیچنا۔ لیکن امامؑ بذات خود، اپنی مرضی سے بیچتے تھے۔ کم قیمت سے بھی بیچتے تھے اور کبھی تو بیچتے بھی نہیں تھے۔

خُداوند عالمین نے تمہارے لئے چوبیس گھنٹے پیدا کئے ہیں، اُس میں سے ڈیڑھ دو گھنٹے عبادت کرو۔ ہمیں یقین ہے کہ، اب تم عشق اور محبت سے جماعت خانے آؤ گے۔ "امامؑ نے مثال دے کر فرمایا:- "تمہاری اولاد میں سے کوئی باہر گیا ہو اور وہ آئے، تب تم کس طرح ملنے کے لئے جاتے ہو؟ اس سے بھی زیادہ محبت سے تم جماعت خانے آؤ۔

انشاءاللہ! پہلے تم آخرت کے کام کرو، دُنیا تو بہت ملے گی۔

تم ہمارے پاس آکر کہتے ہو کہ، ہمیں آخرت کی بڑائی ملے، لیکن تم دُنیا نہ چھوڑو، تو پھر کس طرح ملے؟ اپنا دل دُنیا میں نہیں لگانا، عبادت میں لگانا۔ حق کی روٹی وہ ہے کہ اپنی روٹی کھائے اور آخرت کو یاد کرے اور بھول نہیں جائے۔

عبادت کر کے خُدا کو پہچانو۔

KIM-1, FARMAN 17-45 (3)

Farman 17

انسان، خُدا کی بندگی اچھی طرح کرے، تو خُدا اسکو دُنیا میں اچھا بدله دےگااور اسکی زبان اور کرامت اچھی چلے۔ ساری دُنیا کی لذت سے دور رہے، ایسا روزه رکھے، تب باطنی آنکھ اور کان کھلیں۔

انسان کے پاس اتنی قدرت نہیں که وه آدمی کو پیدا کر سکے، لیکن اس طرح دیکھے که جس سے خُدا کے بھید اور کرامات کا علم ہو۔

حضرت امیرُ المومنینؑ اور پیغمبر نے فرمایا:- "سلمان فارسی، اہل بیت کے درجے پر ہیں۔ پہلے سلمان، کافر تھا، پھر دُنیا میں پرہیز گاری کی اور دُنیا کی لذت سے دُور رہے، تب ہی خُداوند تعالٰی نے انکو ابو شہر سے بغداد تک کی حکومت عطا کی۔ سلمان فارسی، جب فرمان کے مطابق حکومت کرنے کے لئے گئے۔ تب انکے پاس کچھ بھی نه تھا۔ صرف تلوار اور قرآن تھا۔ سلمان کہتا تھا که میرے پاس تلوار ہے، وه خُدا کی راه میں جنگ کے واسطے ہے۔ اور قرآن، دُنیا سے چھٹکارے کے لئے ہے، اسی طرح دُنیا کے کاموں سے فرصت ہو، تب پڑھنے کے لئے ہے۔

"حضرت عیسیٰ نے فرمایا:- "خلقت میں اچھے سے اچھا ہے، وه بھی ایک دن میں سات مرتبه گناه کرتا ہے." قیامت کے روز نبی رسول اُمت کا ہاتھ پکڑیں گے۔ لیکن جو نہیں پہچانتے،

انکا ہاتھ نہیں پکڑیں گے۔ تم ایسا نہیں سمجھنا کہ، ساری اُمت، اُمت ہے، جس نے پہچانا ہوگا، وہی اُمت ہے۔

جس نے بندگی کی ہوگی، انکو مقام ملے گا، وہ تم جانتے ہو۔ لیکن شناخت کرنے والے کو اعلیٰ مقام ملے گا۔

ایسا خیال نہیں کرنا کہ روح بہشت میں جائیگی، ایسا نہیں ہے، وہ اصل حالت میں بہشت میں جائیگی ۔جس نے اچھی بندگی کی ہوگی وہ مُرتضیٰ علیؑ کے حضور میں بیٹھیں گے۔ تم اپنے اس بدن اور شکل سے خُدا کے پاس ہوگے، اور تم جوان ہوگے اور تمہارے چہرے پر نُور ہوگا۔ ایسا نہیں ہے اور اسّی برس کے ضعیف، جوان ہونگے، ایسا بھی نہیں ہے۔ لیکن نُورانی وجود سےبہشت میں جاؤ گے۔ ایسا کہا گیا ہے کہ، عقل سانپ جیسی چاہیۓ اور دکھ ہو تب کبوتر جیسا بنناچاہیئے۔ سانپ جیسا ہو کر کسی کو دُکھ نہ پہنچائے، ایسے بن سکو تو اچھا ہے۔ تین سو تیرہ (۳۱۳) حقیقتی ایک دل ہوں اور سانپ جیسی عقل رکھ کر کبوتر جیسے غریب بنیں تب، ظہورات ہوگی۔ تمہیں معلوم نہیں کہ، ایک گالی دینے میں کتنے گناہ ہیں؟ اگر معلوم ہو تو گالی نہ دیں۔

دوزخ کے دکھ اور بہشت کے میوے کا دنیا کو پہلے سے علم ہو اور دیکھے تو، دُنیا کی درکار نہیں رکھے۔

اسکے بعد مولا نے فرمایا:۔ "مہادن کا رویا کچھ کام نہیں آوے۔" جو مُرتضیٰ علیؑ کے حضور میں جانے والے ہیں، وہ

باطنی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ مُرتضیٰ علیؑ کو وہ آنکھوں سے دیکھتے ہیں مگر، باطن سے مولا علی کا نُور دیکھتے ہیں۔

دُنیا کے لوگ بھی مولا مُرتضیٰ علیؑ کو دیکھتے ہیں، لیکن حقیقتی، دوسری طرح سے دیکھتے ہیں اور مُرتضیٰ علیؑ کو بہشت میں کس طرح دیکھتے ہیں، وہ تم جانتے ہو! وہ جو اوپر خُدا کے حضور میں ہیں اور بڑے درجے پر ہیں، وہ پانچ سات لوگ ہیں۔

خُدا کا ڈر رکھو اور آخری دم تک دوسرے حرف نہ نکلے، اسکا ڈر رکھو۔ انشاءاللہ، ہمیشہ مولا مُرتضیٰ علیؑ کو یاد کرو گے اور آخری دَم تک ذکر کرو گے ، تو وہ ہاتھ پکڑیں گے اور مدد کریں گے۔ خانہ وادان۔"

Farman 18

ایک مرتبہ حضرت امیر المومنین مولا مُرتضیٰ علیؑ، دریائے فرات کے کنارے گئے، اور گھوڑے پر سوار ہو کر"علی اللہ" ماننے والی قوم کے پاس پہنچے، یہ "علی اللہ" ماننے والی قوم ایسی ہے کہ جو، مولامُرتضیٰ علی کو اللہ مانتی ہے۔ مولاعلیؑ نے اُس قوم کے ایک شخص کو اپنے پاس بُلا کر فرمایا: کیا تم علی اللہ کہتے ہو؟ اُس نے کہا کہ "مجھے یقین ہے کہ آپ خُدا ہیں" پھر مولا مُرتضیٰ علیؑ نےاُسکاسرکاٹ کر، مار کر، دوبارہ زندہ کر کے فرمایا:- "تم مجھے علی اللہ کیوں کہتے ہو؟" تب اُس شخص نے جواب میں عرض کی کہ، آپؑ نے مجھے مار کر، پھر سےزندہ کیا، جس سے ابھی مجھے جو شک

تھا، وہ دُور ہو چکا ہے، آپؑ "صحیح علی اللہ"ہیں۔ مولا مُرتضیٰ علیؑ نے حکم فرمایا کہ "اس شخص کو پہاڑ کے اوپر لے جاکر، اسکو اس طرح پھینکو کہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ تب اسکو اس طرح پھینکنے میں آیا۔ مولا مُرتضیٰ علیؑ نے اسکو دوبارہ زندہ کر کے، فرمایا:" تم اب بھی علی اللہ کہتے ہو؟" تب اس نے پورے یقین سے جواب دیا، جو ٹکڑے کر کے، مارکر، دوبارہ زندہ کرے، اُس پر میرے ایمان میں اضافہ ہُوا ہے۔

اس طرح مختلف طریقوں سے، اور کئی مرتبہ اسکو مار کر، زندہ کیا گیا، اور ہر مرتبہ پوچھا گیا کہ، اب بھی علی اللہ کہتے ہو؟ جواب میں وہ ہر مرتبہ یہی کہتا تھا کہ آپؑ ہی صحیح اللہ ہیں۔ جومارکر زندہ کرے، اسکو اللہ کہنا چاہیئے۔

اسکے بعد امامؑ نے فرمایا:-"مُرشد کا خواہ کیسا ہی فرمان ہو، ماننا چاہیۓ۔ اس متعلق شعر پڑھ کر فرمایا کہ"مُرشد اگر ایسا فرماۓ کہ، شراب سے وضو کر کے نماز پڑھو تو ایسا فرمان ماننا چاہیۓ۔ شراب کیسی خراب چیز ہے، یہ، وہ جانتا ہے، پھر بھی ایسا فرمان ہو تو ماننا چاہیۓ۔ بہشت میں جانے کا کونسا راستہ ہے، وہ پیرمُرشدکو پتہ ہے۔ تم دوسرے ملک جاؤ اور تمہیں راستے کی خبر نہ ہو اور رہبر کہے کہ، اس راستے پر چلو، تو اس راستے پر چلنا چاہیۓ۔ اسکا حکم نہ مانیں تو گھر یا راستہ پر پہنچ نہیں سکتے۔ تمھیں علم نہ ہو اور وہ کہے، اس راستے پر پگڑی اُتار کر چلو؛ تو اسکے مطابق کرنا

چاہیئے۔ تم سے سوال پوچھتا ہوں کہ تمہیں راستے کا علم نہ ہو تو، وہ رہبر کہے، اُسی طرح چلنا چاہیئے یا نہیں؟ اسکے بعد امامؑ نے فرمایا:- رہبر تمہارے ساتھ ہو اور وہ کسی کے گھر لے جائے؛ وہاں اسکا مالک نہ ہو اور وہ کہے کہ، میں ہوں تو فکر نہیں، اور کہے کہ، یہاں بیٹھو، تو تمہیں وہاں بیٹھناچاہیئے، کیونکہ اُسے خبر ہے۔

مُرشد کو تو سب کچھ معلوم ہے۔ وہ کہے کہ "مہر کے بدلے، شراب کو سجدہ کرو، تو کرنا چاہیئے۔"؛ کیونکہ مرشد کا فرمان ماننا چاہیئے۔

مولا مُرتضیٰ علیؑ ، اعلیٰ ہیں۔ مولا کا فرمان ماننا چاہیئے، کیونکہ وہ اپنی قدرت سے گناہ بخش کر، بہشت میں بھیج سکتے ہیں۔

جس وقت جو فرمان ہو، اسکو محبت سے ماننا چاہیئے اور جو فرمان فرمائیں، اُس مطابق چلنا چاہیئے۔ بہت سی باتیں تمہاری عقل پر نہ اُتریں، تو بھی پیر مُرشد فرمائیں، تمھیں اُس مطابق کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ اُنکو سب کچھ روشن ہے۔

جس طرح رہبر چلائے، اُس کے مطابق چلے تو منزل پر پہنچے۔ تم بھی اس کے مطابق چلو گے، تب ہی مقام پر پہنچو گے، نہیں چلو گے تو نہیں پہنچو گے۔ خانہ وادان۔

Farman 20

تم اپنے لئے کسوٹی نہیں مانگو اس لئے کہ کسوٹی بہت مشکل ہے۔

ایک شخص شاہ نجف میں رہتا تھا وہ بہت عبادت بندگی کرتا تھا اور روتا تھا اور روز کہتا تھا کہ یاعلیؑ مجھے ایسا موقع دیں کہ میں جنگ جہاد کروں یعنی لڑائی کر کے دین کے دشمن کو ماروں اور میرا سر دوں یعنی لڑائی کر کے جنگ میں میرا سر دوں۔ اس طرح چالیس سال تک ہمیشہ بندگی کے وقت روتے روتے عرض کرتا تھا۔

مولا مُرتضیٰ علیؑ نے اسکے لئے ہتھیار اور گھوڑا اپنے آدمی کے ساتھ بھجوایا۔ وہ ہتھیار اور گھوڑا اس شخص کے پاس لے جاکر کہا کہ اُٹھ! یہ ہتھیار اور گھوڑا مولا علیؑ نے تیرے لئے بھیجے ہیں اس لئے جنگ کرنے کیلئے تیار ہو جا۔

اس شخص نے جواب دیا کہ مولا علیؑ سے کہنا کہ آج کا دن آپ جنگ کرو میں کل جنگ کروں گا۔

اس شخص کو دُنیا میٹھی لگی تھی۔ اس لئے کہ اسے نئی بیوی، رہنے کے لئے گھر اور کھانے کے لئے تھال ملا تھا جس سے وہ لالچ میں پھنس گیا تھا۔

ہم تم پر کسوٹی کیوں نہیں ڈالتے؟

تم پر جو کسوٹی ڈالی ہے وہ تو پوری کر سکتے نہیں کہ دس روپے میں سے ایک روپیہ دو۔

خُدا کو دولت کی کوئی پروا نہیں مگر ایک کسوٹی ڈالی ہے وہ تم نہیں دے سکتے تو اور کونسی کسوٹی ڈالیں۔

بندگی عبادت کرو اور خُدا کو پہچانو۔

مولا علیؑ نے فرمایا ہے کہ میں خُدا کو نہ دیکھوں تو عبادت بھی نہ کروں۔

خُدا کو جو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھتا تو اس کی آنکھیں اندھی ہیں۔

اس طرح شریعت اور طریقت سے تمہیں فرمان کر کے سمجھائے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ جو خُدا کو نہیں دیکھتا اس کی بندگی قبول نہیں ہوتی۔

خُدا اور حاضر امامؑ کو پہچانے بغیر جو بندگی کرتا ہے اس کی آنکھیں اندھی ہیں کیونکہ حاضر امامؑ بیٹھے ہیں انہیں نہیں پہچانتے۔

یہ دین تمہارا سچا ہے۔ آدھی رات کو ایک ملائک عرش سے اترتا ہے اور پکار کرتا ہے کہ، ہے کوئی ایسا بندہ خُدا کا جو گناہ کی توبہ کرے؟ تو اُس کی دُعا خُدا کے پاس لے جاکر قبول کراؤں ہے کوئی ایسا شخص کہ خُدا سے جو مانگے وہ دلواؤں۔ اس طرح ہر روز آدھی رات کو ملائک پکار کرتا ہے۔

اسکے بعد مولانا حاضر امامؑ نے فرمایا :

آغا علی شاہ داتار نے فرمایا تھا کہ آدھی رات کو یا علیؑ کی بندگی کرو اس میں جو ثواب ہو گا وہ تمہارا ہے اور پاپ یعنی گناہ ہو وہ ہمارے اوپر ہے۔

Farman 21

خُداوند عالمین کو انسان کی روح بہت پیاری ہے، اس لئے، اس روح کے چھتکارے کے لۓ توبہ کرنی چاہیۓ۔ کیونکہ جو روح خُداوند تعالیٰ کو اتنی زیادہ پیاری ہے، اسکو دوزخ میں نہیں ڈالنے دینا چاہیئے ۔

جب انسان کی عقل ٹھکانے پر ہو، تب توبہ کرے تو قبول ہوتی ہے، لیکن بعد میں کرے تو قبول نہیں ہوتی۔

Farman 22

یہ فرمان تمام جماعت حقیقتیوں کے لئے فرماتے ہیں۔

تم سب پنجے بھائی، ایک دل ہو کر، جماعت خانے میں آکر بندگی کرو۔ خُدا تمہارے گناہ معاف کرے اور تم دُنیا میں سے پاک ہو کر بہشت میں جاؤ اور دیدار نصیب ہو۔

ہم تب ہی خوش ہونگے کہ ہمارا کوئی بھی مُرید دُنیا سے گنہگار ہو کر نہ جائے۔

Farman 23

انسان پر واجب ہے کہ، انسان کے مغز میں جو چیز رکھی ہے، اس پر غور کرے۔

امام حسینؑ ہر جگه بھر پور ہیں۔

انسان پر لازم ہے که، امامؑ کو اپنے دل میں جگه دے۔ تم اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھو۔ بڑائی چھوڑ دو تو امامؑ تمہارے دل میں رہے؛ مگر وہ رسومات پر تم عمل نہیں کرتے۔

"دُنیا میں چار طرح کے لوگ ہیں۔

پہلی قسم کے لوگ ہیں، وہ ہمیں چاہتے ہیں اور دُنیا کو نہیں چاہتے۔ انکا دل ہماری طرف ہے، تب ہم بھی انکو ہمیشه یاد کرتے ہیں۔ وہ یہاں پر بھی ہمارے ساتھ ہیں اور وہاں بھی ہمارے ساتھ ہونگے۔

دوسری قسم کے لوگ ہیں، وہ ہمیں چاہتے ہیں اور دُنیا کو بھی چاہتے ہیں۔ ہم انکے لئے دُعا فرماتے ہیں که انکی دُنیا پر سے محبت کم ہو اور ہمارے اوپر محبت بڑھے۔

تیسری طرح کے لوگ ہیں، جو ہمیں نہیں چاہتے اور دُنیا ہی کو چاہتے ہیں. وہ ہمیں تکلیف نہیں پہنچاتے۔ جب انکو ہماری فکر نہیں، تو ہمیں بھی انکی فکر نہیں . وہ خود جانیں؟ ہم نے انکو چھوڈ دیا ہے۔

چوتھی طرح کے لوگ ہیں که، وہ دُنیا کو چاہتے ہیں اور ہمیں نہیں چاہتے اور ہمیں دکھ یعنی تکلیف پہنچاتے ہیں۔ تو ہم بھی انکے حق میں ایسی دُعا فرماتے ہیں که خُدا ہمیں، اُن سے دُور رکھے۔ اسں طرح چار قسم کے لوگ ہیں۔

اب جو کوئی جیسا ایمان رکھے گا، اسکو ویسا فائدہ ہوگا."

Farman 25 شیطان بہت سارے روپ میں آتا ہے۔ آدمی کے روپ میں بھی آتا ہے۔ ہزاروں روپ میں آتا ہے۔ عالم اور عاقل کے روپ میں بھی آتا ہے۔ وہ تمہیں فریب نہ دے جائے۔ شیطان، آدمی کی شکل میں آدمی کے پاس آتا ہے اور ایمان لوٹ لیتا ہے۔ جو مومن دُعا گنان پڑھتا ہے، شیطان، اُس کے پاس سے بھاگ جاتا ہے۔ جس کے دل میں دُعا گنان ہے، اسکا دل اچھا ہے۔

جو شخص عبادت نہیں کرتا، وہ حق کی روزی نہیں کھاتا اور اسکے دل پر شیطان قابو کر کے، اسکا ایمان لوٹ لیتا ہے۔ گنان کے راستے پر چلو گے تو ہم یہاں پر بھی راضی ہیں اور وہاں بھی راضی ہونگے ۔ خانہ وادان۔

Farman 26

جو گنان جانتے ہیں اور معنی نکالتے ہیں، ان سے کہنا کہ ہمیں سناؤ اور گنان پڑھو۔ انکی معنی برابر سمجھو۔ دوسرے لوگ کتاب پڑھتے ہیں، لیکن انکی معنی نہیں سمجھتے۔ تم اس طرح نہیں کرو۔ گنان پڑھو اور سمجھو تو فائدہ ہے، ورنہ کیا فائدہ ہوگا؟

گنان کی معنی کے مطابق چلنا ۔

دُنیا کا کام یہ ہے کہ ایک آدمی کو ایک روپیہ ملتا ہے، اور ایک کو ہزار روپیہ ملتا ہے، لیکن جس کو حلال روزی ملے، اور وہ اسکو کھائے، تو بہت اچھا ہے۔ جس کو حق کا ایک روپیہ ملے، وہ حرام کے ایک ہزار روپیہ سے زیادہ بہتر ہے. اگر

ایک ہزار روپیہ حلال کا ملتا ہو اور حرام کا ایک لاکھ روپیہ ملتا ہو، تو حلال کا ایک ہزار کھانا زیادہ اچھا ہے۔ کوئی اپنے ہاتھ سے، انعام کے پانچ روپئے دے تو وہ حلال ہیں۔

روزانہ جماعت خانے آؤ اور دُعا پڑھو۔ تم اس نصیحت کو بھول نہ جانا اور اس پر عمل کرو گے تو انشاءاللہ، تمہیں یہیں فائدہ ملے گا اور آخرت میں بھی فائدہ ملے گا، خانہ وادان۔

Farman 27

انسان ظالم ہو اس سے مظلوم بننا اچھا ہے۔

ہم تم سے نہ تو جان مانگتے ہیں، نہ مال مانگتے ہیں۔ فقط تمھارا دل مانگتے ہیں۔ تمھارا دل دین پر ہو، اس طرح برابر چلو، ہم یہ مانگتے ہیں۔

ہمارا ایک بھی فرزند ہوگا تو بھی ہمارا دین روشن رہے گا۔

ہمارے عاشقوں میں سے ایک شخص ایسا ہو گذرا ہے، جو مکھی کامریا جیسا تھا۔ اور تمام جماعتوں میں گھومتا رہتا تھا۔ ملک شام میں، اس عاشق کی چمڑی اتار کر، جلتی ہوئی موم بتیاں، اسکے جسم پر رکھی گئیں. وہ کہتا تھا کہ "خُدایا! مجھے ایسی عظمت چاہیئے تھی کہ، جلتی ہوئی موم بتیاں میرے جسم پر رکھ کر، مجھے ملک شام میں گھمایا جائے۔"

جماعت پر لازم ہے کے صبر کرے۔

جیسا جس کا دل ہوتا ہے، اسی طرح وہ چلتا ہے۔

Farman 31

تمہارا دین سچا ہے۔ تمہارا دین کتابوں سے شروع نہیں ہُوا، بلکہ محبت سے نکلا ہے۔ تمہارے لۓ علم ہے، وہ گنان ہے۔ قرآن شریف کو تیرہ سو سال ہوۓ ہیں، یہ ملک عرب کے لئے ہے۔ گنان کو سات سو برس ہوۓ ہیں، تمہارے لئے گنان ہیں۔ تم اس کے مطابق چلنا۔

Farman 32

جس طرح انسان اپنی دولت کی حفاظت کرتا ہے، اسی طرح مومن اپنے ایمان کی حفاظت کرتا ہے۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ جس طرح کوئی گھوڑے سوار، گھوڑے پر بیٹھ کر، اسکی لگام کو قبضے سے چھوڑ دے تو نیچے گر پڑتا ہے۔ اسی طرح ایمان کے لئے بھی یہی مثال ہے۔ گھوڑے سوار، گھوڑے پر بیٹھ کر، لگام کو پکڑے رکھے، پھر راستے میں کسی شخص سے ملاقات ہونے پر بات چیت میں مصروف ہو جائے اور لگام پر دھیان نہیں رکھے، تو اسکا دھیان دو جگہ بٹ جاتا ہے۔ دو جگہ پر دھیان رکھنے والا سوار، گھبرا کر نیچے گر پڑتا ہے۔ اسکے گرنے میں، گھوڑے یا راستے پر ملنے والے اُس آدمی کا کوئی قصور نہیں ہے۔ اُس نے خود اپنی حفاظت نہیں کی، اس لئے وہ خود ہی قصور وار ہے۔

نفس، گھوڑے کے روپ میں شیطان ہے۔ اس پر سوار مومن ہے اور اسکی لگام، ایمان ہے۔

بہت سے لوگ چل چل کر، بیس یا تیس برس تک اپنے ایمان کی حفاظت کرتے ہیں اور اسکے بعد ایمان کھو دیتے ہیں اور گر

پڑتے ہیں۔ گھوڑے سوار، آدھے راستے تک، سنبھال رکھنے کے بعد، لگام کو چھوڑ دے، تو وہ نیچے گر پڑتا ہے۔ اس میں، خود اسی کا قصور ہے، گھوڑے کا کوئی قصور نہیں۔ ایمان کو سنبھالنا، یہ تمہارے اپنے ہاتھ میں ہے۔

جس طرح بیوپار میں تم سوچ بچار کرتے ہو کہ اس بیوپار میں فائدہ ہے، اس میں نقصان ہے، اسی طرح اپنے ایمان کے بارے میں روزانہ، پانچ دس منٹ غور کرو، کہ میرا ایمان سلامت ہے یا نہیں؟ اس طرح کرنے سے تمہیں اپنے ایمان کا اندازہ ہو جائیگا۔

گھوڑے سوار، اگر لگام چھوڑ دے تو وہ نیچے گر پڑتا ہے۔ لیکن اگر لگام کو دھیان سے برابر پکڑے رکھے تو، جہاں جانا ہے، وہاں سلامتی سے پہنچ جاتا ہے .

ہم نے صرف مثال دی ہے، لیکن گنانوں میں جو خُلاصہ ہے، اسکے مطابق چلو۔ گنانوں میں تمہارے مذہب کا سارا نچوڑ سمایا ہوا ہے۔ جس طرح تمہارے باپ دادا، اس مذہب کے راستے پر چلے ہیں، اسں طرح تم بھی چلو۔

(148) Farman 35

ہمیشہ جماعت خانے میں آنا اور گنان کا مشاہدہ کر کے، سب کو حقیقتی مذہب کی سمجھ دینا۔

Farman 36 (149) تم سب، ہمارے پاس، دُنیا کی باتیں لے کر آتے ہو۔ دین کی باتیں نہیں پوچھتے، یہ کتنی دلگیری والی بات ہے؟ تم نیاز - آب شفا پیتے ہو، اس میں مٹی اور پانی

سے کچھ تمہارا دل صاف نہیں ہوتا۔ جس اعتقاد، ایمان اور سچائی سے تم آب شفا پیتے ہو، اس سے دل صاف ہوتا ہے۔ اگر دل میں سچائی نہ ہو، تو صرف مٹی اور پانی کا نیاز پینے سے کوئی فائدہ نہیں۔ پہلے ایمان اور دل صاف ہو، تب ہی فائدہ پہنچتا ہے۔ جو ہمارے ظہور کو نہیں پہچانتا، اُسے مٹی اور پانی پینے سے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ خانہ وادان۔

(34) Farman 37

بیت الخیال والوں کی بندگی، مخفی یعنی باطنی ہے اور تنہائی میں کی جاتی ہے۔

(36) Farman 39

تم میں سے پانچ یا دس افراد ایسے چاہیئیں، کہ جن کو دُنیا کی کوئی جنجال (فکر) نہ ہو، اسی طرح کمائی دھندے کی فکر نہ ہو۔ اور جب وہ ہمارے مذہب کی باتیں کریں، تو انکی وعظ واضح ہو اور لوگوں پر اثر کرے۔ وہ گنان پڑھیں اور تاریخ پڑھیں، تاکہ انکو اس بات کا علم ہو سکے کہ، اصل کے یعنی پہلے کے لوگ کس طرح چلتےتھے۔

تم بادام کے چھلکے کھاتے ہو، لیکن بادام کے مغز کی لذت کو تم نےنہیں چکھا ہے۔ تم مغزکھاؤ تو تمھیں دین کی زیادہ خبر ہو، اور تمھیں زیادہ یقین اور خوشی حاصل ہو۔

کچھ ایسے ہیں کہ جو، دوسروں پر نظر رکھتے ہیں، مگر اس طرح نہیں کرنا چاہیئے۔ ہر ایک کو اپنے آپ کے متعلق خیال کرنا چاہیۓ اور اپنا اپنا راستہ ڈھونڈ لینا چاہیئے۔

تمہیں اپنا اپنا مغز پہنچاناچاہیئے؛ جس سے فوراً تمہیں دین روشن ہو جائے گا۔ ہمارا دین ہے، اسکے متعلق، عقل سے خیال کرو گے تو، زیادہ روشنی حاصل ہوگی۔ ہمارا دین عقل پر قائم ہوا ہے۔ عقل کے بغیر دین کا جائزہ لو گے تو، زیادہ سمجھ نہیں آئی گی، اور کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔ مگر عقل سے خیال کرو گے تو، زیادہ سمجھ آئے گی۔

جس دین کا پایہ عقل پر نہیں ہوگا، وہ گھِس جائیگا اور بالکل نہیں رہے گا۔ تمہارا دین عقل پر ہے، اسے تم نے مردہ شخص کی کھاٹ (تراٹی) پر رکھ دیا ہے، اسی وجہ سے کمی رہ جاتی ہے۔

الحمدُللہ، اسکے باوجود بھی کراچی، ممبئی، کاٹھیاوار وغیرہ میں بہت سے ایسے ہیں، جنہوں نے مغز چکھا ہے. تم مغز کو چھوڑ کر چھلکے کھاتے ہو، لیکن آصل خوبی کو تم تلاش نہیں کرتے۔

تم پانی سے جسم دھوؤ گے تو اس سے کیا فائدہ؟ کچھ فائدہ نہیں۔ لیکن اگر، اندر سے دھوؤ گے تو فائدہ دیکھنے میں آئیگا۔
خانہ۔ وادان

(38) Farman 41

تمہیں سب ظاہری کام چاہیۓ، باطنی کام میں تم کچھ دھیان نہیں دیتے ہو۔ ظاہری سب کچھ دنیا کے متعلق ہے، تم باطن پر نگاہ رکھو۔ اگر تم باطن کو دیکھو گے تب ہی تمہارے کام ہوں گے۔

گنان کی چار طرح کی معنی ہوتی ہے، اسکو برابر سمجھ کر پڑھنا۔

تم مغز کو چھوڑ دیتے ہو اور چھلکے کھاتے ہو۔ تم چھلکے نہیں کھاؤ، مغزکھاؤ۔

(39) Farman 42

تم پر ہزاروں طرح کے قرض ہیں۔ آدمی پیدا ہوتا ہے، تب سے ہی قرض لے کر آتا ہے۔ تم خداوند تعالیٰ کے پاس قبول ہوئے ہو، اس لۓ لازم ہے که اپنا قرض ادا کرو۔ تمھارے سامنے بڑا قرض یه ہے که، تم خود پاک بنو۔ تم مومن ہو، لیکن تھوڑی کسر رہ جاۓ تو کام نه آۓ۔

ابھی جو فرامین ہوں، جن میں تمھارے روح کی نجات ہو، وہ پڑھو۔

"ہمارے فرامین کو قیمتی سمجھنا، اگر معمولی سمجھو گے تو نقصان ہوگا۔"

(40) Farman 43

دنیا میں انسان، زیادہ سے زیادہ سو برس زندہ رہے گا۔ جوان اور بوڑھے، سب کو مرنا ہے۔

جو مومن ہوگا وہ مستانه شیر کی طرح ہوگا، اسکو کوئی ڈر نہیں ہے۔ اسکا راسته سیدھا اور آسان ہے۔ ایسے مومن گذر جائیں، تو انکو کوئی پرواہ نہیں ہے ۔ وہ اس دنیا میں سے چھوٹ کر آرام سےچلاجاۓ گا۔ حقیقتی مومن کو دنیا میں

کوئی فائدہ نہیں، کوئی خوشی نہیں۔ ہم خود بھی دنیا میں ہیں تو قید خانے میں ہیں، ایسا سمجھتےہیں۔ مومن کے واسطے مرنے کے بعد جنت ہے۔

مومن کے لئے دنیا میں کچھ نہیں ہے۔ سمجھدار اور عقلمند مومن ہو، تو اسکے لئے دنیا جہنم ہے۔ لیکن جو گدھا، حیوان ہے، وہ سمجھتا ہے کہ کھاؤں ، گھوموں ، بیٹھوں اور بچوں کی شادی کروں، اسکو کچھ عقل نہیں ہے۔ مومن اگر عقلمند ہوگا اور سوچے گا تو اسکو دنیا جہنم جیسی لگے گی۔ مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ میں خداوند تعالیٰ کے نزدیک جاؤں اور خداوند تعالیٰ کو اپنے نزدیک لاؤں۔

روح، بدن میں ہے ، وہ قیدخانے میں ہے۔ مومن پر واجب ہے کہ روح کو قید خانے میں سے نکال کر اچھی جگہ پر رکھے۔ روح جب تک بدن میں ہے، تب تک وہ قید میں ہے. وہ نظر نہیں آئیگی۔ روح جب تک بدن میں ہے، تب تک وہ کہیں بھی نہیں دیکھ سکے گی۔ جب بدن میں سے نکلے گی، تب ہر جگہ دیکھے گی۔ جب تک بدن میں ہے، تب تک آگے، پیچھے، دائیں بائیں کہیں بھی نہیں دیکھ سکے گی۔ مومن کا یہ خیال ہونا چاہیئے کہ قید خانے میں سے نکل جاؤں تو بہتر ہے۔

تم سمجھو کہ روح کیا ہے؟ تاکہ تمہیں خبر پڑے کہ تمہاری روح بدن میں قید ہے، اور تب تک کہیں بھی نہیں دیکھ سکے گی۔ انسان پر لازم ہے کہ اسکو کسی پیاسے کی طرح موت کے لئے حاضر رہنا چاہیئے۔

اگر تم میں سے ایک بھی شخص فرمان پر عمل کرے تو ہم نے دس گھنٹے فرمان فرمایا، ایسی ہمیں خوشی ہوگی اور اسکو بھی فائدہ پہنچے گا۔ خانہ وادان۔

(42) Farman 45

حقیقتی مومن، خدا کو پہچانے تو خدا اسکے نزدیک ہوتا ہے۔ حقیقتی مومن، ہر جگہ خدا کو دیکھتا ہے۔ حقیقتی مومن کے دل میں خداوند تعالیٰ جلوہ افروز ہے۔ مومن، جیسے جیسے خداوند تعالیٰ کے ساتھ زیادہ سے زیادہ محبت کرتا ہے، ویسے ویسے خداوند تعالیٰ سے زیادہ نزدیک ہوتا جاتا ہے۔ تب وہ خدا کو ہر جگہ حاضر ناظر دیکھتا ہے۔

خداوند تعالیٰ کی عبادت کرتے وقت، دنیا کا کوئی بھی خیال دل میں نہیں رکھنا.

دیکھو! پروانہ ہے وہ، بتی کی روشنی دیکھ کر عشق اور محبت کے ساتھ اپنی جان جلا دیتا ہے۔ اُنہیں اتنی محبت اور عشق ہے که، کئ پروانے جان دے دیتے ہیں۔ تمھیں بھی ایسی ہی محبت خداوند تعالیٰ کے لۓ رکھنی چاہیۓ۔ تم ایسے عاشق بنو۔

مثال کے طور پر تمہارے دو بیٹے ہوں، اس میں سے ایک بیٹےپر تمہاری محبت کم ہو۔ پھر تمہاری موت کے وقت تم سے ایک ہزار روپیہ مانگے، اور دوسرے بیٹے پر تمہاری محبت انتہائی زیادہ ہو اور تمہاری موت کے وقت وہ تمہاری خدمت کرے

اور تم سے کچھ نہیں مانگے۔ ان دونوں لڑکوں میں سے کون سا لڑکا تمہیں پیارا لگے گا؟ اسکا تم خیال کرو۔

تم بھی ایسا ہی خیال رکھو۔ خداوند تعالیٰ کے ساتھ عشق اور محبت کرو۔ عبادت اور بندگی بھی محبت اور عشق ہی سے کرو۔

تم ہم جیسے بنو، جس طرح ہم صاف اور پاک ہیں۔ ہمارے دل میں کینہ، کپٹ (بغض) اور حسد نہیں ہے۔ اسی طرح تم بھی دل میں کینہ، بغض اور حسد نہیں رکھو۔ تم ہماری مثال لو، جس طرح ہم چلتے ہیں، اسی طرح تم بھی چلو۔ دعا اور آب شفا پیتے وقت، تم اپنے حق میں اچھا مانگو، اس میں فائدہ ہے۔ لیکن اپنے دین بھائیوں کے حق میں بھی دُعا مانگو گے تو اس میں اور بھی زیادہ فائدہ ہے۔ خانہ وادان۔

KIM-1, FARMAN 46-58 (4)

Farman 46 (43)

تم دین کی بہت دوستی کرنا اور اپنے دین کی بہت سنبھال رکھنا۔ جس شخص کا دل، ہمارے دل کے ساتھ لگا ہوا ہے، وہ ہمارے فرمان کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ دنیا کے کام کی بجائے، دین کے کام سے واقف ہو گے تو تمہارا ایمان تمہیں فائدہ پہنچائے گا۔

تمہارا دین درویشی ہے۔ تم بھی درویش اور مومن ہو ۔ تم خود خیال کرو اور پکے حقیقتی بنو۔

پیسے کے ساتھ دل نہیں لگانا۔ زیادہ پیسے کماؤ، اس میں بھی خوش نہیں ہونا۔ محنت سے کمایا ہوا پیسہ اگر جاتا رہے، تو دلگیر نہیں ہونا۔ اسکا افسوس نہ کرنا۔ جب تمہارے پاس دولت اکٹھی ہو، بہت زیادہ خوش نہیں ہونا۔ خُدا نخواستہ کسی کا بیٹا فوت ہوجائے، تو اسے افسوس نہیں کرنا چاہیۓ۔

تمہارا دین حیات (زندہ) ہے. تم دعا پڑھتے ہو، تب ہمارا نام لیتے ہو، اُس وقت ہم تمہارے پاس حاضر ہیں۔ ہمیں ذرا بھی دور نہیں سمجھنا۔ تمہاری محبت، ہمارے ساتھ ہے، تو ہم تمہارے پاس ہی ہیں. تم ہماری محبت کے ساتھ دعا پڑھتے ہو تب ہم تمہارے پاس ہی ہیں۔ ہمیں دُور نہیں سمجھنا۔ جتنی مرتبہ بھی ہمارا نام لیا جاتا ہے، تب ہم تمہارے دل میں ہیں، ہم تم سے ذرا بھی دور نہیں۔

(44) Farman 47

تم ہمیں ایک قطرہ چاہتے ہو تو ہم تمہیں سو قطرے چاہتے ہیں۔ ہم تم جماعت کو بہت بہت چاہتے ہیں۔ دنیا اور آخرت میں تمہارا بھلا ہو، ایسی ہمارے دل کی انتہائی چاہت ہے۔ ہماری نصیحت اور ہمارے دادا جان کے فرامین کے مطابق چلو گے تو دنیا اور آخرت میں تمہارا بھلا ہوگا۔ تم مومن ہو تو خداوند تعالیٰ کے عاشق بنو۔ حقیقتیوں کا عشق، اولاد، عورت اور پیسے پر نہیں ہوتا لیکن خداوند تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ جس طرح دنیاوی عشق میں اپنی عورت سے نرمی، محبت اور مٹھاس سے پیش آتے ہو، اسی طرح خدا کے ساتھ رہو۔ جس طرح اپنی عورت کے ساتھ نرمی اور مٹھاس سے بات کرتے ہو، اس سے ہزار درجے زیادہ عشق اور محبت کے ساتھ دعا پڑھو، تو ہزار درجے زیادہ فائدہ ہو۔

تم میں سے کتنے ایسے ہیں کہ گنان پڑھتے ہیں، لیکن اسکا مقصد نہیں سمجھتے۔ گنان کی معنی نہیں سمجھتے۔ جس انسان کو سمجھ نہیں ہے، وہ جانور کی مثال ہے۔ انسان ایک طرح حیوان جیسا ہے۔ جس طرح کھاتا ہے، پانی پیتا ہے، چیختاچلاتا ہے، حیوان بھی اس طرح کر سکتا ہے۔ جس انسان کو خدا کا یا دین کا خیال نہیں، وہ جانور کی طرح ہے۔ لیکن حقیقتی مومن، دل میں سوچتا ہے۔

اسماعیلی دین بھائی کے علاوہ، کسی دوسرے سے مذہب کی تعلیم نہیں لینی چاہیئے۔ جس طرح یہودی، نصاری، سنی،

شیعہ، ہندو وغیرہ اپنے مذہب کی تعلیم، اپنے ہی لوگوں کے پاس سے لیتے ہیں۔

(45) Farman 48

پیر صدردین بھی تمہارے جیسا ایک آدمی تھا۔ اس میں اور تم میں کوئی فرق نہیں تھا۔ اس کی آنکھ کان وغیرہ تمہارے جیسے ہی تھے۔

پیرصدردین عقلمند، دانا، سچا اور صاف باطن کا تھا۔

کوئی بھی خوجہ ہو گا وہ کہے گا کہ پیر صدردین نے خوجے بنائے ہیں۔ وہ پیر صدردین بھی تم خوجوں کا دین بھائی تھا۔ تم بھی محنت کرو اور پیر صدردین جیسے بنو۔

تم ایسا کرو کہ جس طرح پیر صدردین نے محنت کی، انکے جیسی محنت کرو تو تم بھی پیر صدر دین جیسے بن جاؤ گے۔ محنت یہ نہیں کہلاتی کہ تم جماعت خانے میں دُعا پڑھنے آؤ، یہ کام تو بہت ہی آسان ہے۔

حقیقی جو خُدا میں واصل ہونے کا مقصد سمجھے تو فوراً معرفت حاصل کرتا ہے۔ پیر صدر دین خُدا کے قریب تھا، وہ خُدا کو قریب سمجھتا تھا۔ اسے یقین تھا کہ میں خُدا کے قریب ہوں۔ اس نے کبھی بھی بُرا کام نہیں کیا۔

پیر صدر دین اکیلا جاتا تھا تب بھی سمجھتا تھا کہ خُدا میرے پاس ہے۔ جو کوئی خُدا کو حاضر سمجھتا ہے اس کے لئے بھی ایسا ہی ہے۔

جو انسان مومن ہے اُسکے تمام کام صاف ہونے چاہیئے۔ مومن کاخیال، سوچ اور باطن سب صاف ہونا چاہیئے۔

تم تمہارے دین کی باتیں اچھی طرح سمجھو۔ جو جانتے ہیں وہ اور بھی زیادہ سیکھیں۔ جو سیکھے نہیں ہیں وہ سیکھیں۔ پڑھو گے، سُنو گے تو تمہیں پتہ چلے گا۔ اگر نہیں پڑھو گے، نہیں سُنو گے تو کیا پتہ چلے گا کہ اسماعیلی دین کیا ہے؟

مولانا روم نے پہلے اپنے بارے میں سوچا کہ پہلے میں پتھر تھا، پھر درخت بنا اور اس میں سے انسان بنا ہوں۔ انسان میں سے اب کیا بنوں گا اسکا وہ خیال کرتا تھا۔ تم بھی ایسا خیال کرو کہ تم انسان میں سے کیا بنو گے؟ انسان سے زیادہ بڑے مرتبے پر پہنچو۔ ایسے کام اور ایسے خیال کرو۔

تم علم پڑھتے ہو، سنتے ہو اس میں خیال کرنا چاہیئے کہ کیا کہا گیا ہے، اس کے مطابق چلنا چاہیئے۔

خُدا کے نُور کا دیا تمہارے اندر ہے۔ تمہارے ہاتھ(اختیار) میں ہے۔ یہ کہتے ہیں وہ ایک اشارے کی طرح ہے۔ وہ دیا ہمیشہ تم سب میں ہے۔ وہ تم دیکھو۔ تم اُسے پوچھو۔ تم اُسے نہیں پوچھو گے تو تمہیں کہاں سے پتہ چلے گا؟

مومن کا بیو پار ہے وہ بھی مومن کی عبادت ہے۔

مومن جب رات کو سوتا ہے تب خیال کرتا ہے کہ میں سویرے اُٹھ کر نیک کام کروں گا۔

مومن جب ایسے نیک خیال کر کے سوتا ہے تب اُس کا سونا بھی عبادت میں شمار کیا جاتا ہے۔ جو نادان غافل ہوگا اُس کا سونا بھی گناہ میں شمار ہوگا۔ ایسا غافل سوتے وقت خیال کرے گا کہ روپے اکٹھے کروں، بیوی بوڑھی ہے اُسے نکال کر دوسری جوان بیاہ لاؤں، بڑی حویلیاں بنواؤں، گاؤں میں عزت بڑھاؤں، گاؤں میں بڑا آدمی کہلواؤں اور سب لوگ میرا مشورہ لینے آئیں۔ اسی طرح دوسرے بھی کئی خیالات کرتا ہے۔ اس طرح خیال کر کے ہوتا ہے اُسکا سونا بھی گناہ میں شمار ہوتا ہے۔

اب سوچو کہ اچھے اور بُرے میں کیا فرق ہے؟

تم اس طرح سوؤ کہ تمہارا سونا بھی بندگی کے حساب میں شمار ہو۔

اولاً، جھوٹ نہیں بولنا ہمارے دین میں جھوٹ بولنا ممنوع ہے۔

تم اچھا اور بُرا سب سمجھو۔ خُدا سب دیکھتا ہے۔ وہ خُدا حقیقتاً ہستی رکھتا ہے۔ جس طرح کہ تمہارے دل میں خُدا گواہی دیتا ہے۔ جب انسان بُرے کام کرتا ہے تب خُدا اُسے تنبیہ کرتا ہے کہ یہ کام بُرا ہے۔ انسان سمجھنے کے باوجود بُرا کام کرتا ہے تب خُدا اُسے چھوڑ دیتا ہے۔ پہلے خُدا اُسے اچھے بُرے کام کی تنبیہ کرتا ہے۔ خُدا نہ ہو تو کون تنبیہ کرے؟

ہمارے فرامین سن کر ایک شخص بھی اسکے مطابق عمل کرے تو کافی ہے۔

تم ایسے کام کرو کہ فرشتے سے بھی زیادہ بلندی پر جاؤ۔

تمہارا سر پٹکنے سے خُدا تمہیں قریب نہیں ہوگا۔ نیک اعمال کرو گے تو خُدا تمہارے قریب ہوگا۔ انشاءاللہ! ہمارے فرمان پر چلو گے تو تمہیں فائدہ ہو گا۔

(150) Farman 49

جنھیں قرآن سیکھنے کی خواہش ہو، وہ قرآن کا حقیقی مطلب جاننے والے کے پاس سے سیکھیں۔ اس طرح سیکھنے سے اس کی صحیح معنی کیا ہے وہ پتہ چلے گا۔

تم خوجوں کو مذہب کی بہت سی کتابوں کی خبر نہیں ہے۔ تم میں سے بہت سے لوگوں نے ایسی کتابیں نہیں پڑھیں، یہ کتابیں پڑھو گے تب تمہیں سمجھ پڑے گی اور تم میں خرابی نہیں ہوگی۔ یہ کتابیں پڑھنے سے تمہاری عقل تمہیں گواہی دے گی کہ تمہارا دین سچا ہے اور اسکا تمہیں یقین ہوگا۔ دیوان شمس تبریز اور مثنوی مولانا روم پڑھو گے، تب تمہیں معلوم ہوگا کہ دوسرے ممالک میں کیا ہو رہا ہے؟ تمہارا مذہب ہر ایک ملک میں ہے۔

ہماری طرف سے دعوت دینے والوں نے سب لوگوں کو انہی کی زبان میں دعوت دی ہے اور انکی اپنی زبان ہی میں علم سکھایا ہے۔

پیرصدردین نے تمھیق انھینں، تمہاری زبان میں علم دیا ہے، اسی طرح ہماری طرف سے دین کا راستہ بتانے والوں نے، لوگوں کو جن کی جیسی زبان تھی، اسی زبان میں دعوت دی۔ بیکار باتوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے، ایسی کتابیں پڑھو۔ ہمارے فرمان بھول نہ جانا، دل میں یاد رکھنا۔

تم دین کا مطلب برابر سمجھو، تاکہ تمہیں پتہ چلے کہ دین کے بڑے یعنی بزرگ کیسے تھے؟ اور وہ خدا کے نزدیک کیسے ہوئے؟ تم فلسفہ پڑھو تو خداوند تعالیٰ کے نزدیک ہو سکو۔ شمس تبریز، پیر صدر دین اور مولانا رومی نے فلسفہ ، بہت زیادہ پڑھا تھا، اسی طرح قرآن شریف بھی معنی کے ساتھ پڑھا تھا. پیر شمس، پیر صدر دین، مولانا رومی وہی ایسے بن سکے ہیں، ایسا نہیں سمجھنا، تم بھی محنت کر کے پڑھو گے تو ایسے بن سکو گے۔ اگر تم میں سے کوئی برابر پڑھے تو وہ ایسا ہو سکتا ہے۔ ان جیسا مرتبہ حاصل کرنے کے لئے ہمت چاہیئے۔

بہت سے لوگ ایسا سوچتے ہیں کہ صرف مال اکٹھا کریں یعنی گدھے جیسے بنیں۔ اس میں کیا فائدہ ہے؟ سمجھدار انسان کو بڑی امید رکھنی چاہیئے، وہ یہ ہے کہ روح جس جگہ سے آیا ہے، وہ اصل مقام پر پہنچے، اسکا خیال کرے۔ مرنے کے بعد روح کہاں جائیگا، اسکا خیال کرے اور ایسی ہمت رکھے کہ اصل مقام پر پہنچے۔ جس طرح بڑی ندی (دریا) کا پانی، سمندر میں گرتا ہے ، اسی طرح انسان کا روح بھی بڑے دریا (سمندر) میں جا پہنچتا ہے۔

روح کا بھی سمندر ہے۔ روح بھی وہاں جائیگا ۔ وہ ایسی اُمید رکھے کہ اصل مقام پر پہنچوں۔ بہت پیسے، بڑے گھر اور زیادہ عورتوں کی امید نہ رکھے۔

تم نے سنا ہوگا کہ بوڑھے گھوڑوں کے لئے بندوبست کیا جاتا ہے، مثلاً یہ کہ پنجرے میں رکھا جاتا ہے۔ وہاں کھانے اور سونے کے لئے اچھا اچھا ہوتا ہے۔ اسی طرح بہشت میں بھی اچھا کھانے کا اور سونے کے لئے اچھی جگہ ہو تو یہ بہشت نہیں، بلکہ اصطبل ہے۔ گھوڑا پنجرے میں کھاتا ہے اور سوتا ہے، وہاں اسکے لئے سہولتیں ہیں۔ مومن کو ایسی اُمیدیں نہیں رکھنی چاہیئیں۔ جو مومن ہے، وہ ایسی اُمید رکھے کہ اصل مقام پر پہنچوں۔

تم خیال کرو کہ تمہارا روح کیا ہے؟ تم بد کام کرتے ہو، تب وہ تمہیں منع کرتا ہے. اور جب تم اچھے کام کرتے ہو، تب تمہیں روح کہتا ہے کہ یہ کام اچھا ہے، تم کرو۔ تمہیں خیال کرنا چاہیئے کہ روح کہاں سے آیا ہے؟ روح واپس کہاں جائیگا؟ جنہوں نے فلسفے کی کتابیں پڑھی ہیں، وہ سب جانتے ہیں۔ وہ خود کتاب پڑھنے سے خیال کریں گے۔ ایسا علم تم پر واجب ہے۔ فلسفے کی کتابیں ہوں، وہ تم پڑھنا اور سمجھنا۔ اس میں بڑی ہمت ہے۔

تم بیماری کی دوائی لینے ہمارے پاس آتے ہو، لیکن ہم ڈاکٹر نہیں ہیں۔ ہم تو روح کے ڈاکٹر ہیں۔ ذہنی یا جسمانی بیماری کے ڈاکٹر ہم نہیں ہیں۔ ہم تمہارے روح کے ڈاکٹر ہیں۔ اس لئے ہمارے فرمان سُنکر، ان پر عمل کرو۔ اس سے

تمہیں فائدہ ہوگا۔ قرآن شریف بھی حکمت اور دانائی کے ساتھ پڑھو تو واجبی ہے۔ لیکن جو حکمت اور دانائی کے بغیر پڑھتا ہے، وہ گدھے کی طرح ہے۔ حکمت کے ساتھ پڑھو گے تو فائدہ ہوگا۔ قرآن شریف میں ایک آیت یہ ہے کہ "خدا سے ہیں اور خدا کی طرف واپس جانا ہے۔" اگر تم حکمت کے ساتھ پڑھو گے تو ایسے کلام کو سمجھو گے۔

ہمارے فرمان تمہیں سخت لگتے ہیں اور مشکل معلوم ہوتے ہیں، لیکن ہمارا فرض ہے کہ تمہیں فرمان فرمائیں۔

جس طرح تم دعا پڑھنے آتے ہو ، اسی طرح ہمیشہ آنا۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری ظاہری موجودگی ہو، تب تک ہی آؤ اور بعد میں نہیں آؤ، ایسا نہیں کرنا۔ جس طرح زمین میں بیج بویا جاتا ہے ، اسی طرح ہمارے فرمان دل میں بوؤ گے، تو اس میں سے اچھے اچھے پھل پیدا ہونگے۔ انشاءاللہ، تم ہمارے ساتھ ہونگے۔

(151) Farman 50

ہم تم سے ایک چیز مانگتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ، جس طرح ہم تمہیں نہیں بھولتے، اسی طرح تم بھی ہمیں نہیں بھولنا۔

نور کے وقت ہم اپنے تمام مریدوں کے حق میں دعا فرماتے ہیں۔ ہم اپنے سب مریدوں کے حق میں دو گھنٹے، نور کے وقت دعا فرماتے ہیں۔ چھوٹے، بڑے، شادی شدہ، کنوارے، عورتوں، لڑکیوں، شادی شدہ، کنواریوں، غریب و امیر سب کے لئے دعا فرماتے ہیں کہ "خداوند تعالی تمہارا ایمان سلامت

رکھے۔ تمہارے کام برابر ہوں۔ ہم تمہیں دعا فرماتے ہیں کہ تم اپنا دین برابر سمجھو۔ تمہارے سارے اعمال اچھے ہوں۔ دنیا میں خراب اعمال نہیں کرو، جھوٹ نہیں بولو، سچائی سے چلو۔ ہم رات دن تمہارے لئے یہی دعا فرماتےہیں۔

انشاءاللّٰہ، تمہارے مال اور اولاد میں برکت ہو۔ پہلے تمہارے دین کے لئے دعا فرماتے ہیں کہ تم اپنے دین پر مستقیم رہو۔ پھر تمہارے اعمال کے لئے دعا فرماتے ہیں کہ تمہارے اعمال اچھے ہوں۔ اسکے بعد دنیا کے لئے دعا فرماتے ہیں کہ دنیا میں نیک ہو کر چلو اور ہر طرح سے تمہارا اچھا ہو۔

ہمارے فرمان اپنے دل اور کان میں ڈالنا۔ تمہاری بھلائی کے لئے فرمان فرماتے ہیں۔

تم میں کوئی غریب دین بھائی ہو، اور اسکے سو سال پورے ہو جائیں یعنی اسکی وفات ہو جائے، تو اسکی میت میں جانا۔ مومن کی نظر میں کوئی غریب یا امیر نہیں، دونوں برابر ہیں۔

تمہارا نام درویش ہے اور ہمارا نام بھی درویش ہے۔ اگر ہم سے کوئی پوچھے کہ تمہارا مذہب کیسا ہے؟ پہلے تو کہیں گے کہ ہمارا مذہب درویشی کا ہے۔ درویشی مذہب، سب مذاہب سے زیادہ اعلیٰ ہے. تمہارا مذہب بھی درویشی کا ہے۔ وہ بہت ہی اچھا ہے۔

تم میں سے کوئی غریب مر جائے تو اسکی میت میں سب کو جانا چاہیۓ۔ دین بھائی کی میت میں ایک قدم چلو گے تو اسکا بہت ثواب ہے۔ کوئی غریب شادی کرے تو، جس طرح پیسے

والے کے گھر جاتے ہو، اسی طرح غریب کے گھر بھی جاؤ، لیکن اسکو چائے، شربت، پان وغیرہ کا خرچ نہیں کرانا۔ اسکو خرچ کرانا ٹھیک نہیں۔ اگر دو سو آدمی، اس غریب کے گھر چائے کے لئے جائے تو اس بیچارے کو خرچہ ہوگا۔ اسکو خرچ کرانا ٹھیک نہیں۔

ہم تمہیں راستہ دکھاتے ہیں۔ راستے میں پتھر پڑے ہوئے ہوں، وہ ہٹا کر راستہ صاف کر دیتے ہیں۔ اب اس پر چلنا یا نہ چلنا، اسکا انحصار، تمہاری خوشی پر ہے۔ ہم نے تمہیں مذہب کے متعلق فرمان فرمائے ہیں، وہ تم بھول نہ جانا۔ اس مطابق عمل کرنا۔ تم خدا کے عاشق بنو اور خدا کے عشق میں مست بنو۔

تم خیال کرو کہ روح کہاں سے آیا ہے اور واپس کہاں جائیگا؟ ہمارے فرمان برابر دل میں رکھنا، بھول نہیں جانا۔ ذرا بھی غفلت نہیں کرنا۔ تم دن میں دو گھنٹے خیال کرو، کہ روح کہاں سے آیا ہے اور واپس کہاں جائیگا؟ تم نیک کام کرو۔ نیک کام، اچھے اور خوبی سے بھرپور ہیں۔ بدکام خراب ہیں۔ تمہارے دل میں یہ خیال ہونا چاہیۓ کہ روح کہاں سے آیا اور واپس کہاں جائیگا؟ اس خیال کو دل سے الگ نہیں کرنا۔ یہ تمام عشق، تمہارے خیال اور محبت کے لئے ہے۔

ہم تمہارے لئے عشق چاہتے ہیں، اس لئے تمہیں اچھا راستہ دکھاتےہیں۔ تم اس پر عمل کرنا۔ تم ہمیں کوئی چیز دو، اس سے ہم خوش ہوں، ایسا نہیں ہے۔ ہمارے فرمان پر عمل

کرو، تب ہم خوش ہوں۔ کوئی شے یا چیز لانے کی بجائے، تم ہمارے فرمان میں رہو گے تو ہم زیادہ خوش ہوں گے۔

مومن، مومن آپس میں ہمیشہ ایک دلی اور اخلاص رکھیں۔

بنوفاطمہ،اسماعیلی ائمہ، جو مصر میں بادشاہ ہو گزرے ہیں، انکی تاریخ پڑھو۔ ہمارے آباؤ اجداد نے مصر میں دوسو سے تین سو سال تک بادشاہت کی ہے، یہ تاریخ پڑھو۔

نادان کیا سمجھے؟ وہ تو اتنا بھی نہیں نہیں سمجھیں گے کہ شاہ اسماعیل اور موسیٰ کاظم میں کیا فرق تھا اور کیا ہوا؟ تم ہماری تاریخ پڑھو اور دیکھو کہ کتنے ظلم ہوئےہیں؟! شاہ حسن علی کے زمانے میں، شاہ خلیل اللہ پر کتنے ظلم ہوئے ہیں؟! چالیس پچاس سال پہلے کتنے مریدوں کو مارا گیا، تب بھی انہوں نے اپنا مذہب نہیں چھوڑا۔ کتنے ظلم ہوئے ہیں! ستر ہزار مرید مارے گئے، تب بھی انہوں نے اپنا مذہب نہیں چھوڑا۔ تم بھی دین کے ایسے ہی عاشق بنو۔

الحمدللہ، ابھی کے دور میں آرام ہے۔ تم بھی ایسے بنو کہ دین کو نہ چھوڑو۔ جان جائے تو بھلے، لیکن دین کو نہیں چھوڑو۔ سر قربان ہو جائے، تو بھی دین کونہیں چھوڑو۔ تمہاری آنکھیں، زبان، ہاتھ، سب پاک ہوں۔ سب سچ اور سچ ہی ہو، ایسے اخلاق کا انسان گویا فرشتہ ہے۔ خانہ وادان۔

(156) Farman 53

ایمان ہے، وہ اپنے ہاتھ میں ہے۔ اگر تمھیں آخرت چاہیئے تو اپنے روح کو خدا کے عشق اور محبت میں رکھنا۔ ہمیشہ خدا کے خیال میں رہنا۔ خدا کا خیال ایک پل بھی نہ بھولنا۔ ہم یہ نہیں فرماتے کہ دنیا کا کاروبار چھوڑ دو، لیکن دھندہ صفائی اور سچائی سے کرنا۔

حضرت امیر المومنین نے ایک مرتبہ خداوند تعالیٰ سے دعا مانگی کہ، "یا خدا! میں بہشت کی تمنا سے یا دوزخ کے خوف سے، ڈر کر عبادت نہیں کرتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ خداوند! تو عبادت کے لائق ہے. "

انسان پر لازم ہے کہ خداوند تعالیٰ کا عشق دل میں رکھے۔ انسان، دنیا کے عشق میں کتنا مشتاق رہتا ہے۔ اور کتنی زحمت اور بے قراری کرتا ہے؟ اس سے بھی ہزاروں درجے زیادہ عشق، خداوند تعالیٰ کے لئے رکھنا چاہیئے۔

تم سب لوگوں کے دل میں خُدا بیٹھا ہے۔ خُدا تمہاری آنکھوں سے بھی زیادہ، تمہارے نزدیک ہے۔

تمہارے اعمال اچھے ہوں، ایسے کام کرو اور ہمیشہ خدا کو یاد کرو۔ بھول نہ جانا۔ خداوند کریم کا نور تمہارے دل میں بس رہا ہے، اس نور کو محبت سے دن بدن بڑھاؤ۔ دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں، اس میں سے دس بارہ گھنٹے دنیا کے کام کرو، چھہ گھنٹے سو، ایک گھنٹہ آرام سے بیٹھو اور تین سے چار گھنٹے ہمیشہ خدا کو یاد کرو۔ جھوٹ بولنا، حرام خوری کرنا، پرایا مال کھانا وغیرہ خراب کام چھوڑ دو۔

خداوند تعالیٰ تمہارے لئے یہ چاہتا ہے کہ تم عبادت بندگی کرو۔ اٹھتے، بیٹھتے، چلتے ہوئے خدا کو یاد کرو۔

جماعت خانے ہمیشہ آؤ، گنان کا مشاہدہ کرو، اور دن بدن ہمارے اسماعیلی دین پر ایمان کا پایہ مضبوط کرو۔ ہمارے اسماعیلی مذہب کی سچائی کا جھنڈا یعنی مائی فلیگ، دنیا ہیں لہراؤ۔ مطلب یہ کہ بہت سچائی سے چلو۔ تاکہ دوسری قومیں ہمارے مذہب کی تعریف کریں اور کہیں کہ آغا خان کے مرید کتنی سچائی سے چلتے ہیں؟ جب دنیا میں تمہاری ایسی تعریف ہو، تب ہی ایسا سمجھا جائیگا کہ ہماری محنت کام آئی۔

تم اسماعیلی مذہب پر مستقیم رہو اور اسکی پیروی کرو۔ پرایا حق نہ کھاؤ۔ کسی پر ظلم نہ کرنا، جھوٹ نہ بولنا، خراب کاموں سے اپنے آپ کو بچانا، اپنا بھید یعنی راز، ہیرے کی طرح سنبھالنا، اپنا دل صاف رکھنا۔

مغرب کے وقت دنیا کا دھندہ چھوڑ کر، جماعت خانے میں ضرور آنا۔ ایسا نہیں کرنا کہ دنیاوی کام کے لئے دین کا وقت ہاتھ سے نکل جائے۔ مغرب کے وقت جماعت خانے میں آؤ. ایک گھنٹہ خداوند تعالیٰ کے ساتھ دل باندھو اور بندگی کرو. آدھی رات یعنی مدھ رات کو آدھ گھنٹہ، فراغت سے بیٹھکر، دین کا خیال برابر کرنا، ضرور کرنا۔ حاضر جامے کے فرمان اپنے دل میں سے نہیں بھلا دینا۔

تمہارا دین، آزاد دین ہے۔ ہمارے مذہب میں مرد اور عورت سب برابر ہیں۔خراب خوبصورت عورت سے بد صورت نیک عورت، بہت اعلیٰ ہے۔ تمہارا مذہب حقیقتی ہے۔ یہ پاک دین ہے۔

ہم ہمیشہ جماعت خانے میں تمہارے پاس حاضر ہیں، دُور نہیں۔ ہم تمھیں، تمہارے ہاتھ سے بھی زیادہ نزدیک ہیں۔ تم جماعت خانے میں ہمارا نام لیتے ہو، تب ہم تمہارے پاس موجود ہیں۔ تمہیں عشق ہو تو ہم دور ہوں، تب بھی تمہارے پاس حاضر ہیں۔ ہم تمہیں نہیں بھولتے۔ تمہارا دین سلیمان پیغمبر کی انگشتری یعنی انگوٹھی ہے، اس انگوٹھی کو اپنے ہاتھ سے نہیں کھو دینا۔

بدکار کبھی بھی آسودہ نہیں ہوگا۔ تم ہمیشہ صبح اٹھتے وقت اپنا دل خُدا کے ساتھ باندھنا۔ تم اپنے دل میں ہمیشہ غور کرو گے تو خود بخود روشنی پیدا ہوگی۔ ہمیشہ صبح شام جماعت خانے برابر آنا۔ خانہ واداں۔

(155) Farman 54

دیکھو، پہلے کے دور میں نوح پیغمبر کا بیٹا تھا، وہ نوح کے دین میں نہیں رہا، اس لئے وہ کافر ہوا۔

اگر تم پر کوئی بات بن پڑے تو مال، اولاد اور جان بھی قربان کر دینا، لیکن دین کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا۔ تم وقت پر دُعا بندگی دلی محبت سے ادا کرنا۔ چھوٹے بچوں کو اپنے دین کا راستہ ضرور دکھانا۔ جو ہمارے مرید ہیں، وہ خراب کام

کبھی۔ بھی نہ کریں۔ تم نے آج تک جو بھی گناہ کئے ہیں، وہ سب ہم معاف فرماتے ہیں۔ اب کے بعد، پھر گناہ نہیں کرنا۔ خانہ وادان

(156) Farman 55

پوری دنیا میں جو بھی ہماری خدمت کرتے ہیں، وہ جہاں کہیں بھی ہوں، ہم انکو پہچانتے ہیں۔ ہمیں سب خبر ہے۔

ہم بہت محنت اور تکلیف اٹھا کر یہاں آئے ہیں، لیکن تمہیں دیکھ کر ہم ہماری تکلیف اور دکھ سب بھول گئے ہیں۔ ہم تمہیں دیکھ کر بہت راضی ہوئے ہیں۔ جس طرح تم ہمیں دیکھ کر خوش ہوتے ہو، اس سے کہیں زیادہ، ہم تمہیں دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ تمہارا جو عشق ہم پر ہوتا ہے، اس سے بہت زیادہ، ہمارا عشق تم پر ہوتا ہے۔ ہم ہمیشہ تمہارے عشق کے خیال میں ہیں۔

ہم ہمیشہ تمہیں دعا فرماتے ہیں۔ ہماری دعا سے تمہارا دل سفید ہوگا۔ ہم دعا فرماتے ہیں کہ تمہارا دل ہمیشہ صاف ہو۔ تمہارا روح ہمیشہ سفید ہو، سب جماعت کے لئے ہم ایسی ہی دعا فرماتے ہیں۔

پنجے بھائیوں کا مطلب یہ ہے کہ آپس میں ایک دل ہو کر چلے، ایک دوسرے کا حال احوال معلوم کرے، ایک دوسرے سے محبت سے ملے اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہو۔ سگے بھائیوں کی طرح چلو۔ تم اپنے مذہب کو بھول نہ

جانا۔ اپنے دین کو برابر پہچاننا۔ غافل نہیں ہونا۔ ہم نے تمہیں صاف راستہ بتایا ہے، اب تمہارا ایمان، تمہارے اپنے ہاتھ میں ہے۔

ہمارے فرمان سنو گے اور اور اس مطابق عمل کرو گے، تو دل پاک صاف ہوگا اور اس میں روشنی پیدا ہوگی۔

خانہ وادان۔

FARMAN 56 (157

پورا دن دنیا کے بیوپار دھندے کا وقت ہے، لیکن مغرب کے وقت ایک گھنٹہ عبادت کے لئے نہ آنا، یہ ظلم ہے۔ یہ تو اپنے آپ پر ظلم کرنا ہے۔

تم خوجے بہت اچھے ہو کہ ہمیں عرض کرتے ہو کہ ایمان کی سلامتی رکھنا۔ ہم تم سب کو دعا فرماتے ہیں کہ تمہارا ایمان سلامت رہے۔ یہ سب تمہارے ہاتھ میں ہے۔

تم پر لازم ہے کہ، ہمارے فرامین سُنکرتمہارا دل آئینے کی طرح صاف کرو گے تو خدا تمہارے نزدیک ہوگا۔ تب تم فرشتے جیسے بنو گے۔ تم اپنا دل آئینے کی طرح صاف کرو۔ آئینے پر میل یا زنگ (کاٹ) چڑھا ہوا ہوگا تو اس میں سورج کا نور روشن نہیں ہوتا۔ جب آئینہ صاف ہوتا ہے، تب اس میں نور روشن ہوتا ہے۔

تمہارے پاس بہت قیمتی سچاہیرا ہو اور تم ریل گاڑی میں بیٹھےہو، تمہارے ساتھ چور ہو تو کیا تم سوئے رہو گے؟

نہیں سوؤ گے۔ تم جانتے ہو کہ، تمہارا دین جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ تمہارے دین سے بہتر دوسرا کوئی دین نہیں ہے۔ ہزاروں ہیرے اور جواہرات ہوں اور وہ انمول قیمت کے ہوں، پھر بھی وہ تمہارے دین کے ایک بال کے برابر نہیں ہو سکتے۔ تمہارا دین ایسا انمول ہے، لہٰذا تم اپنے دین سے غافل نہیں رہنا۔ تم اپنے ساتھ چور کو بٹھاتے ہو، یہ ٹھیک نہیں۔ انسان پر واجب ہے کہ چور سے ہوشیار رہے، یعنی جاگتا رہے۔ اگر گاڑی میں چور ہو، تو وہاں سے اتر کر دوسری گاڑی میں بیٹھے۔ چور کو اپنے ساتھ نہ بٹھائے۔

ہمارے فرامین کا خیال کرنا۔ ہمارے فرامین کی ہزاروں معنی ہیں اس کی سمجھ لیکر چلو تو، شیطان اور چور کے فریب میں نہیں آؤ گے۔ ہمارے فرامین کی ہزاروں معنی ہیں، لیکن ہم پر لازم نہیں کہ یہاں سب وضاحت سے کھول کر سمجھائیں۔ لیکن جس طرح تم گنان کی معنی نکالتے ہو، اسی طرح ہمارے فرامین کی بھی معنی نکالنا۔ اس فرامین میں کیا راز اور خوبیاں سمائی ہوئی ہیں، وہ سمجھنی چاہیئے۔ ہمارے فرمان کے ایک ایک لفظ کی معنی نکالو۔ ان میں بہت سے گہرے بھید ہیں، ان بھیدوں کو سمجھنا چاہیئے۔ ہم فرمان فرماتے ہیں وہ تم ہمیشہ پڑھنا۔ ان فرامین کی معنی نکالنا۔ خیال رکھنا۔ بھول نہیں جانا۔

گنان اور فرامین کی معنی ایک گھنٹہ نکالنا۔ ایک گھنٹہ خیال کرنا کہ روح کیا ہے؟ اس طرح کی عادت ہو، تب مومن بنو

گے۔ ایسے ایسے خیالات کرو گے، تب ہی تمہیں مومن کے اخلاق اور دین کی خبر ہوگی۔

تم فرصت کے اوقات میں دنیا کے عشق کی باتیں اور کتابیں نہیں پڑھو۔ فرصت کے اوقات میں دین کی نصیحتوں کی کتابیں پڑھو، علم و گنان پڑھو، جس سے تمہیں فائدہ حاصل ہو۔

جہاں ملائک ہوں، وہاں بھوت نہیں آتے. اس کا مقصد سمجھو۔ ہمارے فرمان سن کر بھول نہیں جانا۔ ہمیشہ دل میں رکھنا۔ برے کام سے ہمیشہ دور رہنا۔ اس بات کو معمولی نہیں سمجھنا، بہت بڑی ہے۔

ہم نے اتنی اتنی محنت کی ہے، اتنے اتنے فرامین فرمائے ہیں، اسکے باوجود بھی تمہارے اعمال اچھے نہ ہوں، تو ہم کیا کریں؟ ہمارے فرمائے ہوئے فرامین اور محنت ضائع ہو جائے، ایسا نہیں کرنا۔ خانہ وادان۔

(158) Farman 57

ہمارے فرمان سن کر بھول نہیں جانا، یاد رکھنا۔ ہمارے فرمان صرف سن لۓ اتنا ہی کافی نہیں ہے، تم پر واجب ہے کہ، ہمارے فرمان پر خیال کرو، انکی معنی نکالو اور معنی سمجھو۔ ایک کان سے سن کر، دوسرے کان سے نکال دو تو کیا فائدہ ہو؟ مگر اکٹھے مل کر فرمان پڑھو اور اسکی معنی نکالو۔ کوئی مقصد پوچھے کہ، اس فرمان کی کیا معنی ہے؟ دوسرا جواب دے کہ، اس کا یہ مقصد ہے۔ اس طرح ایک

دوسرے کے ساتھ مشورہ کرو۔ تمام پیغمبروں کے زمانے میں بھی فرمان ہوتے تھے، ان کی بھی معنی نکالنے میں آتی تھی؛ اسی طرح تم بھی ہمارے فرامین کی معنی نکالو۔

جب ہم فرمان فرما رہے ہوں، تب تم گڑ بڑ کرو یا باتیں کرو، تو یہ ٹھیک نہیں۔ ہم فرمان فرمائیں اور اسکے مقصد پر تمہارا دھیان نہ ہو، تو تم بھول جاؤ گے۔

تم سرے سے ہی گناہ نہیں کرو۔

تم دین کی تعریف کرو، دین بھائی اور دین بہنیں اکٹھے مل کر دین کی باتیں کریں، یہ واجبی ہے۔ اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے۔ خراب صحبت اچھی نہیں، اس میں گناہ ہے۔ اکٹھے ملنا غلط نہیں ہے، لیکن اکٹھے مل کر ہنسی مذاق کرنا بہت خراب ہے اور یہ گناہ سے بھرپور ہے۔ عورت یا دین بھائی اکٹھے مل کر بیٹھے ہوں، تب کسی کی غیبت بدگوئی نہیں کریں۔ کسی کی گلہ اور غیبت کبھی نہیں کرنا۔ تم مومن، اس طرح سے چلو، کہ کسی کو نقصان نہ پہنچے۔ کوئی لکڑی لے کر مارے، تب بھی اس کو کچھ نہیں کہنا۔ صبر اختیار کرنا۔ تم ایسے بن کر چلو، اس میں بہت بھلائی ہے۔

مومن کے منہ سے لعنت یا برے الفاظ نہیں نکلنے چاہیئے۔ مومن کا منہ باغیچے کی مثال ہے، جس کے پھولوں سے خوشبو نکلتی ہے۔

تم ہمیشہ اپنے دین میں مشغول رہو۔ تمہیں ہمیشہ دین کا خیال کرناچاہیئے۔ تم عشق حقیقی تلاش کرو۔ عشق اور

محبت سے چلو۔ اعلیٰ مقام پر جانے کی اُمید رکھو۔ اعلیٰ مقام پر پہنچنے کی اُمید رکھو۔ ہمیشہ خُدا کے خیال میں رہو۔ ایسے کام کرو۔

جوان آدمی ہو کر بھیک مانگے تو یہ گناہ ہے اور اسکو بھیک دینا بھی گناہ ہے۔ پھر وہ کام نہیں کرے گا۔ اسکو بھیک دینا گناہ ہے۔ اسکو کہو کہ، نادان، بے عقل! خدا نے تمہیں ہاتھ پاؤں دیۓ ہیں تو کما کر کھاؤ۔ اگر کوئی دوسرا کام نہ ملے تو راستے سے پتھر اٹھا، مزدوری کر، لیکن بھیک نہیں مانگ۔ یہ بات مرد کے لئے ہے، عورتوں کے لئے نہیں۔ عورت ہو، لاچار ہو، اسکے پاس پیسے نہ ہوں، تو اسکی فوراً مدد کرو۔ عورت کمزور ہے۔ خدا نے اسکو کمزور بنایا ہے۔ محنت مزدوری کرنے والا کام مرد کا ہے۔ عورت کمزور اور کم طاقت ہے، اس میں عورت کا قصور نہیں ہے۔ خدا نے عورت کو ایسا پیدا کیا ہے۔ مومن پر واجب ہے کہ خدا نے جس حالت میں پیدا کیا ہو، اس سے ناراض نہیں ہونا چاہیئے۔

(159) Farman 58

ہمارا مذہب اسماعیلی ہے اور تمہارا مذہب بھی اسماعیلی ہے۔

صوفی مذہب ہمارے اسماعیلی مذہب سے ملتا جلتا ہے۔

اصل ایک تھا، یہ کیسا اعتقاد ہے؟ اور کیسی سمجھ ہے؟

تم ایسے بن کر چلو اور ایسے کام کرو، تاکہ جس اعلیٰ مقام سے تم آئے ہو، اس اصل مقام پر دوبارہ پہنچ جاؤ۔ ہمارے فرمان

پر نہیں چلو گے تو کالی سیاہی کے دھبے کی طرح تم پر کالا داغ رہ جائیگا۔ خانہ وادان۔

KIM-1, FAMAN-59 (5)

(160) Farman 59

"تمہارے دین کے اصول (جڑ) کے متعلق فرماتے ہیں۔ تمہارے دین کا "اصول دین" کیا ہے؟ تمام انسانوں کا خیال اصول اور مغز پر ہوتا ہے۔

تم میں سے کئی ایسے ہیں کہ جنہیں اپنے دین کی کچھ بھی خبر نہیں۔

جب تم فارغ بیٹھے ہو تب تمہیں خیال کرنا چاہیئے کہ خالق کون ہے؟ مخلوق کون ہے؟ تم نے ایسے خیالات کبھی بھی کئے ہیں؟ کوئی تمہیں پوچھے کہ تم کون ہو؟ تب تم کہو گے کہ میرے باپ کا بیٹا، بلکہ تمہاری چند پشتوں تک جواب دے سکو گے۔ ذرا زیادہ عقلمند ہوگا وہ آدم تک پہنچے گا، پھر ختم۔

تم خیال کرو کہ آدم کہاں سے آیا؟ آدم کو کس نے بھیجا؟ جو انسان صوفی ہوگا وہ اس خیال کو پکڑ لے گا۔

تم نے دیکھا ہے کہ بارش آسمان سے زمین پر گرتی ہے، زمین پر گر کر خشک ہو جاتی ہے۔ وہ قطرہ قطرہ ہو کر دریا میں ملتا ہے اور دریا سمندر میں ملتا ہے۔ تمام پانی بالآخر واپس سمندر میں جاتا ہے۔ اسی طرح تمہارا روح اصل ہے۔ اس کا مقام بہت ہی بلند ہے۔ جو عقل سے نہیں سمجھتا اور بلندی

پر جانے کی خواہش نہیں رکھتا وہ زمین پر گر کر خشک ہو جانے والے پانی کی مثال ہے۔ جو او پر جانے کی خواہش رکھتے ہیں وہ اوپر پہنچنے کے لئے بندگی زیادہ کرتے ہیں اور محبت بھی زیادہ کرتے ہیں۔

قید خانے میں عبادت کریں اور سمجھیں کہ مر جائیں گے تب قید خانے سے آزاد ہو کر بہشت میں جائیں گے۔ مگر بہشت بھی قید خانہ ہی ہے۔

تم میں جو تم سے زیادہ عقلمند تھے وہ ہمارے راستے پر چلے ہیں۔ مثلاً منصور چلا، اس کے لئے بہشت موجود تھی مگر وہ کہتا تھا کہ صرف بہشت میں جاکر کیا کروں؟ جب تک مغز کو نہیں چکھوں گا تب تک واپس نہیں لوٹوں گا۔ آگے بڑھوں گا۔

جب اصل کا علم نہ تو کیا حاصل؟ مولا مر تضی علی نے فرمایا کہ"جس نے خود کو پہچانا اس نے گویا خدا کو پہچانا۔" جہاں دیکھتے ہیں وہاں روح دوست کو دیکھتے ہیں۔ جب تم آدمی کو دیکھتے ہو تب آدمی کی شکل دکھائی دیتی ہے۔ ہاتھ، پیر، منہ، آنکھیں۔ سب دکھائی دیتے ہیں لیکن روح دکھائی نہیں دیتا۔ تم روح کو دیکھنے کی جستجو کرو۔

تمہیں ابھی روح کا خیال ہے یا بندگی کر کے سکھ حاصل کرنے کا خیال ہے؟

انسان کا درجہ بلند ہے مگر وہ خود کو اپنے ہاتھ سے نیچے گرا دیتا ہے۔ تم میں سے کوئی کوشش کرے کہ ہم پیر صدر دین، پیر شمس اور منصور جیسے بنیں تو تم ایسے بن سکتے ہو۔ تم ان سے بھی بلند ہو سکتے ہو۔

ہم نہیں کہتے کہ تم کیسے بنو گے۔ مگر ہمیں سب معلوم ہے۔ اگر تم اپنے دین کے راستے پر مستقیم ہو کر چلو گے تو تم بلندی پر پہنچ سکو گے۔ وہ ہم جانتے ہیں۔ تمہارا دل اور مقصد صوفی خیال میں ہو تو تم پہنچ پاؤ۔ اس کام میں کئی چیزوں کی ضرورت ہے۔ اس میں بلند ہمت چاہیئے وہ ہمت تمہارے میں نہیں ہے۔ کئی ہزار سال گزر گئے۔ اس میں کتنے افراد اس مقصد کو پہنچے؟ حضرت عیسیٰ، حضرت رسول، منصور، پیر شمس اور دنیا کے دیگر چند افراد پہنچے ہیں۔ ان سب کا کام اور راستہ ایک جیسا ہی تھا۔ جو وہاں پہنچے وہ اپنے روح کے عاشق تھے، روح کے دوست تھے، وہ اس مقام پر پہنچے۔

دنیا میں کئ مذاہب ہیں جو صوفی طریقے پر نہیں ہیں۔ شریعتی، نصاری، یہودی، ہندو وغیرہ تمام مذہب والے صوفی طریقے پر نہیں ہیں۔ ان کے خیالات اور بندگی پستی کی طرف جانے کے لئے ہوتی ہے۔ وہ جو امید رکھتے ہیں، وہ امید اچھی نہیں ہے۔ انہیں یہ امیدیں ہیں کہ بہشت میں جاکر وہاں اچھے اچھے کھانے، اچھے کپڑے بہت سی حوریں اور بہشت

کے سکھ خود کو ملے۔ ان کی ایسی امیدیں اچھی نہیں ہیں۔ ایسی امیدیں شریعتیوں کی ہیں۔ بہشت بھی دنیا کی مانند ہے۔ روح کی اصل خواہش ہے وہ اور ہی جوہر ہے۔

مولانا رومی کہہ گئے ہیں کہ میں پتھر تھا، اس میں سے درخت میں پیدا ہوا، اس میں سے تبدیل ہو کر چیونٹی میں پیدا ہوا، اس کے بعد حیوان میں پہنچا، حیوان میں سے بندر میں پہنچا، اس میں سے انسان بنا ہوں۔ انسان میں سے کیا بنوں گا؟ ملائک بنوں گا۔ وہاں سے کہاں جاؤں گا؟ اس سے بھی اوپر جاؤں گا۔

تم خیال کرو کہ (ہم) فنا ہو جائیں۔ جو کوئی چاہئے اور کوشش کرے وہ وہاں پہنچ سکتا ہے، لیکن تمہارے گناہ تمہیں پہنچنے نہیں دیتے۔ ان گناہوں نے تمہیں قیدخانے میں بند کر رکھا ہے۔ دنیا کے گناہوں نے تمہیں قید خانے میں ڈالا ہوا ہے۔ نیز جھوٹ بولنے کی عادت نے تمہیں قید خانے میں ڈالا ہوا ہے اور تمہاری اُمیدیں مثلاً بہشت، حوریں، اچھے میوے ان تمام امیدوں نے تمہیں قید کر رکھا ہے۔ لیکن روح کبھی بھی قید خانے میں خوش نہیں۔ دیکھو خیال کرو کسی بلبل یا دوسرے پرندے کو پکڑ کر پنجرے میں بند کر دیا جائے۔ اسے پانی اور اچھی اچھی چیزیں جو جانور کھاتے ہیں وہ دی جائیں تب بھی پرندہ پنجرے میں خوش نہیں ہوتا وہ اڑ

کر فضا میں جانے کے لئے زیادہ خوش ہوتا ہے۔ پنجرے میں سے اڑ جانے کو اس کا جی چاہتا ہے۔

پرندے کے پر کاٹ کر اسے پنجرے میں رکھا جائے اور پھر آہستہ آہستہ اسے پنجرے کی عادت ڈالی جائے تو پہلے اُس کا جی چاہے گا کہ پنجرے سے باہر نکل جاؤں لیکن اس کے پر کاٹنے کے بعد دو تین سال اُسے پنجرے کی عادت ڈالی جائے تو پھر اس کا پنجرے سے باہر نکلنے کو دل نہیں چاہے گا۔ آپ بھی پرندے کی مانند ہیں۔

جب تم پہلے پنجرے میں آئے تو اس وقت تمہارا خیال تھا کہ بھاگ جائیں لیکن پھر پنجرے کی عادت ہو گئی۔ اس کے اندر کی غذا سے تم خوش ہوئے۔ فضا میں پرواز کرنے کے لئے تم خوش نہیں ہو۔ اولاد، خاندان، اس کا خاندان، اس کی اولاد، اس میں تم ایسے پھنسے ہوئے ہو، ایسے للچائے ہو کہ کٹے ہوئے پر والے پرندے کی مانند پر کٹے بن گئے ہو۔ اب تم کہاں جاؤ؟

کوئی بلبل انتہائی تیز رفتاری سے اُڑنے والی ہو اسے سونے کے پنجرے میں بند کر کے اچھے اچھے میوے پانی وغیرہ دیا جائے تب بھی اس کا دل چاہے گا کہ اُڑ جاؤں۔ لیکن آہستہ آہستہ اس کے پر کاٹ دیئے جائیں اس کے بچے جمع ہوتے جائیں اور پچاس سال کے بعد انہیں باہر نکالا جائے تو وہ اُڑ نہیں سکیں گے، کیونکہ اُن کی پیدائش قید خانے میں ہوئی ہے۔ فضا میں گھومنے یا پرواز کرنے کی خوبیوں سے وہ ناواقف ہیں۔

تم بھی بے خود ہو۔ اپنے دین کی اصل خوبی تم نہیں جانتے، اس کی معنی نہیں سمجھتے۔ دین کی کیا خوبی ہے اُسکا تم کو علم نہیں۔

تم میں سے بہت سے ایسے ہیں کہ جنہوں نے اپنا نام اسماعیلی مذہب میں رکھا ہوا ہے اور کہتے ہیں کہ ہم اسماعیلی ہیں۔ لیکن اسماعیلی مذہب کیا ہے اور اسکی خوبی کیا ہے۔ اس کے متعلق انہیں کچھ معلوم نہیں وہ نادان ہیں۔

تم بھی آہستہ آہستہ صوفی خیال میں دل لگاؤ۔ اس سے بھی اوپر جانے کا خیال کرو۔ صوفی مذہب طریقت ہے۔ پھر حقیقت میں پہنچو گے۔ تم آہستہ آہستہ اُڑنے لگو گے۔ علم والا روح درجہ بدرجہ اوپر چڑھے گا وہ ایک درجہ مکمل کر کے دوسرے درجہ میں پہنچ سکے گا۔

لیکن جس کو علم نہیں وہ کہتا ہے کہ میں تو کہیں بھی نہیں جاتا یہیں بیٹھا ہوں۔ ایسے انسان کے دل میں ہمارے فرامین گھر نہیں کرتے، جو سمجھ نہیں سکتا اس کے دل میں atفرامین کیسے گھر کریں اور وہ کس طرح اعتبار کرے؟ ہمارے فرامین جو سمجھ سکیں گے انہیں میٹھے لگیں گے۔

ہمارے فرامین کے مطابق نہیں چلو گے تو تم پریشان ہو گے۔ وہاں لوہے اور آتش کے گرز تمہارے سر پر مارے جائیں گے تب تم وہاں پکار کرو گے اور کہو گے کہ "توبہ توبہ" دن رات گرز سر پر لگیں گے, بےخبری کا گرز بہت ہی اذیت ناک ہوتا

ہے۔ آتش کے گرز سے ڈر کر خوف کی وجہ سے عبادت کرے وہ مومن نہیں، لیکن حقیقی ڈر یہ ہے کہ خدا کے دیدار سے دور نہ ہو جاؤں اس سے ڈرنا چاہیئے۔

جس طرح مولا مرتضیٰ علی نے ایک دن نماز کے وقت فرمایا کہ"خدایا مجھے بہشت کی طمع نہیں اور نہ ہی مجھے دوزخ کا خوف ہے۔ جو دکھ دینا ہو وہ مجھے دو، مجھ سے اچھائی کر، میں آپ کا عاشق ہوں۔" حقیقت یہ ہے۔

مرتضیٰ علی معجزہ کرتے تھے لیکن معجزہ آدمی بھی سیکھتا ہے اور جادوگر بھی کر سکتے ہیں۔ مرتضیٰ علی کا معجزہ یہ تھا کہ اپنی جگہ پر پہنچائیں۔ حقیقت کے اصل مقام پر پہنچو۔

تمہیں جو پوچھنا ہو، پوچھو کہ فلاں چیز ہم نہیں سمجھ سکتے۔ تم بے خبر ہو۔ جو بے خبر ہیں وہ کیسے کیسے خیال کرتے ہیں کہ جو بیمار ہو اسکو اسکی بیماری سے مولاشفادیتا ہے۔ وہ ہمارا کام نہیں ہے۔ ہمارا کام یہ ہے کہ تم کو سیدھا اور سچا راستہ دکھائیں تاکہ تم پار اتر سکو اور اس مقام پر پہنچو۔ تم فنا فی اللہ ہو جاؤ۔

فنا۔ کچھ بھی نہیں

فی - اندر

اللّٰہ - خداوند تعالیٰ

فنا فی اللہ، خداوند کی ذات میں ایک ہو جانا۔

تم ایسا خیال کرو کہ بھلا خدا کون ہے؟ اور خدا میں کیوں نہ سماؤں؟ ایسی خواہش رکھو۔

تم ایسا خیال نہ کرو کہ ہم نے فرمان بلا مقصد فرمائے ہیں۔ ہمارے فرامین پڑھو، سنو اور غور کرو۔ جس طرح کہ حضرت عیسیٰ خدا میں فنا ہوئے تھے۔

حضرت عیسیٰ کون تھے؟ حضرت عیسیٰ حقیقتی تھے وہ خدا میں فنا ہوئے۔ حضرت رسول کریم کی معراج کے متعلق تم نے سنا ہے اس کے متعلق تم نے کیا خیال کیا؟ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت رسول گھوڑے پر سوار ہو کر معراج پر گئے، یہ سب لوگوں کی باتیں ہیں۔ خدا صرف آسمان میں ہی ہے، ایسا نہیں ہے۔ خدا ہر جگہ موجود ہے لیکن وہ اصل مقام پر پہنچ کر واپس لوٹے وہ رات معراج کی تھی۔ یہ معراج ہے۔

تم اس کے معنی نہیں سمجھتے۔ پیغمبر نے جو مثالیں فرمائی ہیں ان کے معنی، جو عقلمند اور دانا ہیں وہ سمجھیں گے۔ لیکن جو بے عقل ہو گا وہ کہے گا کہ قصے کہانیاں سچی ہیں۔ عقلمند آدمی کہے گا کہ انسان ایک عظیم چیز ہے۔ جو اچھے اور بُرے کی صحیح شناخت کر سکے وہ انسان ہے۔ عقلمند کہے گا کہ وہ ایک مثال ہے۔ اس کا موازنہ کر کے سمجھو، یہ تمہارے اختیار میں ہے۔ ایسا خیال مت کرنا کہ کام بہت مشکل ہے۔

ایسا نہیں ہے کہ مولا مُرتضیٰ علی کی اولاد وہاں پہنچے۔ جو کوئی بھی پرندے کی مانند اڑے، تہیہ کرے وہ پہنچ سکتا ہے۔ ابتدا میں زیادہ نہ اُڑ سکے تو کم اُڑے، اس طرح آہستہ آہستہ اصل باز کی طرح بن جائے گا اور صحیح طرح پرواز کرے گا۔ ان تمام باتوں کا خیال کرو۔ اس میں پرندے سے کوئی بھی مقصد نہیں۔ اگر پرندے سے مقصد ہوتا تو ہم تم کو نہ کہتے۔

دین یہ ہے کہ غلط خیال نہ کرنا۔ خدا نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ تم خدا کو سجدہ کرو، اس میں خدا کو کیا فائدہ؟ خدا صرف ایک میں نہیں ہے، خدا ہر جگہ ہے اُسے خوش کرنا وہ بہتر ہے۔ جب تمہارا دل خوش رہے تب خدا بھی خوش رہے۔

تم دنیا میں قید میں ہو، تب تک خوش نہیں ہو سکو گے۔ خودکشی کر کے قید سے نکل جانا ایسا نہیں ہے۔ مر گئے تو پھر آگے بڑا قیدخانہ ہے۔ ایک میں سے دوسرا پھر تیسرا وغیر۔ خود کشی کر کےچھٹکارا حاصل کرنا اس میں کیا فائدہ؟

تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے آباؤاجداد کیسے تھے۔

گذشتہ زمانے میں عمر خیام ایک سنی شریعتی قاضی تھا۔ اس کے ہاتھ میں کتاب تھی۔ ہاتھ پاؤں دھونے کی فضول باتیں کرتا تھا۔ اس کے بعد اس نے آہستہ آہستہ خدا کے علم کے متعلق خیال کیا۔ پھر ناصرخسرو کے ساتھ اُسکی دوستی ہوئی۔ ناصر خسرو سے دوستی ہونے کے بعد عمر خیام آہستہ آہستہ محنت کر کے اپنے مرتبے پر پہنچا۔ وہ ہمیشہ

حیات ہے وہ اپنی کتاب میں لکھ گیا ہے کہ میں ہمیشہ زندہ ہوں۔

بندگی کے کیا معنی ہے؟

بند ۔ انسان کے پیر باندھنا

عبد ۔ غلام

عبداللہ۔خدا کا غلام

تمہارا غلام ہو اور بہت سالوں تک تمہاری اچھی طرح خدمت کرے تو کیا تم اسے آزاد نہیں کرو گے؟ تمہارا کوئی غلام ہو اور وہ اچھا آدمی ہو, اور ہمیشہ تمہاری خدمت کرتا ہو تو تم اُس کے لئے کیا کرو گے؟ اسے پیسے دو گے تو وہ خوش نہیں ہوگا۔ اسے آزاد کرو گے تب ہی وہ خوش ہو گا۔

تم بندہ خدا ہو, خدا رحیم الرحمن ہے تو کیا تمہیں کسی وقت بھی آزاد نہیں کرے گا؟ میں نہیں کہتا کہ اس دنیا کے بعد بھی اس آزادی میں تم پہنچ سکو گے۔ یہ سب سیدھے راستے پر چلنے اور اعلیٰ ہمت پرمنحصر ہے۔ وہ سب تمہارے اختیاز میں ہی ہے۔

تم خیال کرو کہ تمہار ا دین کیا ہے؟ تمہارے دین کا فرمان ہے کہ تم سوچ سمجھ کر چلو اور خیال کر کے دیکھو۔ مثال کے طور پر تم جنگل میں جارہے ہو وہاں تین چار جگھوں پر پانی کے گڑھے ہیں جن میں پانی بھر ہوا ہے۔ مغرب کے وقت

جب سورج غروب ہوتا ہے اُس وقت سورج کے نور کا عکس پانی پر پڑتا ہے۔ اگر اس جنگل میں چلنے والا انسان بے عقل ہوگا تو وہ کہے گا کہ یہ نورانی رنگ پانی کا ہے۔ لیکن اگر وہ شخص عقلمند ہوگا تو وہ کہے گا کہ یہ پانی کا رنگ نہیں ہے، یہ سورج کا نور ہے۔ میں نے وہ پانی دیکھا ہے۔ پہلے اور موجودہ پانی کا رنگ یکساں نہیں۔ یہ تو سورج کی روشنی پانی پر پڑتی ہے۔ جب سورج غروب ہو جائے گا اُس وقت معلوم ہوگا کہ وہ سورج کا نور تھا۔

جب درخت یا پہاڑ پر بجلی گرتی ہے اس وقت تم کہو گے کہ یہ بجلی پہاڑ ہے۔ یہ بے علمی اور نادانی کی باتیں ہیں۔

تم خود خدا کے مرتبے کو سمجھو اور حقیقت کے راستے سے واقف کار بنو تب ہی تم آزاد ہو سکو گے۔ خدا کے مرتبے کو سمجھنے سے پہلے اپنا مرتبہ سمجھو اس کے بعد خدا کے مرتبے کا علم ہوگا۔

انسان دن رات پیسے پیدا کرے، نیک کام کرے، پھر مر جائے اُس میں کیا فائدہ؟ اسی طرح ہمیشہ بندگی کرنے کے باوجود آزادی میں نہ پہنچے تو کیا حاصل؟ عقلمند تھوڑے سے ناراض ہوگا۔

تمہارے پاس غلام ہو اُسے ٹیڑھی ٹوپی پہناؤ اور زرد لباس بناکر دو، لیکن اگر وہ غلام عقلمند ہوگا تو اسے غم ہوگا اور وہ کہے گا کہ میں ناراض ہوں۔ اسے کیا ہونا چاہئیے؟ اسے لازم

ہے کہ آزاد ہو اور مالک بنے، تب ہی عقلمندخوش ہوگا۔ اگر وہ غلام بے عقل ہو گا تو کہے گا کہ میں غلام ہوں، اچھے کھانے، اچھے کپڑے اور خرچ کرنے کی تمام سہولتیں ہیں اگر میرا مالک مجھے آزاد کردے گا تو مجھے محنت کرنی پڑے گی اور میں بھوک سے مر جاؤں گا۔ میرے لئے غلامی بہتر ہے۔ تمام انسانوں کے خیالات ایسے ہی ہیں۔

ہمارے فرامین تمہارے دل میں نقش ہوتے ہیں یا نہیں؟ ہم مشکل سمجھتے ہیں وجہ یہ ہے کہ ہم دوسرے خیال میں فرماتے ہیں اور تم دوسرے خیال میں سمجھتے ہو۔

تم اسماعیلی دین کے معنی نہیں سمجھتے۔ تم صحیح یقین کے ساتھ سمجھو کہ تمہارا مرتبہ کیسا ہے؟

جس انسان کا لباس خراب اور میلا ہو اس کے لباس پر راستے میں تھوڑی مٹی یا کیچڑ لگے تو اُسے افسوس نہیں ہو گا۔ اس کے کپڑے پہلے ہی سے میلے تھے اس پر کچھ مزید داغ لگنے سے اُسے افسوس نہیں ہوگا۔ لیکن جس انسان کا لباس دھوبی کا دھلا ہوا صاف ہوگا اس کے لباس پر اگر راہ چلتے ہوئے گاڑی کا تھوڑا سا کیچڑ لگ جائے تو اُسے گھن محسوس ہوگی کیونکہ اس کا لباس ہمیشہ صاف رہتا ہے۔ وہ کہے گا کہ جلدی گھر جاؤں اور لباس کو تبدیل کروں تاکہ میرے دوست میرا مذاق نہ اڑائیں۔ وہ گھرجاکر دوسرا لباس پہن لے گا۔

اس کے معنی سمجھتے ہو؟ کیچڑ سے مراد گناہ ہے۔ وہ کیچڑ یہ ہیں: (1) پرایا مال کھا جانا۔ (۲) پرائی عورت پر بد نظر کرنا۔ (۳) مردوں کا خیال پرائی عورتوں پر ہونا۔ (۴) فلاں کے سو روپے میرے پیسوں کے ساتھ ہیں وہ کھا جاؤں۔ یہ تمام گناہ کیچڑ ہیں۔ مومن انسان اچھا لباس پہنتا ہے۔ وہ تھوڑے گناہ کرے پھر بھی اُسکی نظر میں وہ گناہ بڑے لگتے ہیں وہ جلد دوسرا لباس پہن لے گا۔

دوست معشوق سے ملنے کی خواہش رکھتا ہو اور اس کا لباس خراب ہو تو معشوق اسےقبول نہیں کرے گا، کہے گا کہ جاؤ جاؤ۔

وہ معشوق کون ہے؟ وہ معشوق خداوند تعالیٰ ہے۔ خراب لباس وہ گناہ ہے۔ دن رات کیچڑ نہیں لیٹے وہ غلام ہے۔ وہ کبھی آزادی کی طلب نہیں رکھتا۔ یہ جو تمام فرامین ہوتے ہیں وہ تم سمجھو۔ حقیقت اور شریعت کیا ہے؟ یہ اور ہی صحبت ہے۔ "یہ" اور "وہ" کبھی بھی ایک ہونے والےنہیں ہیں۔ کبھی بھی ایک نہیں ہوں گے۔ "یہ" کتاب, روزے, نماز اور بندگی کو چاہتے ہیں۔ "وہ" امید آزادی کی رکھتا ہے۔ یہ دو باتیں ہیں۔ دونوں کے خیالات مختلف ہیں۔ ہمارے لئے بہت محنت ہے۔

"وہ" بے علم کس طرح خوش ہو؟ "وہ" حقیقت کو پکڑتا نہیں اُسے حقیقت چاہیۓ ہی نہیں۔ جو بے علم ہیں وہ

حقیقت کو چھوڑ دیتے ہیں لیکن جو حقیقتی ہیں وہ دوسرے راستے پر چلتے ہیں۔ جیسے پہلے (۱) عیسی (۲) پیر صدر دین (۳) ناصر خسرو (۴) پیر شمس (۵) مولاناروم، اس طرح کے لوگ حقیقت کے راستے پر چلے۔ یہ راستہ نادان کے لئے بہت دشوار ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے دین میں سے نکل کر کوئی دوسرے دین والے یا نصاریٰ ہو جاتے ہیں اس سے ہمیں حیرت نہیں ہوتی کیونکہ وہ خود بے علم ہیں۔ بے عقل آدم کے لئے حقیقتی دین بہت ہی مشکل ہے۔ بے عقل کے لئے ہمارا دین بہت ہی مشکل ہے۔ بے عقل دین میں سے نکل جائے اُس سے ہمیں حیرت نہیں ہوتی کیونکہ یہ دین بہت سخت ہے۔

جو انسان ضعیف العقل ہے وہ خراب ہے۔ وہ حرام کے پیچھے دوڑتا ہے۔ مگر جو دانا عقلمند ہوگا وہ کہے گا کہ یہ راستہ اچھا ہے وہ اس کا خیال کر کے چلے گا۔ عقلمند کہے گا کہ میری آرزو آزادی کی ہے، میں آزادی کے پیچھے دوڑتا ہوں، میں دوڑوں گا، میں تلاش کروں گا!

تم جب سجدہ کرو تب مانگو کہ ہمیں اصل مقام پر پہنچاؤ۔ جیسے بچہ اپنی ماں سے بچھڑ جاتا ہے، گم ہو جاتا ہے، تب وہ روتا ہے کہ کب ماں کے پاس جا پہنچوں! تم بھی ایسے بنو۔

ہم نے تمہیں بہت فرامین فرمائے، لیکن فائدہ تب ہی ہو جب ہمارے فرامین کے مطابق چلو۔ اگر تم ہمارے فرامین کے مطابق عمل کرو تو ہم ایسا سمجھیں گے کہ گویا ہم نے صبح تک فرامین کئے۔

انشاءاللہ تم میں کئی حقیقتی ہیں۔ اُنہیں ہمارے فرامین بہت ہی فائدہ دیں گے۔ ان کے دلوں میں نقش ہو جائیں گے۔ لیکن جن کے دل ضعیف ہیں اور ہمت نہیں ہے ان کے دلوں میں کم یا زیادہ شک پیدا ہوگا۔ کیونکہ حقیقت پر اُنہیں کم اعتبار ہے۔ یہ سب ہم سمجھتے ہیں۔ سب کے دلوں کی ہمیں خبر ہے۔

شریعتی ہمارے حقیقتی فرامین سنے تو انکے دل میں اثر نہیں کرتے۔ جو حقیقتی نہیں وہ بے عقل ہیں۔

انسان کو جوش پیدا ہوتا ہے وہ جھوٹا جوش ہے۔ اُسے بھی فرامین اثر نہیں کرتے۔ ان کو ایسا ہوگا کہ جس طرح پانی کو آگ پر رکھنے سے وہ بھاپ بن کر اڑ جاتا ہے، وہ آگ پر جوش سے ابلتا ہے اور آواز کرتا ہے۔ دل کا جوش بھی پانی کی مانند ہے۔

ہم ہمارے دل سے تمہیں دعا کرتے ہیں کہ، خدایا! ان کے دلوں میں ایسی طاقت بخش کہ آزاد ہوں، حقیقتی ہوں اور خرابی (برائی) سے دور بھاگیں۔ صحیح راستہ اختیار کریں اور

سیدھے راستے پر چلیں۔ خدایا! انہیں حقیقتی آنکھیں بخش۔ یہ دعا تمام دعاؤں سے بڑھ کر ہے۔

انشاءاللہ ہمارے فرامین ہمیشہ دل میں رکھنا، بھول مت جانا۔ ایسا نہ ہو کہ جب تک ہم ظاہری طور پر یہاں موجود ہوں تب تک ہمارے فرامین پڑھو اور پھر نہ پڑھو۔ ایسا نہیں ہونا چاہیۓ۔ جس طرح گنان پڑھتے ہو اسی طرح ہمارے فرامین پڑھنا۔ جس طرح گنان کی معنی نکالتے ہو اُسی طرح ہمارے فرامین کی بھی معنی نکالنا ہمارے فرامین وہی گنان ہیں۔

ہمارے تشریف لے جانے کے بعد ایسا مت سمجھنا کہ صاحب تشریف لے گئے ہیں۔ جس طرح تم امام کو حاضر سمجھتے ہو اُسی طرح حاضر سمجھنا۔ حاضر امام ظاہر میں ہمیشہ حاضر نہیں بیٹھے رہتے۔ لیکن اُنہیں حاضر سمجھنا چاہیۓ۔ ہم بھی ہمیشہ تمہارے پاس ہیں۔"

KIM-1, FARMAN 60-84 (6)

(46) Farman 60

تمہارا مذہب انتہائی اعلیٰ اور سچا ہے۔ یہ آج سے نہیں، بلکہ ازل سے اعلیٰ ہے۔ یہ دین تمہیں پیر صدر دین نے ڈھونڈ کر، ہاتھ کر کے دیا ہے، اسکو سنبھالنا تمہارے لئے واجب ہے۔ یہ اسماعیلی دین، تمام ادیان سے انتہائی اعلیٰ ہے۔ یہ تمہارے ہاتھ میں آیا ہے، اسکو سنبھالو، تو ہم راضی ہوں۔ تم ہم جیسے بنو۔ ہم بھی سندھی ہیں۔ ہمارا جنم بھی سندھ میں ہوا ہے، تو تم بھی ہم جیسے بنو۔ کسی بھی جامے کا جنم ہندوستان میں نہیں ہوا۔ تم بہت ہوشیار بنو۔ سب جماعت آپس میں اخلاص رکھے تو ہم بہت راضی ہونگے۔ تمہیں ہیرے، موتی، جواہرات عطا کیے ہیں۔ اُنہیں تم پہچانتے نہیں ہو اور پھینک دیتے ہو، اس میں تمہیں بہت نقصان ہے۔ لہٰذا اچھی طرح سنبھالو۔ ہم نے تمہارے پاس جواہرات کی گٹھری کھول کر تمہیں بتائی ہے، اسے تم اچھی طرح سنبھالو۔

تمہارا مذہب انتہائی اعلیٰ ہے۔ خانہ وادان

(48) Farman 62

فرشتے جیسی نیکی کرو، تاکه لوگ کہیں که آغا خان کے مُرید کیسے فرشتے جیسے ہیں؟

(51) Farman 65

انسان میں دو گروہ ہیں۔

پہلا حیوان کی صورت میں ہے۔

دوسرا ملائک کی صورت میں ہے۔ حیوان بننا یا ملائک بننا یه انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔

عقلمند انسان پر لازم ہے که اچھے راستے پر چلے اور ملائک کے درجے پر پہنچے۔

تم غافل ہو۔ تمہیں معلوم نہیں۔ انسان زنده ہے، اُسے پیسے دیں اور وه بیوپار کرے. بیوپار میں نفع ہو تو ٹھیک ہے، مگر نقصان ہو تو وه غلط کام ہے ۔

ہمارا مقصد بیوپار کے لئے نہیں ہے، بلکه آخرت کے فائدے کے لئے ہے۔

ہم مرد درویش ہیں، اسلئے ہم تمھیں حق فرمان فرماتے ہیں۔

ہمارے فرمان کی خبر تمہیں آخرت میں پڑے گی۔ دُنیا میں تمہیں پته نہیں چلے گا۔ وہاں سب نظر آئے گا۔ وہاں کالے منه والے اور سفید منه والے دکھائی دیں گے۔ کالے منه والے کہیں گے که ہم نے اچھے اعمال کئے ہوتے تو اچھا ہوتا۔

مومن کے لئے پہلا کام یہ ہے کہ حیوان کی حالت کو چھوڑ دے۔ حیوان کی حالت ہے وہ بَد ہے۔

فرشتہ بننا ہو تو بَد نظر چھوڑ دو۔

بری نظر نہ کرے، تب ہی دل ثابت (مضبوط) رہے گا۔

دل ثابت ہوگا تو ایمان ثابت رہے گا۔

تم سب دن اور رات خیال کرو کہ ایمانی گروہ پاک ہے اور "ایمان نُور ہے"۔

میل ہوگا تو ایمان پیدا نہیں ہوگا۔ شک ہوگا تو دل میں گناہ پیدا ہوگا۔ اور میلے دل میں شک پیدا ہوگا۔

ایمان کے ساتھ حاضر جامے کا فرمان ماننا۔

جس طرح مُرتضیٰ علیؑ کا فرمان مانتے تھے۔ اسی طرح ہمارے فرمان مانو۔

ابھی جس طرح تم سے ملاقات کرتے ہیں، اسی طرح آخرت میں بھی ملاقات کریں گے۔

تم ایسے کام نہیں کرو کہ آخرت میں پچھتانا پڑے۔

دین کی باتیں ایک دوسرے کو سناؤ۔ نہیں سناؤ گے تو گناہ ہونگے. تم حق کی بات جانتے ہوگے، اسکےباوجود دوسروں کو نہیں کہو گے تو تمہیں گناہ ہونگے۔

تمام جماعت پر لازم ہے کہ دین پر خیال کر کے چلے۔ خیال کرو کہ خُداوند تعالیٰ نے تمہیں کس لئے پیدا کیا ہے؟ مر جاؤ گے تب آخرت میں کیا جواب دو گے؟ پھر بھاگ کر کہاں جاؤ گے؟ وہاں کوئی جنگل نہیں ہے کہ اُس میں سے بچ کر نکل سکو گے۔

آج کہاں ہو؟ پھر کہاں ہوں گے؟ پہلے کہاں تھے؟

تم گائے یا بیل جیسے جانور نہیں ہو، انسان ہو۔

خیال کرو کہ ماں کے پیٹ میں کیسے تھے؟ تمہارا روح کیسا تھا؟ تب کیا کرتے تھے؟ تم ہمیشہ غفلت میں ہو۔

دن کے چوبیس گھنٹوں میں سے، دو تین چار گھنٹے دین کا کام کرنا تم پر واجب ہے۔ دو گھنٹے بیٹھ کر دین کاخیال کرنا وہ بھی تم پر واجب ہے۔ تمہارے لۓ تمہیں کیا کرنا اسکا خیال کرو۔ خیال کر کے اسکی معنی نکالو۔

بچوں کے لئے رنگ لو گے تو وہ لال اور ہرا رنگ پسند کرے گا، خراب رنگ ہوگا تو پھینک دے گا۔ اسی طرح تمہارا دین الماس جیسا ہے۔

الماس کیا ہے اور شیشہ کیا ہے؟ وہ سب ہمیں روشن ہے۔ تم بچوں کی طرح دین کو دور کر کے دُنیا کےساتھ کھیلتے ہو، ہمیں سب روشن ہے۔

خُدا کا نُور ہے، وہ روشنی ہے۔

خُدا سے خیال باندھے، تو انسان فرشتہ بنے۔

انسان پہلے تو پتھر تھا، پھر درخت بنا، حیوان بنا، بندر ہوا، اسکے بعد انسان بنا۔ انسان فرشتہ بنے، اُس سے بھی زیادہ بلند ہو، دوبارہ حیوان بھی بنے، پتھر بھی بنے، یہ سب اپنے اختیار میں ہے۔ یہ بات نصیب پر منحصر نہیں ہے۔

تکبّر اور دُنیا کی محبت چھوڑ دو تو دل صاف ہوگا۔

فرمان ماننے میں تمہارا اپنا فائدہ ہے۔

گاؤں کے تمام لوگ ہمیشہ جماعت خانے میں جائیں۔ گنان بولیں، خیال کریں، مجلس کریں اور گنان کی معنی نکال کر واقفیت حاصل کریں۔

عقلمند خیال کرے اور ہمارے فرمان پر عمل کر کے معنی نکالے۔ نادان ہے، وہ ہمارے سخن(فرمان) کو چھوڑ دیتا ہے اور خراب ہوتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ اصل مقام پر پہنچے۔ دین کے کام میں غافل ہوگے تو نہیں پہنچ سکوگے، حیوان ہو جاؤ گے، اور حیوان کی جگہ پر پہنچو گے۔

تم کتنے عرصے تک غافل رہو گے؟ اپنا دین مضبوط رکھو تو تم اصل مقام پر پہنچ سکو۔

تم ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں جانا چاہتے ہو گے، تو اٹھ کر چلو گے، تب پہنچ سکو گے۔ همیشه خُداوند تعالیٰ کی عبادت کرو گے، تو اس مقام پر پہنچو گے۔

Farman 66 (52

حضرت عیسیٰ ایک دن جنگل سے گزر رہے تھے۔ آپؑ کے اصحاب آپکے ہمراہ تھے۔ راستے میں انہیں ایک شیر ملا، اُس کے باوجود وہ آگے چلے۔ راستے میں ایک مرے ہوئے جانور کو دیکھ کر، حضرت عیسیٰ نے دُعا فرما کر اُسے زنده کیا۔

کئ دنوں کے بعد حضرت عیسیٰ کو ایک آدمی سامنے ملا، اُسے دیکھ کر حضرت عیسیٰ فوراً بھاگ نکلے اور دوسرے راستے سے گھر گۓ۔ اصحابوں نے حضرت عیسیٰ سے پوچھا که ، صاحب! آپؑ شیر سے نه ڈرے اور انسان سے ڈر کر کیوں بھاگ گئے؟

حضرت عیسیٰ نے جواب دیا که وه شخص احمق نادان تھا۔ اسکا دل سیاه تھا۔ میرے فرمان سے مُردے زنده ہوتے ہیں، مگر نادان شخص کو میرے فرمان اثر نہیں کرتے، ہر ایک میرے فرمان مانتے ہیں، مگر احمق نادان میرے فرمان نہیں مانتا۔ اس لئے میں بھاگ گیا۔

اس پر مولانا حاضر امام نے فرمایا: نادان دین کا دشمن ہے۔ فرمان خیال میں نہیں لے گا، وہ احمق نادان ہے۔ فرمان نہ سُنے وہ نادان ہے۔

ایمان ایک بیمثال زیور ہے۔

تم ابھی نہیں سمجھتے، لیکن جب مر جاؤ گے تب فائدے کا صحیح احساس ہوگا۔ جواہرات کو نہ پہچانے، تب تک قدر نہیں ہو گی۔ مرجاؤ گے تب احساس ہوگا۔

فرمان ہوتے ہیں، اس پر اچھی طرح توجہ اور خیال رکھو۔

تم جماعت بھی ہمارے اصحاب ہو۔ پیغمبرؐ کے تمام اصحابوں نے گھربار چھوڑ دیا تھا۔ پیغمبرؐ کے ہمراہ جانے کے لئے، مکہ سے اپنے گھربار کو ترک کیا۔ اپنے بال بچوں کو چھوڑ دیا، اور تمام چیزیں چھوڑ کر مدینہ میں حضرت علیؑ کے پاس آئے اور پیغمبرؐ کے حضور میں پیش ہوئے۔ تم بھی اسی طرح فرمان پر چلو۔

انسان دُنیا میں مسافر ہے۔ تمہارا اصل گھر آخرت میں ہے۔

دُنیا ایک بَد چلن عورت کی طرح ہے، اُسے جلدی نکال دینا چاہیئے۔ انسان ایسی عورت میں دل لگائے تو اس سے کیا فائدہ ہو؟

عبادت بندگی کرو اور ایمان نہ ہو گا تو کیا فائدہ؟

ہم تمہارے لئے کہتے ہیں، ہمارے لئے کچھ نہیں ہے۔ تم قبول کرو گے تو فائدہ ہوگا ورنہ نقصان ہوگا۔ تمام باتیں تمہارےاختیار میں ہیں۔

زمین کو کاشت کیا جائے تو اناج پیدا ہو، اور تب ہی فائدہ ہو۔ کاشت نہ کرو تو کیا فائدہ ہو؟

عبادت نہ کرو تو کیا فائدہ؟ ایسے انسان ہو تو بھی کیا اور نہ ہو تو بھی کیا؟

چابی تمہارے ہاتھ میں ہے، اب کھولو یا نہ کھولو، وہ تمہاری مرضی! ہم تو محنت کر کے تمہیں دکھاتے ہیں۔

تم نیند میں گھرے ہوئے ہو، اس لئے توپ کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ سوئے ہوئے شخص کو جس طرح اُٹھایا جاتا ہے، اسی طرح ہم تمہیں جگاتے ہیں کہ اٹھو! عبادت میں مشغول ہو جاؤ، بھولنا نہیں۔ تین بجے کی عبادت میں بہت فائدہ ہے۔

ہماری باتیں سُن کر عمل کرو گے تو ایمان سلامت رہے گا، دُنیا میں روشنی ہوگی۔

خیال کرو۔ انسان نے شیطانی نہ کی ہوتی تو اصل مقام سے باہر نہ نکلا ہوتا۔ خُداوند تعالیٰ نے اُسے اصل مقام سے باہر نکالا۔

تمہارا اصل مقام بہت بلند ہے، مگر اب بہت دور ہے۔ اصل عقلمند ہوگا، وہ بہت بہت خیال کرے گا کہ میں قید خانے میں کہاں سے آیا؟

مومن کے لئے دُنیا قید خانہ ہے، تمہارے اپنے لئے بھی دُنیا قید خانہ ہے! ہمارے لئے بھی زندگی قید خانہ ہے۔

ہم دُنیا سے بیزار ہیں دوبارہ کہتے ہیں کہ بیزار ہیں۔ ہمیں اصل مقام چاہیئے۔ تمہیں بھی اصل مقام چاہیئے۔

ایمان کی سلامتی کے ساتھ عبادت کرو گے تب اچھے مقام پر پہنچو گے۔

اصل مقام کی نسبت اور کون سا بڑا (بلند) مقام ہے؟ محنت کرو گے تو اس مقام پر پہنچو گے۔ دو گھوڑے والی گاڑی میں بیٹھ کر نہیں پہنچو گے، مگر پیدل چل کر پسینہ نکالو گے تب پہنچو گے۔

ایک بڑا مینار ہے اُس پر چڑھو گے تب اس اصل مقام پر پہنچو گے۔ محنت کرو گے تب بلند مقام پر پہنچو گے۔ تمہاری اصل جگہ وہ ہے۔

دل صاف نہیں کرو گے، دل میں دشمنی ہوگی، دُنیا کی محبت ہو گی تو اُس مقام پر نہیں پہنچو گے۔

تانبا اور سونے کو پرکھنے سے پتہ چلتا ہے۔ انسان کے بارے میں بھی ایسا ہی ہے۔ دل میلا ہو گا تو اُس مقام پر نہیں پہنچو گے۔

تمہارا اصل مقام کتنا بلند ہے اُس سے تم لاعلم ہو۔

سلمان فارسی اہل بیت تمہارے جیسا تھا۔ پیغمبر فرماتے تھے کہ سلمان فارسی اہل بیت جیسا اچھا تھا۔ وہ اپنے اصل مقام پر پہنچا۔

سلمان فارسی بھی تمہارے جیسا آدمی تھا۔ تم بھی عبادت کر کے سلمان فارسی جیسے بنو۔ تم عبادت کرو تو پیر صدردین جیسے بنو۔ جانور جیسے بنو تو تمہیں کیا فائدہ ہو؟

جواہرات ہیں مگر وہ تجوری میں ہیں۔ اُسے تالا ہے وہ تم نہیں جانتے دوسرے بھی نہیں جانتے۔

تم اپنی اچھی طرح حفاظت کرو اور ایمان پر ثابت قدم رہو۔ تم ہمیشہ جماعت خانے جاؤ۔ غافل نہیں بنو۔

پیسے نہ ہو تو نہ دو مگر عبادت کرو۔ عبادت کا بوجھ غریب اور دولت مند دونوں پر یکساں ہے۔

ایمان میں مشغول رہے اُسے بہت فائدہ ہے۔

ایک طرف پوری دُنیا کا مال اور دوسری طرف عبادت، ایسا عبادت کا زبردست وزن ہے۔

تم مومن ہو۔ روزانہ زیادہ سے زیادہ نیک بنو۔ دین کے راستے میں ہزار زینے ہیں اس میں سے سو زینے چڑھے تو کیا فائدہ؟

دن اور رات فضول میں گنواؤں گے تو کیا فائدہ؟

(54) Farman 68

جو منافق ہیں، وہ ہمارے فرمان پر کان نہیں دھرتے۔

تمہارا مذہب سونے اور ہیرے جواہرات سے بھی زیادہ اعلیٰ ہے۔
ہمارے فرمان جواہرات جیسے سمجھو۔ خانہ وادان

(55) Farman 69

مومن کو دُنیا میں کوئی بھی نقصان ہوتا ہے، تو اسکو اسکا دُکھ نہیں ہوتا۔ اپنا فرزند گذر جائے تب بھی غم نہ کرنا۔ دُنیا میں مومن کو نقصان پہنچے، تو بھی وہ غم نہ کرے۔ دین کے اعتقاد اور ایمان کی یہی نشانی ہے۔

ظاہر اور باطن کے شیطان سے دور رہے۔ تمہارا مذہب ایسا ہے کہ اگر اس پر عمل کرو تو فرشتے اور ملائک جیسے بن جاؤ اور تمہارا روح پاک ہو جائے۔

تمہارے دل میں خداوند تعالیٰ کا نور ہے۔ لیکن اگر دین پر برابر چلو تو تمہارے دل میں خداوند تعالیٰ کا نور ظاہر ہو جائے۔ گنان و فرمان میں فرمایا ہے، اس کے مطابق چلو، ان

کی کتابیں صحیح طرح پڑھو۔ انکی معنی نکالو، ان پر عمل کرو۔

انشاءاللہ، جو کوئی اچھے کام کرے گا، انکے منہ سفید ہونگے۔

تم ہمارے مرید ہو، امید ہے کہ آخرت میں تمہاری صورت ہمیشہ سفید رہے گی۔ خانہ وادان

.(56) Farman 70

موسیٰ پیغمؐبر ایک مرتبہ کوہ طُور پر گۓ۔ بنی اسرائیل کے لوگ موسیٰ پیغمبر کے مُرید تھے۔ موسیٰ پیغمؐبر جب کوہ طور پر گئے، تب انکی غیر حاضری میں بنی اسرائیلیوں نے گائے کے بچھڑے کو پیغمبر کی جگہ رکھا اور گائے کو خدا مانا، اور گائے کے بچھڑے کے پاؤں چومنے لگے۔ وہ گائے تھی، انسان کی صورت نہ تھی۔

تمہاری بھی ایسی حالت ہم دیکھتے ہیں۔ تمہیں بنی اسرائیل جیسا دیکھتے ہیں ۔

تمہیں پیغمبر اور سلمان فارسی جیسا بننا چاہیۓ۔ پیغمبر کے کتنے اصحاب کی حالت تم جیسی تھی۔ تم میں عمر العاص جیسے کئ لوگ ہیں، جو امام کے فرمان نہیں مانتے۔

پہلے زمانے میں معاویہ ہو گزرا، اس جیسے بھی ہیں۔

الحمدللہ، تم میں سے بہت سے مومن ہیں. انکا اعتقاد صاف ہے۔

جس امام کا زمانہ ہو، اس امام کے فرامین ماننے چاہیئیں۔ پہلے جو امام ہو گزرے ہیں، انکے فرمان مانو اور ہم امام، حاضر بیٹھے ہیں انکے فرمان نہ مانو، تو کوئی فائدہ نہیں۔ دُنیا ہمیشہ رنگ بدلتی رہتی ہے۔ نئے نئے قانون بنتے جاتے ہیں۔ بہت سی نئی چیزیں جو ابھی ہیں، وہ پہلے نہیں تھیں اور کتنی ہی پرانی چیزیں جو پہلے تھیں، وہ اب نہیں ہیں۔ موجودہ زمانے میں، وقت کے مطابق چلنے کی ضرورت ہے۔

تیرہ سو سال پہلے عربوں کی حالت بہت اچھی تھی۔ ہندوستان میں بھی شروع میں عربوں کے رسم و رواج، اچھے تھے۔ تب عربوں کا بہت اچھا دور تھا۔ اب دنیا میں بھی بہت سی تبدیلیاں ہو چکی ہیں۔

دین کے راستے میں آدمی کی ہمت چاہیئے۔

بہت سے پہلوان تھے، جن کی مولا مُرتضیٰ علیؑ کے پاس بہت عزت تھی۔ وہ مولا کو عرض کرتے تھے کہ، آپ ہمیں دُعا فرمائیں، تاکہ ہماری فتح ہو۔ تب مولا مرتضیٰ علی انکو فرماتے تھے کہ، اس طرح فتح نہیں ملتی۔ فتح حاصل کرنے کے لئے تین چیزیں چاہیئیں:- پہلی: بلند همت۔ دوسری: تیز دھار والی تلوار۔ تیسری: خدا کی رحمت۔

اگر ناہمت ہو اور تلوار اچھی نہ ہو، اور وہ خدا کی رحمت مانگے، تو رحمت کیسے اترے؟ ناہمت پر خُدا کی رحمت کس طرح اترے؟ یہ انسان کے ہاتھ میں ہے۔

الحمدللہ، تم سب مومن ہو۔ تم فکر رکھو۔ روز بروز زیادہ سے زیادہ نیک بنتے جاؤ۔ مثال سلمان جیسے بنو۔

دین کے واسطے اولاد، جان مال سب قربان کرو۔ اگر اس طرح کرو گے، تو الماس جیسے بنو گے۔ اگر اس طرح نہیں کرو گے تو شیشے جیسے بنوگے۔ شیشے کو چاہے جتنا بھی صاف کرو پھر بھی، وہ الماس جیسا نہیں ہوگا۔ خانہ وادان۔

(58) Farman 72

فرمان اور گنان کے مطالعہ کی عادت نہیں رکھو گے تو شیطان فریب دے دے گا اور دین پر مستقیم نہیں رہ سکو گے۔

ہمارے درویشی مذہب کو حقیقتی کہا جاتا ہے۔ حقیقتی دین پر عمل دل کے اندر کرنا چاہیئے۔

پہلے جو لوگ، گنان اور علم پر عمل کیا ہے، وہ پار اتر گئے ہیں۔ تم بھی سچے دل سے چلو گے تو فرشتے جیسے بنو گے۔

تم پاک دل ہوگے تو فرستے جیسے بنو گے۔

(59) Farman 73

پہلے خود برابر سمجھنا اور پھر دوسروں کو سمجھانا چاہیئے، اس طرح انتہائی فائدہ ہوگا۔ علم کے ذریعے پہاڑ جیسے مشکل معاملات آسان کر دیۓ جاتے ہیں۔ محنت کر کے علم سیکھو اور ہمت رکھو۔ جس میں ہمت ہے، وہ ساتویں آسمان تک پہنچ جاتا ہے۔

عبادت بندگی میں مشغول رہو گے تو تمہارے اندر خدا کا نور روشن ہوگا اور بُرائی والے کام ختم ہو جائیں گے۔ اگر تمہاری عبادت کرنے کی عادت نہیں ہوگی، تو تمہاری دُنیا اور دین سب برباد ہو جائیں گے۔

دُعا نہ آتی ہو تو بارہ تسبیح "پیر شاہ" کے نام کی پڑھے۔

انسان جب پہلوان بننا چاہتا ہے تب ورزش کرتا ہے، اس لئے عبادت بندگی کر کے دین کے پہلوان بنو۔ دین کی پہلوانی کی جو ورزش ہے، وہ روحانی ورزش ہے۔ ایماندار شخص اگر غریب ہو، لیکن اگر اس میں ہمت ہوگی تو ایک بڑے کنویں میں کُود پڑنے سے نہیں ڈرے گا۔ وہ فوراً کُود پڑے گا. تم ڈرو نہیں اور ہمت والے بنو۔

گنان ، قرآن اور مثنوی وغیرہ کی معنی کا موازنہ کر کے سمجھایا جائے تو بہت اچھا اثر پڑے گا۔

گنان کا علم ایسا ہے کہ برابر سنیں تو یہ علم دل میں اتر جائےگا۔ اگر کوئی برابر معنی کرنے والا ہو تو اندھے کو بھی سمجھا سکتا ہے۔ قرآن شریف کی معنی اس طرح کرنی چاہیۓ، جس طرح مثنوی کی معنی کی جاتی ہے۔ قرآن، گنان اور مثنوی سب کی ایک جیسی معنی کر کے بتانی چاہیۓ۔ جس طرح پیر صدردین کی تعلیمات ہیں، اسی طرح مثنوی کی معنی ہے، لیکن وہ فارسی میں ہے۔ اس لئے معنی سیکھنی چاہیئے۔

جو شخص اپنے روح کو سنبھالتا ہے، اس نے تو ایک ہی روح کو سنبھالا۔ جماعت کی خدمت کرنے میں عبادت سے زیادہ فائدہ ہے اور یہ بہت سی روحوں کو سنبھالنے کے برابر ہے۔ سامنے اگر بغیر اعتقاد کا شخص ہو، اگر اسکو بھی پاک ایماندار شخص نصیحت کرے تو اسکی نصیحت اثر کرتی ہے۔ خانہ وادان۔

(62) Farman 76

مومن کے دل کی خوبی ایسی ہے کہ ہم انکے دل میں رہتے ہیں۔ تمہارا نام مومن ہے. مرحوم آقا شاہ حسن علی اور آقا علی شاہ داتار فرما گئے ہیں کہ تم ہمارے فیملی کے ہو۔

(63) Farman 77

تم انسانی صورت میں ہو خُداوند تعالیٰ نے تم پر بہت ہی مہربانی کی ہے کہ تمہیں محبت سے ست پنتھ دین میں جنم دیا ہے مگر حیف (افسوس) ہے کہ جانور کی مانند جنم چلا جاتا ہے اور انسان پھر خاک میں داخل ہو جاتا ہے۔

روز قیامت میں دوسرے لوگوں کے لئے تو ایک بہانہ بھی ہے کہ انہیں ست پنتھ دین کا علم نہیں تھا مگر تم عرب، بدخشانی، خوجہ، مومن اور دوسرے جتنے اسماعیلی ست پنتھی ہیں وہ قیامت کے دن انکا کوئی بھی بہانہ نہیں چلے گا۔ تمہارے پاؤں کے نیچے خزانے کا انبار ہے۔ اس پر مٹی کا

ڈھیر لگا ہوا ہے اُسے تم اس طرف یا اُس طرف نہیں کر سکتے، تاکہ خزانہ تمہارے ہاتھ لگ سکے۔

خیال کرو! اس جگہ پر ایسا تیل ہے کہ جس کی روشنی بہت ہی ہوتی ہے۔ مثلاً یہ بجلی کی بتی تمہارے قریب جلتی ہے۔ اُسے تم دیکھتے ہو یہ بتی دُنیاکی ہے۔تمہارے روح کے چراغ میں روغن کا ڈھیر ہے مگر اُسے دیا سلائی سے نہیں جلاؤ گے تو روشنی کیسے ہو؟ تمہاری اب جو بقیہ زندگی ہے اُسے کب تک بے فائدہ اور بے خبری سے گنواتے رہو گے؟ تم باطنی علم سے واقفکار بنو۔

تم عبادت نہیں کرتے۔ یہ اسماعیلی دین جو بہت ہی عظیم دین ہے، اُسے تم نہیں سمجھتے جس کی وجہ سے دوسروں کے دین کی طرف راغب ہو جاتےہو۔ تم خبردار ہو جاؤ۔ تم شیطان کی بازی کھا جاتے ہو۔ تم خیال کرو کہ تمہارے ہاتھ میں جواہر ہیں۔

تمہارے آدم کے اوتار (وجود) کو پہچانو۔ انسانی وجود کا تمہارا مرتبہ سمجھو۔

انسان کی دو حالتیں ہیں۔ ایک حالت فرشتے کی اور دوسری حالت شیطان کی ہے۔ انسان میں فرشتہ بھی ہے اور حیوان بھی ہے۔ فرشتہ بننا یا حیوان بننا یہ تمہارے اپنے اختیار میں ہے۔ گدھے (احمق) جیسے لوگ آکر ہمیں پوچھتے ہیں کہ ہم کیا کریں؟ ہمارے خیال دُنیا پر ہیں اور عبادت بھی زبان کی

ہے۔ ایسے لوگوں کو ہم کیا جواب دیں؟ اس لئے ہمیں کان بند رکھ کر چپ بیٹھنا پڑتا ہے۔

جس طرح فرشتوں کے اوپر شاہ ہے، اسی طرح تمہارے اوپر بھی ہے۔ فرشتوں کے اندر ایک کنواں ہے اسی طرح تمہارے اندر بھی کنواں ہے۔ جب تک گڑھا ڈال کر پانی نہ نکالا جائے تب تک پانی ہاتھ نہیں آتا۔ تم کب تک بازی (فریب)کھاؤ گے؟ کب تک تمہارے خیالات دُنیا پر رکھو گے؟

رات خُداوند نے کس لئے بنائی ہے؟ رات کا تمام وقت سونے کے لئے نہیں ہے۔ عبادت کے لئے بھی ہے اور عبادت میں خوشی پنہاں ہے۔

انسان کے لئے چھ گھنٹے نیند بہت ہے۔ باقی کا رات کا وقت عبادت میں گزارو۔ تم کہتے ہو کہ ہم مومن ہیں تب ہم پوچھتے ہیں کہ جانور کی نسبت کون سا ہنر تمہارے میں زیادہ ہے؟

تم خیال کرو، تم کس مرتبے پر پہنچے ہو؟ تمہاری فضیلت اور تمام وقت روح کو پہچاننے کے لئے ہے۔ اس وقت تمہارے دونوں جانب دو راستے ہیں۔ ایک جانب ایک راستہ ہے اور دوسری جانب دوسرا راستہ ہے۔ ایک راستہ حیوان یعنی جسم کا ہے اور دوسرا راستہ روح کا یعنی فرشتے کا ہے۔ فرشتے کی سڑک آسمان پر جاتی ہے۔ اگر تم اُس راستے پر چلو گے تو

ساتویں آسمان پر جاپہنچو گے۔ اگر اُس راستے کو چھوڑ دو گے تو تمہارا روح زمین پر ہی رہ جائے گا۔

ساتویں آسمان پر جو سڑک جاتی ہے اُسکا خیال کرو۔ انسان ہو کر کب تک حیوان جیسے رہو گے؟ دُنیا پر کب تک محبت رکھو گے؟ کب تک دُنیا کی بازی کھاتے رہو گے؟

اگر تم ہمت رکھ کر آسمان کی سڑک پکڑو گے تو جو چیز ہمارے ہاتھ میں ہے وہ بچپن میں دیکھ سکو گے۔ اگر تم ایک دل ہوکر اور محبت سے سچے راستہ پر چلو گے تو آسمان پر چڑھ سکو گے ورنہ زمین پر رہو گے۔ سب تمہارے اختیار میں ہے۔

KIM-1, FARMAN 78-84 (6 B)

Farman 78 (64)

ہم جو فرمان تمہیں فرماتے ہیں وہ جواہر ہیں۔ جو انسان ہیں وہ ان جواہر کو چن لیں گے۔ جو حیوان ہیں انکی نگاہ گھاس پر رہے گی اور جواہر کو چھوڑ دیں گے۔

تم جتنے ایمان کے ساتھ ہمارے پاس آئے اُتنے ہی ایمان سے واپس جاؤ اُس میں کیا فائدہ؟ اسماعیلی دین ست پنتھ کا راز سمجھو۔ تمہارا دل یعنی نفس کس طرح پاک ہو وہ سمجھو۔

تم میں سے کئی لوگ ہمت کر کے جماعت خانے جاتے ہیں اور عبادت بندگی کرتے ہیں۔ جو جماعت خانے جاکر عبادت بندگی کرتا ہے، ہمت رکھتا ہے اس کا دل علم پر زیادہ ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ اپنے اصحاب کے ساتھ چلے جارہے تھے۔ اُس وقت انہیں ایک آدمی سامنے ملا،پر اس آدمی کو دیکھ کر حضرت عیسیٰ پیغمبر دوڑ کر ایک طرف کی گلی میں چلے گئے۔ انہیں بہت دور جانے کے بعد دوسرے اصحاب ان کےپاس پہنچے۔ اصحاب نے پیغمبر سے عرض کی کہ صاحب آپ چیتا اورشیر سے نہیں ڈرتے نیز جنگل میں دوسرے درندوں

سے بھی نہیں ڈرتے۔ تب ایک فقیر جیسے آدمی کو دیکھ کر کیوں بھاگ گئے؟ حضرت عیسیٰ پیغمبر نے فرمایا کہ جو آدمی سامنے ملا تھاوہ نادان بے دین تھا۔ نادان بے دین گدھے (احمق) سے بھاگ جانا زیادہ بہتر ہے۔ ایسے بے دین لوگوں سے دور رہنے میں فائدہ ہے۔

تم میں جو جوان بچے ہیں انہیں دین کا علم اور گنان سیکھاؤ گے تو تمہارے بچے بہت نیک بنیں گے۔ اگر تم انہیں علم نہیں سیکھاؤ گے تو وہ گدھے (احمق) جیسے ہو جائیں گے اور دوغلی بات کریں گے۔ منه سے بک بک کریں گے اور کہیں گے که ہم نے عبادت بندگی کی۔

ابھی تمہارا وقت ہے اس میں تمہاری عقل کھولو (سوچو)سُنو، یاد کرو اور تم خیال کرو۔

پیر صدردین نے جو روحانی گنان فرمائے ہیں اور حاضر جامے کے جو فرامین ہیں اُسے تم یاد کرو۔ جس طرح رسالے، اخبار پڑھ جاتے ہو اسی طرح پڑھ گئے تو کیا فائدہ؟ ایک ایک سطر (جمله) دل میں حفظ کرو۔ گنان کا اور ہمارے فرمان کا ایک ایک جمله ہزار ہزار جملے جیسا ہے۔

جب تم علم پڑھتے ہو تب بیٹھ کر خیال کرو۔ اس طرف بھی خیال کرو اور اس طرف بھی خیال کرو۔ جب تم بہت خیال دوڑاؤ گے تب اس میں سے تھوڑا بہت سمجھ سکو گے۔

تم ہمت رکھو۔ سُستی چھوڑ دو۔ دُنیا کا خیال ترک کرو۔ تم انسان ہو اور دو دن میں مر جانا ہے۔ عبادت بندگی کرلو۔ اگر عبادت نہیں کرو گے تو جہنم میں جاؤ گے یا پھر حیوان بنو گے اس میں کیا فائدہ؟

تم دل کے ساتھ تہیہ کرو۔ تمہارا ایمان تمہارے دل میں ہے اُسے ہمت دو۔

آج تک تمہارے دل میں سُستی تھی اب سے اپنے دل کے ساتھ تہیہ کرو اور تمہارے خُداوند کو دل میں جگہ دو۔ ایسا تہیہ کرو کہ آج کے بعد ہمت بہت ہی رکھو۔ ایسی ہمت رکھو اور ایسا تہیہ کرو کہ آج کے بعد دین پر زیادہ خیال رکھو گے۔

تمہارے دل کے روح سے احوال پوچھو کہ اندر نفس کس طرف راغب ہے؟ رات و دن دو تین گھنٹے نفس کے ساتھ خیال میں رہ کر اسکے ساتھ بات چیت میں رہو۔ کتنے دن تمہارے دل کو عبادت کے بغیر رکھو گے؟

پیجس طرح مرغی زمین پر سر پٹکتی ہے یوں کتنے دن تک تم زمین پر سر پٹکتے رہو گے؟ تم اوپر جانے کا خیال کرو یعنی کہ اپنے روح کا خیال آسمان پر جانے کا رکھو۔

دیکھو! مُرتضیٰ علیؑ کے اصحاب سلمان جیسے تھے وہ سلمان ایک فارسی یعنی ایرانی تھا اس کے باوجود بھی عبادت بندگی کے ذریعے اہل بیت کا رتبہ حاصل کیا۔

جو معنی نہیں سمجھتا اُس کا روح اُس میں نہیں ہوتا۔ وہ صرف منہ سے بک بک کرتا ہے۔

الحمداللہ! تم شکر ادا کرو کہ یہ ست پنتھ دین میں تمہارا جنم ہوا ہے۔ تم اُس پر خیال رکھو اگر اُس پر خیال ہوگا اور تمہارے جسم میں سے روح نکل جائے گا تو سیدھے بہشت میں جاؤ گے۔

بہشت سے بھی زیادہ پاک ایک جگہ ہے وہاں روح کو پہنچنا چاہیئے۔ روح ہے وہ تمہارا پچھلا نفس ہے۔ اُسے تم دل میں ایک کرو۔ تم کب تک دو دل میں رہو گے؟ تمہارا روح کب تک خاک میں رہے گا؟ پاک ہے وہ چیز دوسری ہے اور خاک ہے وہ بھی دوسری چیز ہے۔

تم تہیہ کرو۔ ابھی تم خاک ہو اُس خاک میں سے تم پاک بنو۔ اگر تم پاک بن جاؤ تو پھر تمہارے جسد خاکی کو جلا دیا جائے یا کتے کھا جائیں اُس میں کوئی بھی عیب نہیں ہے۔ جو خاک چیز تھی وہ تو بلآخر خاک ہی ہے۔ مگر جسم میں جو روح ہے وہ پاک چیز ہے۔

جس کا روح پاک ہے وہ جبرائیل فرشتے سےبھی بلند درجے پر پہنچے گا یعنی کہ پیغمبر جیسا بنے گا۔ روح کو پاک کرنے کر طریقہ کیا ہے؟ اولاً یہ ہے کہ ایمان پاک ہونا چاہیئے۔ اُس کے بعد عبادت کرنی چاہیئے اور اسکے بعد ہمیشہ کی تعلیم لینی چاہیئے۔ آدمی ورزش کرنے سے پہلوان ہو سکتا ہے۔ پہلوان

بننے کے لئے جیسی ورزش کرتے ہو ویسی ورزش روح کے ساتھ کرو تب آگے بڑھ سکو گے۔ تب تم روح کے پہلوان بن سکو گے۔

تم ہمارے کانگوے بھرتے ہو اسکے معنی یہ ہیں کہ تم ہماری بیعت کرتے ہو۔ ہمارے کانگوے بھرنے والا ہمارے ساتھ ایسا قول کرتا ہے کہ جب تک زندہ ہیں تب تک تمہارے فرمان سے کبھی بھی باہر نہیں جائیں گے۔ ہم بھی اُنہیں ایسی ضمانت دیتے ہیں کہ اُس دُنیا میں بھی تم ہمارے پاس ہی ہو گے اور ہم تمہارے پاس ہونگے۔

Farman 79 (65

تم انسان ہوئے تب تمہیں پیدائش اور موت (جنم مرن) ہے۔ انسان پیدائش اور موت کے درمیان گھومتا رہے اُس میں کیا فائدہ ہو؟

عبادت ہے وہ ہمیشہ کی ورزش اور تعلیم ہے۔ اگر تم ایک آدھ مہینہ عبادت نہیں کرو گے تو آہستہ آہستہ ورزش بھول جاؤ گے۔ ورزش نہیں کرو گے تو پہلوان نہیں بنو گے۔ جسم مفلوج ہو جائیگا یعنی کہ سُست ہو جائے گا۔ تمہارے جسم میں روح ہے اُسکی ورزش عبادت ہے۔

اگر تم جماعت خانے نہیں جاؤ گے تو عبادت کی ورزش کیسے ہو گی؟

جماعت خانے کی معنیٰ یہ نہیں ہے کہ ایک بڑا بنگلہ بنا کر بیٹھ گئے۔ یہ کوئی قدرتی تخلیق نہیں ہے۔ عبادت کرنے سے تمہیں فائدہ ہوگا یعنی تمہارا شوق اور دل کی خوبی بڑھتی رہے گی۔

تم ہوشیار رہو اور حق سے چلو۔ انسان کے دل میں ایسا نہیں ہونا چاہیۓ کہ چند درجات تک پہنچ کر رُک جائے۔ مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ ایک وقت میں راضی نہیں ہو جاتا۔ مومن کی نگاہ ہمیشہ بلندی پر جانے کی ہوتی ہے۔ مومن کا خیال ایسا ہوتا ہے کہ میں فرشتہ بن جاؤں اور جبرائیل کے درجے پر پہنچوں۔ دُنیا کی قوت ایسی نہیں ہے کہ اُس درجے تک پہنچ سکے مگر دل وہاں پہنچ سکتا ہے۔

تم دل سے تہیہ کرو اور پاک بنو۔ انسان کس طرح پاک ہوتا ہے؟ آنکھ، کان، ناک، منہ سب پاک ہو تب روح بلندی پر پہنچ سکے۔

انسان کا منہ بھی فرمان سے بند کیا جائے تو بند ہوتا ہے۔ حقیقی انسان اور حیوان میں یہ فرق ہے کہ انسان کا منہ نہیں باندھو گے پھر بھی وہ نہیں کاٹتا۔ حقیقتی مومن کا دل کسی کو کاٹنے کو نہیں چاہتا کیونکہ وہ کاٹنے سے خوش نہیں ہے، مگر ایسے ساری دُنیا میں چند ہی مل سکیں گے۔ تمہارا منہ کھلا ہو پھر بھی تمہیں کاٹنا نہیں چاہیۓ۔ تم کسی کو کاٹنے کا خیال بھی نہ رکھو۔

ہم جو فرامین فرماتے ہیں وہ جواہر جیسے ہیں۔ جب تمہیں فرصت ملے تب ہمارے فرامین پر دو گھنٹے خیال کرنا۔ جب ہم فرمان کیلئے منہ کھولتے ہیں تب موتیوں کے ڈھیر دیتے ہیں، مگر پرکھنے والا مومن ہو وہی ان موتیوں کی قیمت سمجھ سکتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اُسے کیا چیز ملی ہے مگر تم نادان ہو۔ عیسیٰ پیغمبر نادان سے دور بھاگ گئے تھے۔ ایسے نادان تم ہو۔ تب موتیوں کے ڈھیر میں سے تم کیا فائدہ حاصل کر سکو گے؟

عبادت کر کے پاک بننے کا خیال رکھو۔ حقیقتی مومن صرف رمضان کے مہینے میں ہی روزہ نہیں رکھتے انہیں تو تین سو ساٹھ دن ہمیشہ روزے ہوتے ہیں۔ تین سو ساٹھ دن میں ایک بھی بدکام نہ ہو وہ روزہ ہے۔ کسی کو اذیت نہ دینی وہ روزہ ہے۔ یہ روزہ نہیں کہ منہ بند کر کے کھانا نہیں کھانا اور دوسرے گناہ کے بدکام کرنے۔ یہ خیال کے روزے ہیں۔

جو کوئی اپنے پاک و صاف دل سے عبادت کرے گا وہ حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ پیغمبر جیسا بنے گا۔ اتنا ہی نہیں مگر ان سے بھی اعلیٰ درجے پر پہنچے گا۔ عیسیٰ اور موسیٰ نبی کے درجے پر وہ ہو سکتا ہے کہ جس شخص کی زندگی پوری ہونے تک اسکے تمام خیالات پاک ہوں۔ جس کا دل پاک ہو اور جس کا روح دن رات خُداوند تعالیٰ کے ساتھ ملاپ کرتا ہو۔ ایسے لوگ اپنی ہمت سے اعلیٰ درجے پر پہنچ سکتے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ تم سب ایسے نہیں ہو کہ عیسیٰ یا موسیٰ جیسے ہو سکو لیکن اگر تم دن بدن تھوڑے تھوڑے زیادہ اچھے بنو۔ ایک ایک قدم، ایک ایک انچ، ذرا بھی آگے بڑھو گے پھر بھی ہم فائدہ سمجھیں گے۔

ایسا نہ ہونے پائے کہ دو قدم پیچھے ہٹ جاؤ۔ کئی لوگ راستے میں آگے چلتے ہیں اور پھر دو قدم پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ اگر اس طرح ہو تو سوچو کہ جہاں پہنچنا ہے وہاں کس طرح پہنچا جا سکتا ہے؟

تم بیعت کرتے ہو کہ ہم تمہارے تابع ہوئے۔ یہ قول توڑ دو تب تو یہ مذاق ہوا۔ تم مذاق کرنے کیلئے تو نہیں آتے؟

ہماری یہاں تشریف آوری کے باوجود تم ویسے کے ویسے رہ جاؤ تب ہم یہاں تشریف لائے اور تم بھی یہاں آئے اُسکا کیا فائدہ؟ تم بہت محنت کر کے یہاں آئے ہو اور ہم جو میوے دیتے ہیں وہ کھائے بغیر ویسے کے ویسے ہی گھر واپس جاؤ تب محنت کر کے یہاں آنے کا کیا پھل؟ تم عقل سے سوچو۔

تمہارے گاؤں جاکر عبادت زیادہ کرنا۔ ہمت بہت رکھنا۔ زیادہ ایک دل ہو کر چلنا۔ سرکار صاحب کی خدمت بہت کرنا۔ تمہارے بچوں میں علم دین کاپھیلاوَ کرنا۔

جو لوگ گاؤں میں ہیں انکی روحانی کو نصیحت کے بول سمجھانے چاہیئے ۔ وہ ایسا نہ کہیں دین کے بول ہماری

روحانی کو نہیں سنائے گئے تھے۔ دین اور نصیحت کے جو بول انکی روحانی کو پہنچنے چاہئیں وہ جب نہیں پہنچتے تب اُن کا دل ہر جگہ گھومتا پھرتا ہے۔

تمہارے دین میں اور دوسروں کے دین میں کتنا بڑا فرق ہے؟ تم خیال کرو۔ تمہارا دین "روحانی" ہے اور دوسروں کا دین "جسمانی" ہے۔ روحانی اور جسمانی دین میں کتنا بڑا فرق ہے؟ وہ مکھی کامڑیا بچوں کو نہیں سمجھائیں گے اور بچپن میں اُنکی روحانی کو نصیحت کے بول نہیں پہنچیں گے تو جسمانی دین بچوں کے ذہن میں بیٹھ جائے گا۔

جس شخص نے آم جیسا اچھا میوہ نہیں کھایا وہ شخص لہسن، پیاز، آلو، ٹماٹر ایسی ایسی چیزیں کھائے گا اور بہت پسند کرے گا۔ اُسے کچھ بھی فرق نہیں لگے گا۔ جس شخص کے منہ میں آم جیسی چیز نہیں گئی وہ شخص پیاز آلو کیوں نہیں کھائے گا؟ اس لئے بچوں کو خاص دین علم، گنان کی تعلیم دینی چاہیئے۔

تمہیں ہنسی کیوں آتی ہے؟ تم دُنیا میں بیٹھے ہو تو تمہیں دل سے رونا چاہیئے۔ آج ہم نے ایسے فرامین کئے ہیں وہ تمہارے دل میں نقش کرنے جیسے ہیں وہ نقش کئے ہیں؟ ہمارے دین میں ہمیشہ آم ہیں۔ اور دوسرے میوے ہیں وہ گھٹیا ہیں۔ تم تمہارے دل کے ساتھ تہیہ کرو اور اچھے میوے کھاؤ۔ تمہارے بچّوں کو بھی اچھے میوے کھانے کیلئے یاد دھانی کراؤ

کہ یہ اچھے میوے کھائیں اور یہ اچھے میوے کھانے چاہیئے۔ تم آخرت کے میوے کھاؤ۔ دل اس میوے کو سمجھ سکتا ہے۔

(66) Farman 80

تم دور سے چل کر اور بہت محنت کر کے ہمارے سامنے آئے ہو، اسکے قدم قدم کا بدلہ تمہیں قیامت کے روز ملے گا۔ ہم تمھیں دُعا آسیس فرماتے ہیں کہ بہشت تمہارے نزدیک ہو۔

اسکے بعد ایک گاؤں کی جماعت نے عرض کی کہ مولا مہربانی فرما کر ایک دن انکے گاؤں میں تشریف لائیں۔ اس پر مولا نے فرمایا : "ہم تمہارے گھر میں ہی ہیں اور تمہارے پاس ہی ہیں۔ تم ہمیں ایک دن نہیں بلاؤ، لیکن تین سو ساٹھ دن اپنے پاس رکھو۔ تم اپنے دل میں ہمیں دیکھو گے تو ہم تمہارے پاس ہمیشہ یعنی تین سو ساٹھ دن بیٹھے ہیں۔ جو ہمارے فرامین پر چلتے ہیں، وہی ہمارے سچے مومن ہیں۔ خانہ وادان ۔

(67) Farman 81

ہم نے عیسیٰ پیغمبر کی مثال فرمائی ہے، اسکو کبھی بھولنا نہیں۔ حضرت عیسیٰ پیغمبر تھے۔ وہ شیر، ریچھ، چیتے جیسے جانوروں کے سامنے سے چلے جاتے تھے، لیکن ایک دن وہ

بیت المقدس کی سڑک سے گذر رہے تھے، اُسوقت بارہ اصحاب انکے ساتھ تھے۔ اسوقت سامنے سے ایک فقیر جیسا شخص آ رہا تھا۔ اس شخص کو دور سے دیکھ کر، حضرت عیسیٰ ایسے تو چلے، جس طرح کوئی شخص چیتے کو دیکھ کر بھاگتا ہے۔ عیسیٰ پیغمبر بھی سڑک چھوڑ کر گلی میں چلے گئے۔ وہ دوڑ کر ایک دو میل دور نکل گئے اور وہاں کھڑے رہے بارہ اصحاب وہاں پہنچے اور پوچھا کہ، آپ چیتے اور شیر سے نہیں ڈرتے، اسی طرح دوسرے درندوں سے بھی نہیں ڈرتے، پھر اس فقیر جیسے آدمی کو دیکھ کر کیوں دور چلے گئے؟ حضرت عیسیٰ نے انکو سمجھایا کہ، وہ فقیر جیسا شخص بہت نادان تھا، اس آدمی کے کان میں کوئی عِلم والی بات جاسکے، ایسا نہیں تھا۔

عیسیٰ پیغمبر جیسے بھی نادان جاہل کے پاس سے دور رہتے تھے، تو پھر خیال کرو کہ تم تو انسان ہو، اس لئے اگر نادان جاہل سے دور نہیں بھاگو گے تو تم ان سے دھوکہ کھا جاؤ گے اور تم بھی نادان بن جاؤ گے۔ نادان کی دوستی سے تم خراب ہو جاؤ گے۔ نادان بے علم سے دور رہنا انتہائی اچھا ہے۔

جنہوں نے ہمارا کانگوا بھرا ہے، انہوں نے ہماری بیعت - تابعداری کا قول دیا ہے اور ہم ضمانت دیتے ہیں کہ، جو ایسا بڑا کام کرتا ہے، ہم انکو اپنا دست مبارک بخشتے ہیں۔ خانہ وادان۔

Farman 82 (68

ہیرجی وارث کے زمانے میں گونڈل میں بہت زیادہ روشنی تھی، وہ اب نظر نہیں آتی۔ اس لئے تم جماعت کو فرماتے ہیں کہ، تم ویسی ہی روشنی دوبارہ لاؤ۔ تم اپنے اندر ایسی روشنی پھر سےلاؤ تو زیادہ اچھا ہو، جیسی روشنی ہیرجی وارث کے وقت میں تھی۔ وزیر ہیر جی کے زمانے میں بہت سے نیک ایمانی مومن تھے۔

پہلے کے عملدار اور جماعت، آپس میں ایک دل بلکہ ایک روح تھے۔ اب ایسا نہیں، یہ انتہائی شرم کی بات ہے۔

(69) Farman 83

ہم جو میوہ تمہارے لئے لائے ہیں، وہ تم کھا کر جانا۔ جب تم یہاں آکر بڑی مجلس میں آئے اور ویسے کے ویسے دوبارہ چلے جاؤ، تو مفت میں محنت کی، ایساکہاجائیگا۔ تم اپنے ایمان کو قوت دے کر جاؤ۔

اس دُنیا میں شیطان سے بہت ڈرتے رہنا۔ شیطان تمہارے سوچنے کے مطابق کسی جن جیسا نہیں ہے۔ جو آدمی بَد ہے، وہ خود ہی شیطان ہے۔ بے ایمان لوگوں سے دور رہنا۔ خراب شخص کے سائے سے بھی دور رہنا۔ تم اپنا راستہ اس سے الگ ہی رکھنا۔ تم کانگوا بھرتے ہو، لیکن پہلے تو کانگوا کی معنی سمجھنی چاہیئے اور اسکے بعد کانگوا بھرناچاہیئے۔ تم کانگوا

بھرتے ہو، یعنی ہماری بیعت کرتے ہو، یعنی تم قول دے کر اپنا ہاتھ ہمارے ہاتھ میں دیتے ہو۔ قول یہ ہے کہ، تمہاری حیاتی تک ہمارا فرمان، تمہاری گردن پر رہے گا اور تم ہماری فرمانبرداری کرو گے۔ جس طرح گردن میں رسی ہو، اسی طرح ہمارا فرمان، عقل سے اپنی گردن پر رکھنا۔ صرف اتنا ہی سمجھ کر خوش نہیں ہونا، لیکن اس کام اور فرمان کا مطلب بھی سمجھنا چاہیئے۔ تم نے یہ کام کیا، اسکا اور فرمان کا سبب تم بھول جاؤ، تو یہ کام کرنے سے کیا فائدہ حاصل ہوگا؟ جب تم یہ کام کرو، تو سمجھو کہ تم نے مُرشد کو قول دیا کہ، جب تک تم زندہ ہو، تب تک ہمارے فرمان سے باہر نہیں جاؤ گے۔ ایسی نیت کر کے، جو آدمی کانگوا بھرتا ہے، انکو ہم آئندہ دُنیا میں نہیں چھوڑیں گے۔ ہم بھی اُس آدمی کو قول دیتے ہیں۔ ہم اپنا دیا ہوا قول کبھی نہیں توڑتے۔ تم بھی کبھی بھی ہمارے فرمان سے باہر نہیں جانا، تب ہی ہم ہمارا قول دیتے ہیں۔ جو شخص ہماری فرمانبرداری کرتا ہے اور ہمارا کانگوا بھر کے، ہماری تابعداری کا قول دیتا ہے، ہم بھی اسکو قول دیتے ہیں کہ، ہم بھی اسکا ہاتھ آخرت میں پکڑیں گے۔ پہلے اپنا دل پاک کرو اوراپنی آنکھیں پاک کرو۔ اسکے بعد عبادت کرو گے تو تم عبادت کا فائدہ دیکھ سکو گے۔

یہ جو عبادت ہے، وہ خاص طور پر باطن کی عبادت ہے، یہ عبادت کیا ہے؟ اور اس میں کیا ہوتا ہے؟ اور یہ کس طرح سے ہوتی ہے؟ یہ ایک روحانی ورزش یعنی تعلیم ہے، اس کی خبر کچھ ہی لوگوں کو ہوتی ہے۔ ایسی تعلیم ہمیشہ اپنی روح کو دینا۔ جسم کو محنت اور قوت پہنچانے سے پہلوان بناجاسکتا ہے، وہ تم جانتے ہو۔ اسی طرح باطنی عبادت کے ذریعے روح کو ورزش دو گے، تو تم فرشتے بنو گے۔ تم اپنی ہمت کو کم نہیں ہونے دینا۔

حضرت موسیٰ پیغمبر ایک مرتبہ شہر کی طرف جا رہے تھے، تب انہوں نے دور سے روشنی دیکھی۔ وہ اس روشنی کے نزدیک جاتے گئے۔ جیسے جیسے پیغمبر روشنی کے نزدیک جاتے تھے، ویسے ویسے وہ روشنی دور ہوتی جاتی تھی، پھر بھی وہ بہت محنت کر کے روشنی کے پاس پہنچ گئے۔ موسیٰ نبی فوراً ہی نور کو نہیں دیکھ سکے تھے، انہوں نے سات سال تک دل و جان سے خدمت کی، تب نور دیکھ سکے تھے۔ ہم یہ نہیں فرماتے کہ تم سب موسیٰ نبی جیسے بن جاؤ یا ایسا بھی نہیں فرماتے کہ تم سب موسیٰ پیغمبر جیسے بن سکو گے۔ لیکن اپنے دل میں ہمت رکھو اور محنت کرو۔ اگر موسیٰ پیغمبر جیسے نہیں بنوگے تو بھی آگے تو بڑھو گے اور کچھ بھی دیکھ سکو گے۔ ہم تو اتنا فرماتے ہیں کہ جو شخص دل پاک رکھ کر آگے

بڑھنے کی امید رکھتا ہے، انکے حق میں ہم دُعا فرماتے ہیں کہ وہ فرشتہ بن سکے گا۔

تم عادت رکھو۔ اگر تم عادت نہیں ڈالو گے، تو یہ میوے تم نہیں کھا سکو گے۔ ایک مرتبہ برابر عادت پڑجائیگی تو ایسی اچھی عادت تمہارے ہاتھ سے نہیں جائیگی۔

ہم جہاں بھی ہوتے ہیں، وہاں آنے والوں کو بہت سے فائدے ہوتے ہیں۔ پہلا تو دیدار کا فائدہ ہوتا ہے، دوسرا دُعا پڑھنے کا اور تیسرا گنان مجلس کا فائدہ۔ تم فائدے لئے بغیر چلے نہیں جانا۔ دیدار کا فائدہ، دُعا کا فائٔدہ، گنان علم پڑھنے سننے کا فائٔدہ اور دوسرے دین بھائیوں کے لئے علم کی باتیں لے کر جاؤ، یہ کوئی چھوٹی باتیں نہیں۔ ہمارے فرمان کان میں سے نکال نہیں دینا۔

KIM-1, FARMAN 85-100 (7)

(71) Farman 85

تم اپنے دین اسماعیلی کو درست کرو یعنی برابر پہچانو۔ جس حقیقی مومن کو ست پنتھ دین کی سمجھ ہے، وہ کبھی بھی شیطان کی بازی نہیں کھائے گا۔

جس نے بڑا کام یعنی ہماری بیعت کی ہو اور دو تین زینے اوپر چڑھا ہو، وہ اگر چین جیسے ملک میں اکیلا جائے، تب بھی

کسی کی بازی نہیں کھائے گا۔ اسکے دل میں ایمان کے نور کی روشنی ہوتی ہے۔

جس نے بچپن ہی سے ہمارے مذہب کی کتابیں پڑھی ہونگی، ہمیشہ جماعت خانے آتا ہوگا، کسی کا حرام کا مال نہیں کھاتا ہوگا، کسی کو بد نظری سے نہیں دیکھتا ہوگا، تو وہ کسی سے فریب کھانے والا نہیں ہے۔ بچپن ہی سے بچوں کو دین کی کتابیں سکھاؤ، ہمیشہ انکو جماعت خانے بھیجو۔ بھائی بہنوں میں بد نظر نہیں کرو۔ اس طرح چلو گے تو کسی کے دھوکے میں نہیں آؤ گے۔ تم ہمت کرو، دین کے راستے پر چلو اور ہمیشہ دین کا خیال کرتے رہو، تو تم شیطان کے فریب میں نہیں آؤ گے۔

اگر تمہیں کسی معاملے میں شک پیدا ہو، تو ایمانی بھگت سے پوچھ کر دل سے شک دور کرو۔ تم اپنا دل ہمیشہ آئینے جیسا صاف رکھو۔ تم اپنے دل میں ایک دوسرے کیلئے حسد اور دشمنی نہیں رکھنا. حسد اور دشمنی کی وجہ سے دین میں فتنہ ہوتا ہے، اگر تم میں ذرا سا بھی حسد ہوگا تو آہستہ آہستہ فتنہ بڑھے گا۔ تم اپنے دل میں حسد کا ایک قطرہ بھی نہیں رکھنا۔

ہمارے فرمان کو دل میں سنبھال کر تالا لگا کر رکھو۔ تمہارے مال میں، تمہاری اولاد میں اور تمہارے سب نیک کاموں میں برکت ہو! خداوند تمہیں بہت زیادہ برکت دے!

انشاءاللہ، ابھی جس طرح تم ہمیں گھیر کر کھڑے ہوئے ہو، اسی طرح اس دُنیا میں بھی تم ہمارے نزدیک ہو، ایسی ہم تم سب جماعت کو دُعا آسیس فرماتے ہیں۔ تم اپنے دل میں محبت بڑھاتے رہو اور اپنا ایمان مضبوط رکھو. خانہ وادان۔

(72) Farman 86

انسان آدم کی اولاد ہے ۔ آدم کا مرتبہ فرشتوں سے بھی بلند تھا، اسی طرح تمہارا رُتبہ بھی فرشتوں سے بلند ہے۔ لیکن تم دُنیا میں گناہ کرتے ہو، ایمان میں سُستی رکھتے ہو، دُنیا اور شیطان کی بازی کھاتے ہو ، اس سے تمہارا آدم ذاتی روح سنگین یعنی بھاری ہوجاتا ہے۔

الحمدللہ، ابھی تم ست پنتھ دین پر ہو۔ دوسرے بہتر (72) دین ہیں، وہ سب سچے نہیں ہیں۔ لیکن ان سب دین پر ایک دین ہے، وہ سچا ہے۔ تم اس سچے دین پر ہو یعنی ست پنتھ پر ہو۔ اب تم ہمت رکھو، ایسی ہمت کرو کہ فرشتہ بن جاؤ۔ تمہارے خیالات ایسے رکھو کہ مرنے کے بعد تمہارا روح دوسرا جنم لےکر وہاں سے واپس نہ لوٹے اور دوبارہ دُنیا میں جنم نہ لے۔ اور تم دوزخ میں بھی نہ جاؤ۔ تم اپنے دل کے ساتھ تہیہ کر کے فرشتے جیسے بنو۔ انسان فرشتہ ہو سکتا ہے۔ تم ایسی ہمت کرو کہ جب تم یہ دُنیا چھوڑ کر جاؤ، تب فرشتے بنو۔ انسان جب ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے، تب اسکے اوپر بہت سی تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ماں کے شکم سے باہر

آتے وقت اسکو ایسی سخت تکلیف ہوتی ہے کہ اسکو باہر نکلنے کا دل نہیں چاہتا۔ مومن کے لئے بھی ایسا ہی ہے۔ جو مومن یہ دُنیا چھوڑ جاتا ہے، اسکے لئے یہ دُنیا تنگ جگہ ہے۔ مومن یہ تنگ جگہ چھوڑ کر بڑی کشادہ جگہ میں جانا چاہتا ہے۔ اس بد جگہ سے نکل کر، اسکو اچھی جگہ جانا ہے۔ ابھی تم اس دُنیا میں ہو۔ تم ایسے اعمال نہیں کرو کہ جب تم یہ دُنیا چھوڑ کر جاؤ، تب زیادہ تنگ جگہ میں جا پڑو۔ ایسی جگہ پر جانے کی کوشش کرو کہ بڑی کشادہ جگہ میں پہنچو۔ تم عرشِ عظیم پر پہنچو۔ عرشِ عظیم پر وہ پہنچتا ہے جو پاک ہے۔ اس لئے تم اپنا دل بھی پاک کرو۔ اگر تمہارا دل پاک ہو جائے تو تم اسی دُنیا میں عرشِ عظیم دیکھ سکو گے، ذرا بھی دور نہیں ہے۔

جب ہم تمہیں ہمت والے دیکھتے ہیں، تب ہم بہت خوش ہوتے ہیں۔ انشاءاللہ، اس دُنیا میں بھی تم ہمارے ساتھ ہونگے۔ ہم جب تمہیں دیکھتے ہیں، تب پھول دیکھتے ہیں۔ باغ میں ایک نہیں، قسم قسم کے پھول ہوتے ہیں۔ اس طرح ہم تمہیں قسم قسم کے پھول دیکھتے ہیں۔ تم دل کے ساتھ تہیہ کرو کہ تم بغیر کانٹے کے پھول بنو۔ بغیر کانٹے والے پھول ہمت سے بنتے ہیں۔ خانہ وادان۔

Farman 88 (74

تم انسان ہوئے اور تمہیں علم گنان کی خبر نہ ہو، تو تم جانور جیسے ہوئے۔ اس سے کیا فائدہ حاصل ہوا؟

تم خیال کرو کہ دوسرے جتنے بھی دین ہیں، وہ سب ظاہری دین ہیں۔ تمہارا دین باطنی ہے۔ باطنی دین ہی لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ ظاہری دین تو حیوان بھی کر سکتا ہے۔ حیوان کا منہ بند کر کے، اسکو کھانے کے لئے نہ دیں، پانی نہیں پلائیں، تو اُسکا بھی روزہ ہوتا ہے۔ اگر انسان بھی اسی طرح کرے تو اس میں کیا فائدہ ہے؟

جو کوئی سمجھے بغیر علم گنان اور دُعا پڑھتا ہے، لیکن اسکی معنی نہیں سمجھتا، وہ گدھے کی مانند ہے ۔

تم ایسی ہُنر مندی کرو کہ جس سے تمہارا روح فرشتے جیسا بن جائے۔ تم آدم ذات انسان ہو، چناچہ اپنے دین کا مطلب سمجھو۔ اگر تم اتنا سمجھو کہ تمہارا روح کیا چیز ہے؟ تو تم کسی کی بھی بازی نہیں کھاؤ گے۔

تمہارے روح کا وجود پہلے پتھر سے شروع ہوتا ہے۔ اولاً انسان مٹی اور پتھر کی صورت میں تھا۔ اب تم انسان کے درجے میں پہنچے ہو۔ اسکے بعد تم کہاں جاؤ گے، اسکا خیال کرو۔

جو انسان مومن ہے، اسکا راستہ صاف ہے۔ مومن کی خواہش آگے بڑھنے کی ہے۔ مومن کی اُمید فرشتہ بننے کی ہونی چاہیئے۔ فرشتہ کی حالت کے بعد جو چیز ہے، وہاں جانے کا

خیال رکھو۔ اس سے زیادہ بڑی چیز اور کوئی نہیں۔ انسان ایسی امید رکھے کہ اس جگہ پر پہنچے۔ یہ جگہ فرشتے سے بھی زیادہ بلند ہے۔ ایسی جگہ یعنی اصل مقام پر پہنچنے کے لئے نامردی کو جڑ سے اکھاڑ دینا چاہیئے؛ بزدلی چھوڑ کر ہمت رکھنے سے اصل مقام پر پہنچا جا سکتا ہے۔ تم ایسی نیت کرو کہ تمہارے دین میں اور تمہارے ایمان میں روز بروز اضافہ ہو اور تم سچائی پر اور حقیقت پر مضبوط بنو۔

تم کسی کا حرام کا مال نہیں کھاؤ، اپنی نظر پاک رکھو، اپنا دل صاف کرو۔ یہ تو صحیح ہے کہ سب لوگ فرشتہ نہیں بن سکتے۔ سب ہی حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ جیسے تو نہیں بن سکتے، لیکن ایک، دو، دس، سو قدم تم آگے بڑھا سکو، اگر اتنا آگے بڑھو تو تمہارے حق میں بہت زیادہ فائدہ ہے۔

حقیقتی مومن کی دوستی کرو گے تو فائدہ ہوگا۔

اگر ہمارے فرمان پر اچھی طرح توجہ دو گے تو، اس دُنیا اور اس دُنیا دونوں میں، تم اچھی طرح رہو گے اور ہم تمہارے پاس رہیں گے اور تمہارا روح پاک اور صاف رہے گا۔

(77) Farman 91

اگر کوئی کہے کہ صاحب خواب میں آتے ہیں تو یہ سب جھوٹ ہے . ہم کسی کے خواب میں نہیں آتے ۔ یہ سب

ڈھونگ ہے۔ اگر کسی کے خواب میں آتے ہیں تو بھی وہ آدمی بولتا نہیں ہے. کسی کو ہمارا لباس پہنا کر کہنا کہ "صاحب آئے" یہ سب ڈھونگ ہے۔ ہم آتے نہیں۔ ایسا جھوٹ نہیں بولنا چاہیئے۔

(79) Farman 93

تم انسان ہو، تو اب اپنے دل سے اقرار کرو کہ یہ جماعت خانہ بہت بڑا ہے، یہ ہمیشہ تم جماعت سے بھرا ہوا رہے۔ جماعت خانہ کبھی بھی خالی نہ رہے۔ اگر خالی رہے تو، اسکی بجائے اسکو چھوڑ کر چھوٹی کوٹھڑی بناؤ۔ تم سب ایسی عادت ڈالو کہ جماعت خانہ ہمیشہ بھرا ہی رہے۔

تم سچ سمجھنا کہ اس دُنیا میں انسان کے لئے دو راستے ہیں۔ ایک درویشی کا راستہ اور دوسرا بڑائی کا راستہ ہے۔ درویشی کا راستہ یعنی فرشتہ بننے کا راستہ۔ تم درویش بن کر چلو۔ جس شخص کے پاس پیسہ نہ ہو، وہ درویش ہے، ایسا نہیں ہے۔ اسی طرح جس کے پاس پیسہ ہو، اسکے پاس درویشی نہ ہو، ایسا بھی نہیں ہے۔ درویشی کا پیسے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ صرف اتنا ہے کہ جس کا دل درویش جیسا ہو، وہی صحیح اور حقیقی درویشی ہے۔

(80) Farman 94

تم سب ہمارے مومن ہو۔ تم دل میں تہیہ کرو کہ ہم ہمیشہ تمہارے پاس ہیں۔

حضرت امیرُ المومنینؑ کے زمانے میں ایک یمنی یعنی ایک دوسرے ملک کا باشندہ مسلمان تھا۔ اس نے ایک دن حضرت امیرُ المومنینؑ کے حضور میں آکر عرض کی کہ، یاخُداوند! میں ایمانی ہوں اور میرا آپؑ پر پورا پورا اعتقاد ہے۔ دوسرے مسلمان آپؑ کو جس طرح سمجھتے ہیں، میں اس طرح آپؑ کو نہیں سمجھتا۔ میں آپؑ کو خُداوند عالمین سمجھتا ہوں اور آپؑ میرے صحیح خُداوند ہیں۔ اس پر حضرت امیرُ المومنینؑ نے جواب فرمایا، تم یمنی پردیسی ہو، پھر بھی ہم پر تمہارا ایسا پورا اعتقاد ہے، اس لئے تم ہمارے حضور میں ہو، لیکن اگر ہم پر تمہارا بھروسہ نہ ہو اور تم رات دن ہمارے حضور میں رہو، پھر بھی تم مجھ سے دُور ہوتے۔ تم بھی سب جماعت اپنے دل کے ساتھ ایسی تہیہ کرو کہ تم ہمارے پاس ہی ہو۔ ہم تو تمہارے پاس ہی ہیں۔

تم اپنا ایمان ہم پر مضبوط اور پکا رکھو۔ تمہارا اعتقاد، ایمان تھوڑا ہو، اور اس وجہ سے برابر بندگی نہ کرو اور ہمارے متعلق تمہارے دل میں شک ہو، اسکی بجائے اتنا ایمان بھی نہیں رکھو تو زیادہ اچھا ہے۔ تھوڑے اعتقاد سے تمہیں کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔

تم اپنے دل کے ساتھ تہیہ کرو۔ تمہارا ایمان پہاڑ جیسا وزنی ہونا چاہیۓ. وزنی پہاڑ کو خواہ کتنی ہی ہَوا لگے، تو بھی وہ اپنی جگہ سے ہٹتا نہیں ہے۔ تم بھی ایسے ہی مضبوط بنو۔

انسان کا ہمیشہ ایک ہی رنگ ہونا چاہیۓ۔ پل میں ایک رنگ اور پل میں دوسرا رنگ، اس طرح رنگ بدلنا، انسان پر لازم نہیں ہے۔ انسان پر واجب ہے کہ ایک ہی سچے اور سیدھے راستے پر چلتا جائے. اپنے دل کے ساتھ ایک ہی راستہ مقرر کرو، تب ہی آخر میں اسکا پھل ملے گا۔ سیدھا راستہ مقرر کر کے، اسی راستے پر چلتے جاؤ۔ تم اِس ست پنتھ مذہب پر مستقیم رہو۔ کسی کے دھوکے اور فریب میں نہ آؤ۔

تم عبادت بندگی کی عادت کرو۔ اگر تمہیں ایک مرتبہ عبادت کی عادت پڑگئی اور اسی مطابق عمل کرتے رہو گے تو تمہیں ذرا بھی شک نہیں رہے گا۔ لیکن اگر عبادت کی عادت نہیں ڈالو گے اور سُستی کرو گے تو ہم پر تمہارا ایمان خواہ کتنا ہی مضبوط ہوگا، تب بھی تمہارا ایمان آہستہ آہستہ ہٹ جائیگا، یعنی تمہارا ایمان جاتا رہے گا۔

دُنیا میں ایک پہلوان اپنے جسم کی تعلیم لیتا ہے۔ اسی طرح مذہبی ایمانی لوگ اپنی روح کی تعلیم لیتے ہیں۔ پہلوان خواہ کتنا ہی طاقتور ہو اور خواہ کتنی ہی قوت رکھتا ہو، پھر بھی اگر ہمیشہ کی عادت چھوڑ دے گا تو تھوڑے دنوں میں

سُست ہوجائےگا۔ اسی طرح ایک دو سال تک ورزش چھوڑ دے تو پہلے جتنی قوت تھی، وہ سب پانی ہو جائیگی۔ اسکی سُستی کی وجہ سے اسکو بہت زیادہ نقصان پہنچے گا۔ وہ پہلوان طاقتور تھا، اسکی بجائے اب وہ سُست اور کمزور ہو جائیگا۔ ورزش کرنے کی عادت چھوڑ دینے سے وہ کمزور ہو جائیگا، پھر اسکو کوئی شخص پاؤں مارے گا تو وہ گر جائیگا، لیکن اگر وہ تھوڑی تھوڑی ورزش کرنا جاری رکھے گا تو دو تین سالوں میں وہ انتہائی مضبوط بن جائیگا۔ دین کے کام میں بھی اسی طرح سے ہے۔

انسان پر واجب ہے کہ وہ ہمیشہ تھوڑی تھوڑی عبادت بندگی جاری رکھے۔ پہلے ایک شخص کو اس مذہب میں تھوڑا ایمان ہو۔ ایسے وقت میں وہ عبادت کی تعلیم نہیں لے یا وہ تھوڑی عبادت بندگی کرتا ہو، اور وہ بھی چَھوڑ دے، تو تھوڑے دنوں میں اُس پہلوان کی طرح سُست ہو جائیگا اور اسکا شروع کا تھوڑا ایمان بھی جلدی سے جاتا رہے گا۔

دین کے کاموں میں عادت اپنانے کی خاص ضرورت ہے۔ پہلے تو روزانہ جماعت خانے جانے کی عادت ڈالو. پھر مجلس میں آکر اس عادت میں اضافہ کرو۔ اس طرح تم آہستہ آہستہ آگے بڑھو گے۔ عادت ڈالو گے تو تمہیں بہت فائدہ ہوگا۔ پھر تمہیں کسی بات میں شک یا وہم نہیں آئیگا۔ اسی طرح تم کسی کے فریب میں بھی نہیں آؤ گے۔ انسان پر واجب ہے کہ

وہ کسی بھی اچھے کام کی عادت ڈالے اور اپنی عبادت کو مضبوط کرے۔ عادت ڈالنے کے بعد، اُس عادت کو ہمیشہ قائم رکھے۔ اگر تم عادت چھوڑ دو گے، تو تم اپنے آپ کو ہی نقصان پہنچاؤ گے، اور دُکھی ہو گے۔

(81) Farman 95

تم اپنے اسماعیلی دین پر مضبوط رہو۔ اگر تم دین کے علم گنان میں ہوشیار ہوئے ہو، اگر تم فلسفہ برابر جانتے ہو، اگر تم بذاتِ خود بھی ہمت والے ہوشیار ہو، تو یہ ست پنتھ ایسا اعلیٰ ہے کہ تم کسی سے دھوکہ نہیں کھاؤ گے، اگر تم فلسفہ سیکھو اورفلسفی بنو تو سب باتیں برابر سمجھو گے۔ جو لوگ خُداوند کے مومنین ہوتے ہیں، انکو بیعت کرانے کے لئے امام اپنے وارث مقرر کر کے جاتے ہیں۔ مومنوں پر واجب ہے کہ انکو اُس گادی وارث یعنی مسند نشین امام کے فرمان ماننے چاہیئیں۔

اگر امام کے بغیر یہ دنیا چل سکے ایسا ہوتا تو، حضرت مولا مُرتضیٰ علیؑ اپنے ہاتھ سے اپنی مسند کا وارث مقرر کر کے جاتے ہی نہیں۔ فقط کتاب قرآن ہی کافی ہوتا تو امامؑ کو نہیں بٹھاتے اور جب جامہ تبدیل کرنے کا وقت آیا تو وہ جامہ مولا مُرتضیٰ علیؑ اپنے ساتھ ہی لے کر جاتے، لیکن جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ یہ بات بالکل ماننے والی نہیں اور صرف ایک قرآن ہی کافی

ہوتا، یہ بات بھی غلط ثابت ہو جاتی ہے، یہ بات بھی ماننے والی نہیں ہے۔

وقت کے مطابق جیسے جیسے زمانہ بدلتا ہے، اس طرح نئی نئی چیزیں بنتی جاتی ہیں۔ نئی نئی باتیں ظہور میں آتی ہیں۔ مختلف وقتوں میں مختلف مشکلات جنم لیتی ہیں۔ دُنیا بھی بدلتی رہتی ہے۔ ہزار برس پہلے دُنیا کیسی تھی؟ اب کیسی ہے؟ اور کچھ سالوں کے بعد دُنیا کیسی بدل جائے گی؟ دُنیا میں بڑی بڑی تبدیلیاں رونما ہوتی ہی رہتی ہیں۔ اس لئے ہر زمانے میں ہر زمانے کا امامؑ حاضر ہوتا ہے، وہ، اس بدلے ہوئے وقت میں تمھیں کیا کرنا اور کیسے چلنا چاہیئے، اس متعلق فرمان فرماتے ہیں، وقت کے مطابق تمھیں کیا کرنا لازم ہے، وہ (امامؑ) تمھیں فرماتے ہیں۔

ابھی ہمارے فرمان کچھ ہیں۔ اور کچھ سالوں کے بعد ہمارے فرمان کچھ اور ہونگے. پوری دُنیا بدل جائیگی۔

بے سوچ انسان، انسان ہونے کے لائق ہی نہیں۔

انسان یہ خیال نہیں کرتا کہ مرنے کے بعد قیامت میں وہ ایسا جواب دے گا کہ فلاں نے میرے روح کو فریب دیا، تو وہ بہانہ قطعی نہیں چلے گا، کیونکہ تم حیوان نہیں ہو، تم انسان ہو۔ خُداوند تعالیٰ نے تمھیں سوچنے کی صلاحیت عطا کی ہے اور عقل بھی بخشی ہے۔ پھر کیوں اپنی عقل استعمال نہیں کرتے؟ اور کیوں خیال نہیں کرتے؟ تمھیں انسان کا درجہ ملا

ہے، اس لئے انسان کے اوتار کی قدر سمجھو۔ تمہارا انسان کا درجہ ایسا ہے کہ تم فرشتے بن سکتے ہو۔

کسی شخص کے پاس مکمل بادشاہت ہو، یعنی کہ اسکے پاس پوری دُنیا کی حکومت ہو۔ اُس سے بادشاہت چھین کر، اسےفقیر بنا دیا جائے، تو اسکی کیسی خراب حالت ہوگی؟ اب تم انسانی صورت نما اعلیٰ وجود میں آنے کے بعد فرشتہ بننے کی بجائے، انسان سے حیوان جیسے بنو گے، تو تمہاری بھی ایسی ہی خراب حالت ہوگی۔ تم کانگوا بھرتے ہو، یعنی کہ، تم ہمیں قول دیتے ہو کہ "صاحب ہم نے آپؑ کا دین اختیار کیا ہے اور تم کبھی ہمارے فرمان سے باہر نہیں جاؤ گے۔ جن لوگوں نے ہمیں ایسا قول دیا ہے، انکے لئے کوئی ڈر نہیں ہے۔

ہم جب بھی فرمان فرماتے ہیں، اس میں تمہارا فائدہ ہے۔ ہم ایسا کوئی بھی فرمان نہیں فرماتے، جس میں ہمارے کسی بھی مُرید کو دُنیا یا آخرت میں نقصان ہو۔

(82) Farman 96

اس دُنیا میں دو قسم کے مومن ہیں، جس میں سے ایک جسم کے مومن ہیں اور دوسرے روح کے مومن ہیں۔ جو جسم کے مومن ہیں، وہ یہاں ہی خوش ہوتے ہیں اور اس دُنیا ہی میں رہنے میں خوش ہیں۔ ان کی جگہ زمین میں ہوتی ہے۔ یہ بڑائی کے مومن ہیں، وہ بلآخر زمین ہی میں جاتے ہیں۔ ایسے بھی

بہت سے لوگ ہیں، جو تھوڑے دن اس دین پر برابر چلتے ہیں قدم آگے بڑھاتے ہیں، عبادت بھی کرتے ہیں، اس طرح ایک قدم آگے بڑھانے کے بعد، پھر کھڑے رہ جاتے ہیں۔ اُس جگہ سے بالکل آگے نہیں بڑھتے۔ ایسے لوگ بھی آخر میں زمین میں ہی جاتے ہیں، اور انکو کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ دوسرے جو روح کے مومن ہیں، وہ ایسے ہوتے ہیں کہ دین کے کام میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے رہتے ہیں۔ وہ رکتےنہیں، وہ مومن مسلسل آگے بڑھتے ہی رہتے ہیں۔ ایسے لوگ بہشت سے بھی اوپر جائیں گے۔

جب مولا مُرتضیٰ علیؑ پہلے مکہ میں تھے اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے، اُسوقت سب مُرید کسان تھے ۔ دادا آدمؑ کے زمانے میں بھی مُرید کسان ہی تھے۔ ان لوگوں کا جسم بھی کسان کا تھا، لیکن باطن میں وہ فرشتے تھے۔ تمھیں بھی اُن جیسا ہونا چاہیۓ۔

ہمیں معلوم ہے کہ تمھاری زمین میں بیج بو دیا گیا ہے، اس میں سے پودے نکلے ہیں، لیکن ابھی تک اُس پر گیہوں نہیں آئی۔ تم ایسے اچھے طریقے سے چلو کہ، اس میں سے اچھے گیہوں پیدا ہوں، اس سے اچھی روٹی بنے اور وہ روٹی تم ہی کھاؤ۔

تمھیں علم گنان آتے ہوں گے، معنی بھی آتے ہوں گے، لیکن اگر تم ہمیشہ جماعت خانے نہیں آؤ گے تو کوئی چیز تمھیں فائدہ نہیں دے گی۔ یہ بڑی نصیحت ہے۔

(83) Farman 97

مذہب میں آنا جانا کیا کرتے ہیں، انکو مذہب سے کوئی فائدہ نہیں ملتا۔

مذہب کا جو فائدہ لینا چاہیۓ وہ باطنی ہے۔ ظاہری فائدہ کسی کام کا نہیں۔ یہاں تم ہمارے پاس ایک دن بیٹھے، اُسی طرح ایک مہینہ بھی بیٹھے رہو، پھر بھی تمہیں کیا فائدہ ہو؟ تم ایسے نیکی کے کام کرو کہ ہمیشہ ہمیں دیکھو، ہم ہمیشہ تمہارے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ تم اچھے کام کرو کہ ہمیشہ تمہارے دل میں ہمیں باطنی طور سے دیکھا کرو۔ تم ہمیں اپنے دل میں روحانیت سے دیکھو۔ تم ہمیں اپنے دل میں رکھو۔ تمہارا دل مذہب میں اور ہمارے میں رکھو۔ علم مجلس میں حاضر رہو اور عبادت بندگی میں مشغول رہنا۔

آدمؑ کے زمانے میں ایک ہی مذہب تھا۔ شروع میں ایک ہی آدمؑ تھے۔ اُس وقت دوسرا کوئی انسان نہیں تھا اور اُس وقت دوسرا کوئی مذہب بھی نہیں تھا۔ بعد میں جیسے جیسے انسان زیادہ ہوتے گئے، ویسے ویسے مذہب بھی زیادہ ہوتے گئے۔ جس روح کو جو مذہب پسند آیا، اس نے وہ مذہب پسند کر لیا۔

ایسی اعلیٰ باتیں اس ست پنتھ مذہب میں ہیں۔ ہمارے دین میں ایسے ایسے میوے ہیں کہ، وہ میوے کھانے والا کبھی

بھی باہر جاکر گھاس نہیں کھاتا۔ لیکن ایسے میوے کھانے کے لئے تمہیں اپنے دل کو پاک رکھنا چاہیئے۔

دوسرے تمام مذاہب میں ایسا لکھا ہوا ہے کہ تم اس دُنیا میں اچھے ہو کر چلو گے تو مرنے کے بعد تمہیں بہشت ملے گی۔ لیکن اپنے مذہب میں تو ایسا ہے کہ تم گنان، علم، کے مطابق صاف دل سے چلو، عبادت بندگی کرو، پاک بنو، تو تمہیں تمہاری زندگی میں، تمہاری حیاتی ہی میں بہشت ملے گی۔ اس دُنیا میں بہشت حاصل کرو، وہی بڑا فائدہ ہے۔

تمہارے پاس ایک اچھا گھوڑا ہو، اور وہ جوانی کے وقت تمہیں خوش کرے یعنی تمہیں اچھی سواری دے، تو تم اُس پر خوش ہو گے۔ جب وہ گھوڑا ضعیف ہو جائے، تب اس سے کام نہیں لیتے ہوئے، اسکو ایک اصطبل میں باندھ کر رکھو اور کام لئے بغیر اسکو کھلایا کرو، اسکو ہری گھاس اور پانی بھی دو۔ اس طرح اس گھوڑے سے کام نہ لیتے ہوئے، اسکو کھلایا پلایا کرے۔ ایسا سکھ پائے. اس طرح تم بیٹھے بیٹھے سکھ حاصل کرنے کی امید رکھو تو تمہارا بہشت کا سکھ اور اُس گھوڑے کا اصطبل کا سکھ، دونوں برابر ہوئے۔ یعنی کہ بہشت بھی ایک اصطبل ہوا اور تم بوڑھے گھوڑے ہوئے۔ اس لئے تم فرشتہ بننے کی اور اس سے اوپر جانے کی امید رکھو۔

اس دُنیا میں ہر طرح سے ایسا سمجھ کر چلنا که "میں کچھ بھی نہیں" تب ہی ایسی اعلیٰ جگه پر پہنچو گے۔ ہر معاملے میں ایسا سمجھ کر چلنا، یه بہت مشکل ہے۔

ایک انسان کچھ برسوں تک بندگی کرے، پھر اسکو تھوڑا غرور آجائے اور اس سے وہ بندگی کرنا چھوڑ دے۔ پھر کچھ مہینوں کے بعد وہ شخص پھر سے بندگی کرنا شروع کرے۔ اور کچھ وقت جاری رکھے۔ پھر شیطان کے فریب سے بڑائی آئے اور وہ بندگی کرنا چھوڑ دے۔ اس طرح بہت سال کی محنت بے کار ہو جاتی ہے اور ساری عبادت ضائع ہو جاتی ہے. کچھ عرصے کے بعد تیسری مرتبه عبادت شروع کرے اور ساتھ ساتھ پرایا مال اور پرائی عورت کی طرف بد خیال کرے ۔ اس لئے اسکی عبادت ضائع ہو جاتی ہے۔ پھر تھوڑے مہینے کے بعد وہ عبادت شروع کرے۔ اُسوقت بھی شیطان اسکو فریب دیتاہے۔ اسکی وجه سے مال واجبات، جو اسکے پاس ہوتا ہے، وہ کھا جائے یا دوسرے گناہ کرے، تب بھی اسکی عبادت مٹی میں مل جاتی ہے۔ اس طرح مختلف طریقوں سے شیطان تمہیں لوٹ لیتا ہے اور تمہاری بندگی کھا جاتا ہے۔ اس طرح انسان عبادت بندگی کر کے محنت کرتا جائے اور ساتھ میں شیطان سے بھی فریب کھاتا جائے تو اسکی محنت بے کار جائے گی۔ پھر کچھ سالوں بعد اسکا دل چاہے که پھر سے عبادت کروں اور سوچے که اب سے شیطان کے فریب میں نہیں آؤں

گا اور عبادت بندگی کر کے ایک بڑا محل تعمیر کروں گا۔ لیکن صرف خیال کرنے سے محل تعمیر نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ حرص و لالچ چھوڑ کر، شیطان کے فریب میں نہ آئے، تب ہی اسکی عبادت کام آئیگی یعنی کہ محل تعمیر کر سکے گا۔

تم اپنے دل کے ساتھ تہیہ کرو اور اس طرح عبادت کرو کہ تمہاری عبادت سے ایک مضبوط بنگلہ بنا سکو، جو دوبارہ زمین میں نہ جاسکے ۔ تم اپنے بنگلے کا پایہ بہت مضبوط کرو۔ تمہارے مذہب کا پایہ کنویں کی طرح بہت گہرا ہونے سے اس کا پایہ مضبوط کرنے کے لئے تمہیں سخت محنت جاری رکھنی چاہیئے ۔ اور صبر رکھ کر اسکا پایہ نہ ہل سکے، ایسا مضبوط کرنا چاہیئے۔ تمہارے مذہب کا پایہ مضبوط کرنے کے لئے دوسرے فرائض کے علاوہ پہلے تو تمہیں تین وقت کی دُعا کبھی نہیں چھوڑنی۔ وقت ہُوا کہ فوراً دُعا میں حاضر ہوجاؤ۔ پھر کہیں بھی ہو، کسی بھی کام میں مصروف ہو، وہ کام چھوڑ کر، اُسی جگہ دُعا پڑھ لے۔ اگر دُعا نہ آتی ہو تو بارہ تسبیح "پیر شاہ" کے نام کی یاد کر کے نکال لینا۔ یعنی کہ تمہاری دُعا قبول ہوگی اور تم نے دُعا کو سنبھالا، ایسا سمجھا جائیگا۔

اس طرح تمہارے مذہب کا پایہ مضبوط ہو، اسکے بعد، اسکے اوپر نیک اعمال روپی پتھر رکھ کر، بنگلہ مضبوط بناؤ۔ اس بنگلے کی پہلی منزل بنا کر، صرف اتنے میں ہی تم راضی ہو گے

تو ابھی بھی تم زمین کے اوپر ہی ہو، اوپر نہیں چڑھے۔ تمہارا مذہب ایسا ہے کہ آہستہ آہستہ تمہارے بنگلے پر منزل کے اوپر منزل بنا کر بنگلے کو ساتویں آسمان تک لے جانا چاہیئے
۔
تم ہمت والے بنو کہ پہاڑ کی طرح اپنی جگہ سے ہل نہ سکو۔

KIM-1, FARMAN 85-100 (7)

(71) Farman 85

تم اپنے دین اسماعیلی کو درست کرو یعنی برابر پہچانو۔ جس حقیقتی مومن کو ست پنتھ دین کی سمجھ ہے، وہ کبھی بھی شیطان کی بازی نہیں کھائے گا۔

جس نے بڑا کام یعنی ہماری بیعت کی ہو اور دو تین زینے اوپر چڑھا ہو، وہ اگر چین جیسے ملک میں اکیلا جائے، تب بھی کسی کی بازی نہیں کھائے گا۔ اسکے دل میں ایمان کے نور کی روشنی ہوتی ہے۔

جس نے بچپن ہی سے ہمارے مذہب کی کتابیں پڑھی ہونگی، ہمیشہ جماعت خانے آتا ہوگا، کسی کا حرام کا مال نہیں کھاتا ہوگا، کسی کو بد نظری سے نہیں دیکھتا ہوگا، تو وہ کسی سے فریب کھانے والا نہیں ہے۔ بچپن ہی سے بچوں کو دین کی کتابیں سکھاؤ، ہمیشہ انکو جماعت خانے بھیجو۔ بھائی بہنوں میں بد نظر نہیں کرو۔ اس طرح چلو گے تو کسی کے دھوکے میں نہیں آؤ گے۔ تم ہمت کرو، دین کے راستے پر چلو اور ہمیشہ دین کا خیال کرتے رہو، تو تم شیطان کے فریب میں نہیں آؤ گے۔

اگر تمہیں کسی معاملے میں شک پیدا ہو، تو ایمانی بھگت سے پوچھ کر دل سے شک دور کرو۔ تم اپنا دل ہمیشہ آئینے

جیسا صاف رکھو۔ تم اپنے دل میں ایک دوسرے کیلئے حسد اور دشمنی نہیں رکھنا. حسد اور دشمنی کی وجہ سے دین میں فتنہ ہوتا ہے، اگر تم میں ذرا سا بھی حسد ہوگا تو آہستہ آہستہ فتنہ بڑھے گا۔ تم اپنے دل میں حسد کا ایک قطرہ بھی نہیں رکھنا۔

ہمارے فرمان کو دل میں سنبھال کر تالا لگا کر رکھو۔ تمہارے مال میں، تمہاری اولاد میں اور تمہارے سب نیک کاموں میں برکت ہو! خداوند تمہیں بہت زیادہ برکت دے! انشاءاللہ، ابھی جس طرح تم ہمیں گھیر کر کھڑے ہوئے ہو، اسی طرح اس دُنیا میں بھی تم ہمارے نزدیک ہو، ایسی ہم تم سب جماعت کو دُعا آسیس فرماتے ہیں۔ تم اپنے دل میں محبت بڑھاتے رہو اور اپنا ایمان مضبوط رکھو. خانہ وادان۔

(72) Farman 86

انسان آدم کی اولاد ہے ۔ آدم کا مرتبہ فرشتوں سے بھی بلند تھا، اسی طرح تمہارا رُتبہ بھی فرشتوں سے بلند ہے۔ لیکن تم دُنیا میں گناہ کرتے ہو، ایمان میں سُستی رکھتے ہو، دُنیا اور شیطان کی بازی کھاتے ہو ، اس سے تمہارا آدم ذاتی روح سنگین یعنی بھاری ہوجاتا ہے۔

الحمدللہ، ابھی تم ست پنتھ دین پر ہو۔ دوسرے بہتر (72) دین ہیں، وہ سب سچے نہیں ہیں۔ لیکن ان سب دین پر ایک دین ہے، وہ سچا ہے۔ تم اس سچے دین پر ہو یعنی ست پنتھ

پر ہو۔ اب تم ہمت رکھو، ایسی ہمت کرو کہ فرشتہ بن جاؤ۔ تمہارے خیالات ایسے رکھو کہ مرنے کے بعد تمہارا روح دوسرا جنم لےکر وہاں سے واپس نہ لوٹے اور دوبارہ دُنیا میں جنم نہ لے۔ اور تم دوزخ میں بھی نہ جاؤ۔ تم اپنے دل کے ساتھ تہیہ کر کے فرشتے جیسے بنو۔ انسان فرشتہ ہو سکتا ہے۔ تم ایسی ہمت کرو کہ جب تم یہ دُنیا چھوڑ کر جاؤ، تب فرشتے بنو۔ انسان جب ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے، تب اسکے اوپر بہت سی تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ماں کے شکم سے باہر آتے وقت اسکو ایسی سخت تکلیف ہوتی ہے کہ اسکو باہر نکلنے کا دل نہیں چاہتا۔ مومن کے لئے بھی ایسا ہی ہے۔ جو مومن یہ دُنیا چھوڑ جاتا ہے، اسکے لئے یہ دُنیا تنگ جگہ ہے۔ مومن یہ تنگ جگہ چھوڑ کر بڑی کشادہ جگہ میں جانا چاہتا ہے۔ اس بد جگہ سے نکل کر، اسکو اچھی جگہ جانا ہے۔ ابھی تم اس دُنیا میں ہو۔ تم ایسے اعمال نہیں کرو کہ جب تم یہ دُنیا چھوڑ کر جاؤ، تب زیادہ تنگ جگہ میں جا پڑو۔ ایسی جگہ پر جانے کی کوشش کرو کہ بڑی کشادہ جگہ میں پہنچو۔ تم عرشِ عظیم پر پہنچو۔ عرشِ عظیم پر وہ پہنچتا ہے جو پاک ہے۔ اس لئے تم اپنا دل بھی پاک کرو۔ اگر تمہارا دل پاک ہو جائے تو تم اسی دُنیا میں عرشِ عظیم دیکھ سکو گے، ذرا بھی دور نہیں ہے۔

جب ہم تمہیں ہمت والے دیکھتے ہیں، تب ہم بہت خوش ہوتے ہیں۔ انشاءاللہ، اس دُنیا میں بھی تم ہمارے ساتھ ہونگے۔ ہم جب تمہیں دیکھتے ہیں، تب پھول دیکھتے ہیں۔ باغ میں ایک نہیں، قسم قسم کے پھول ہوتے ہیں۔ اس طرح ہم تمہیں قسم قسم کے پھول دیکھتے ہیں۔ تم دل کے ساتھ تہیه کرو که تم بغیر کانٹے کے پھول بنو۔ بغیر کانٹے والے پھول ہمت سے بنتے ہیں۔ خانه وادان۔

Farman 88 (74

تم انسان ہوئے اور تمہیں علم گنان کی خبر نه ہو، تو تم جانور جیسے ہوئے۔ اس سے کیا فائدہ حاصل ہوا؟

تم خیال کرو که دوسرے جتنے بھی دین ہیں، وہ سب ظاہری دین ہیں۔ تمہارا دین باطنی ہے۔ باطنی دین ہی لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ ظاہری دین تو حیوان بھی کر سکتا ہے۔ حیوان کا منه بند کر کے، اسکو کھانے کے لئے نه دیں، پانی نہیں پلائیں، تو اُسکا بھی روزہ ہوتا ہے۔ اگر انسان بھی اسی طرح کرے تو اس میں کیا فائدہ ہے؟

جو کوئی سمجھے بغیر علم گنان اور دُعا پڑھتا ہے، لیکن اسکی معنی نہیں سمجھتا، وہ گدھے کی مانند ہے ۔

تم ایسی ہُنر مندی کرو که جس سے تمہارا روح فرشتے جیسا بن جائے۔ تم آدم ذات انسان ہو، چناچه اپنے دین کا مطلب

سمجھو۔ اگر تم اتنا سمجھو کہ تمہارا روح کیا چیز ہے؟ تو تم کسی کی بھی بازی نہیں کھاؤ گے۔

تمہارے روح کا وجود پہلے پتھر سے شروع ہوتا ہے۔ اولاً انسان مٹی اور پتھر کی صورت میں تھا۔ اب تم انسان کے درجے میں پہنچے ہو۔ اسکے بعد تم کہاں جاؤ گے، اسکا خیال کرو۔

جو انسان مومن ہے، اسکا راستہ صاف ہے۔ مومن کی خواہش آگے بڑھنے کی ہے۔ مومن کی اُمید فرشتہ بننے کی ہونی چاہیئے۔ فرشتہ کی حالت کے بعد جو چیز ہے، وہاں جانے کا خیال رکھو۔ اس سے زیادہ بڑی چیز اور کوئی نہیں۔ انسان ایسی امید رکھے کہ اس جگہ پر پہنچے۔ یہ جگہ فرشتے سے بھی زیادہ بلند ہے۔ ایسی جگہ یعنی اصل مقام پر پہنچنے کے لئے نامردی کو جڑ سے اکھاڑ دینا چاہیئے؛ بزدلی چھوڑ کر ہمت رکھنے سے اصل مقام پر پہنچا جا سکتا ہے۔ تم ایسی نیت کرو کہ تمہارے دین میں اور تمہارے ایمان میں روز بروز اضافہ ہو اور تم سچائی پر اور حقیقت پر مضبوط بنو۔

تم کسی کا حرام کا مال نہیں کھاؤ، اپنی نظر پاک رکھو، اپنا دل صاف کرو۔ یہ تو صحیح ہے کہ سب لوگ فرشتہ نہیں بن سکتے۔ سب ہی حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ جیسے تو نہیں بن سکتے، لیکن ایک، دو، دس، سو قدم تم آگے بڑھا سکو، اگر اتنا آگے بڑھو تو تمہارے حق میں بہت زیادہ فائدہ ہے۔

حقیقتی مومن کی دوستی کرو گے تو فائدہ ہوگا۔

اگر ہمارے فرمان پر اچھی طرح توجہ دو گے تو، اس دُنیا اور اس دُنیا دونوں میں، تم اچھی طرح رہو گے اور ہم تمہارے پاس رہیں گے اور تمہارا روح پاک اور صاف رہے گا۔

(77) Farman 91

اگر کوئی کہے کہ صاحب خواب میں آتے ہیں تو یہ سب جھوٹ ہے . ہم کسی کے خواب میں نہیں آتے ۔ یہ سب ڈھونگ ہے۔ اگر کسی کے خواب میں آتے ہیں تو بھی وہ آدمی بولتا نہیں ہے. کسی کو ہمارا لباس پہنا کر کہنا کہ "صاحب آئے" یہ سب ڈھونگ ہے۔ ہم آتے نہیں۔ ایسا جھوٹ نہیں بولنا چاہیئے۔

(79) Farman 93

تم انسان ہو، تو اب اپنے دل سے اقرار کرو کہ یہ جماعت خانہ بہت بڑا ہے، یہ ہمیشہ تم جماعت سے بھرا ہوا رہے۔ جماعت خانہ کبھی بھی خالی نہ رہے۔ اگر خالی رہے تو، اسکی بجائے اسکو چھوڑ کر چھوٹی کوٹھڑی بناؤ۔ تم سب ایسی عادت ڈالو کہ جماعت خانہ ہمیشہ بھرا ہی رہے۔

تم سچ سمجھنا کہ اس دُنیا میں انسان کے لئے دو راستے ہیں۔ ایک درویشی کا راستہ اور دوسرا بڑائی کا راستہ ہے۔ درویشی کا راستہ یعنی فرشتہ بننے کا راستہ۔ تم درویش بن کر چلو۔

جس شخص کے پاس پیسہ نہ ہو، وہ درویش ہے، ایسا نہیں ہے۔ اسی طرح جس کے پاس پیسہ ہو، اسکے پاس درویشی نہ ہو، ایسا بھی نہیں ہے۔ درویشی کا پیسے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ صرف اتنا ہے کہ جس کا دل درویش جیسا ہو، وہی صحیح اور حقیقی درویشی ہے۔

(80) Farman 94

تم سب ہمارے مومن ہو۔ تم دل میں تہیہ کرو کہ ہم ہمیشہ تمہارے پاس ہیں۔

حضرت امیرُ المومنینؑ کے زمانے میں ایک یمنی یعنی ایک دوسرے ملک کا باشندہ مسلمان تھا۔ اس نے ایک دن حضرت امیرُ المومنینؑ کے حضور میں آکر عرض کی کہ، یاخُداوند! میں ایمانی ہوں اور میرا آپؑ پر پورا پورا اعتقاد ہے۔ دوسرے مسلمان آپؑ کو جس طرح سمجھتے ہیں، میں اس طرح آپؑ کو نہیں سمجھتا۔ میں آپؑ کو خُداوند عالمین سمجھتا ہوں اور آپؑ میرے صحیح خُداوند ہیں۔ اس پر حضرت امیرُ المومنینؑ نے جواب فرمایا، تم یمنی پردیسی ہو، پھر بھی ہم پر تمہارا ایسا پورا اعتقاد ہے، اس لئے تم ہمارے حضور میں ہو، لیکن اگر ہم پر تمہارا بھروسہ نہ ہو اور تم رات دن ہمارے حضور میں رہو، پھر بھی تم مجھ سے دُور ہوتے۔ تم بھی سب جماعت اپنے دل کے ساتھ ایسی تہیہ کرو کہ تم ہمارے پاس ہی ہو۔ ہم تو تمہارے پاس ہی ہیں۔

تم اپنا ایمان ہم پر مضبوط اور پکا رکھو۔ تمہارا اعتقاد، ایمان تھوڑا ہو، اور اس وجہ سے برابر بندگی نہ کرو اور ہمارے متعلق تمہارے دل میں شک ہو، اسکی بجائے اتنا ایمان بھی نہیں رکھو تو زیادہ اچھا ہے۔ تھوڑے اعتقاد سے تمہیں کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔

تم اپنے دل کے ساتھ تہیہ کرو۔ تمہارا ایمان پہاڑ جیسا وزنی ہونا چاہیۓ. وزنی پہاڑ کو خواہ کتنی ہی ہَوا لگے، تو بھی وہ اپنی جگہ سے ہٹتا نہیں ہے۔ تم بھی ایسے ہی مضبوط بنو۔

انسان کا ہمیشہ ایک ہی رنگ ہونا چاہیۓ۔ پل میں ایک رنگ اور پل میں دوسرا رنگ، اس طرح رنگ بدلنا، انسان پر لازم نہیں ہے۔ انسان پر واجب ہے کہ ایک ہی سچے اور سیدھے راستے پر چلتا جائے. اپنے دل کے ساتھ ایک ہی راستہ مقرر کرو، تب ہی آخر میں اسکا پھل ملے گا۔ سیدھا راستہ مقرر کر کے، اسی راستے پر چلتے جاؤ۔ تم اِس ست پنتھ مذہب پر مستقیم رہو۔ کسی کے دھوکے اور فریب میں نہ آؤ۔

تم عبادت بندگی کی عادت کرو۔ اگر تمہیں ایک مرتبہ عبادت کی عادت پڑگئی اور اسی مطابق عمل کرتے رہو گے تو تمہیں ذرا بھی شک نہیں رہے گا۔ لیکن اگر عبادت کی عادت نہیں ڈالو گے اور سُستی کرو گے تو ہم پر تمہارا ایمان خواہ کتنا ہی

مضبوط ہوگا، تب بھی تمہارا ایمان آہستہ آہستہ ہٹ جائیگا، یعنی تمہارا ایمان جاتا رہے گا۔

دُنیا میں ایک پہلوان اپنے جسم کی تعلیم لیتا ہے۔ اسی طرح مذہبی ایمانی لوگ اپنی روح کی تعلیم لیتے ہیں۔ پہلوان خواہ کتنا ہی طاقتور ہو اور خواہ کتنی ہی قوت رکھتا ہو، پھر بھی اگر ہمیشہ کی عادت چھوڑ دے گا تو تھوڑے دنوں میں سُست ہوجائےگا۔ اسی طرح ایک دو سال تک ورزش چھوڑ دے تو پہلے جتنی قوت تھی، وہ سب پانی ہو جائیگی۔ اسکی سُستی کی وجہ سے اسکو بہت زیادہ نقصان پہنچے گا۔ وہ پہلوان طاقتور تھا، اسکی بجائے اب وہ سُست اور کمزور ہو جائیگا۔ ورزش کرنے کی عادت چھوڑ دینے سے وہ کمزور ہو جائیگا، پھر اسکو کوئی شخص پاؤں مارے گا تو وہ گر جائیگا، لیکن اگر وہ تھوڑی تھوڑی ورزش کرنا جاری رکھے گا تو دو تین سالوں میں وہ انتہائی مضبوط بن جائیگا۔ دین کے کام میں بھی اسی طرح سے ہے۔

انسان پر واجب ہے کہ وہ ہمیشہ تھوڑی تھوڑی عبادت بندگی جاری رکھے۔ پہلے ایک شخص کو اس مذہب میں تھوڑا ایمان ہو۔ ایسے وقت میں وہ عبادت کی تعلیم نہیں لے یا وہ تھوڑی عبادت بندگی کرتا ہو، اور وہ بھی چَھوڑ دے، تو تھوڑے دنوں میں اُس پہلوان کی طرح سُست ہو جائیگا اور اسکا شروع کا تھوڑا ایمان بھی جلدی سے جاتا رہے گا۔

دین کے کاموں میں عادت اپنانے کی خاص ضرورت ہے۔ پہلے تو روزانہ جماعت خانے جانے کی عادت ڈالو. پھر مجلس میں آکر اس عادت میں اضافہ کرو۔ اس طرح تم آہستہ آہستہ آگے بڑھو گے۔ عادت ڈالو گے تو تمہیں بہت فائدہ ہوگا۔ پھر تمہیں کسی بات میں شک یا وہم نہیں آئیگا۔ اسی طرح تم کسی کے فریب میں بھی نہیں آؤ گے۔ انسان پر واجب ہے کہ وہ کسی بھی اچھے کام کی عادت ڈالے اور اپنی عبادت کو مضبوط کرے۔ عادت ڈالنے کے بعد، اُس عادت کو ہمیشہ قائم رکھے۔ اگر تم عادت چھوڑ دو گے، تو تم اپنے آپ کو ہی نقصان پہنچاؤ گے، اور دُکھی ہو گے۔

(81) Farman 95

تم اپنے اسماعیلی دین پر مضبوط رہو۔ اگر تم دین کے علم گنان میں ہوشیار ہوئے ہو، اگر تم فلسفہ برابر جانتے ہو، اگر تم بذاتِ خود بھی ہمت والے ہوشیار ہو، تو یہ ست پنتھ ایسا اعلیٰ ہے کہ تم کسی سے دھوکہ نہیں کھاؤ گے، اگر تم فلسفہ سیکھو اورفلسفی بنو تو سب باتیں برابر سمجھو گے۔ جو لوگ خُداوند کے مومنین ہوتے ہیں، انکو بیعت کرانے کے لئے امام اپنے وارث مقرر کر کے جاتے ہیں۔ مومنوں پر واجب ہے کہ انکو اُس گادی وارث یعنی مسند نشین امام کے فرمان ماننے چاہیئیں۔

اگر امام کے بغیر یہ دنیا چل سکے ایسا ہوتا تو، حضرت مولا مُرتضیٰ علیؑ اپنے ہاتھ سے اپنی مسند کا وارث مقرر کر کے جاتے ہی نہیں۔ فقط کتاب قرآن ہی کافی ہوتا تو امامؑ کو نہیں بٹھاتے اور جب جامہ تبدیل کرنے کا وقت آیا تو وہ جامہ مولا مُرتضیٰ علیؑ اپنے ساتھ ہی لے کر جاتے، لیکن جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ یہ بات بالکل ماننے والی نہیں اور صرف ایک قرآن ہی کافی ہوتا، یہ بات بھی غلط ثابت ہو جاتی ہے، یہ بات بھی ماننے والی نہیں ہے۔

وقت کے مطابق جیسے جیسے زمانہ بدلتا ہے، اس طرح نئی نئی چیزیں بنتی جاتی ہیں۔ نئی نئی باتیں ظہور میں آتی ہیں۔ مختلف وقتوں میں مختلف مشکلات جنم لیتی ہیں۔ دُنیا بھی بدلتی رہتی ہے۔ ہزار برس پہلے دُنیا کیسی تھی؟ اب کیسی ہے؟ اور کچھ سالوں کے بعد دُنیا کیسی بدل جائے گی؟ دُنیا میں بڑی بڑی تبدیلیاں رونما ہوتی ہی رہتی ہیں۔ اس لئے ہر زمانے میں ہر زمانے کا امامؑ حاضر ہوتا ہے، وہ، اس بدلے ہوئے وقت میں تمہیں کیا کرنا اور کیسے چلنا چاہیئے، اس متعلق فرمان فرماتے ہیں، وقت کے مطابق تمہیں کیا کرنا لازم ہے، وہ (امامؑ) تمہیں فرماتے ہیں۔

ابھی ہمارے فرمان کچھ ہیں۔ اور کچھ سالوں کے بعد ہمارے فرمان کچھ اور ہونگے. پوری دُنیا بدل جائیگی۔

بے سوچ انسان، انسان ہونے کے لائق ہی نہیں۔

انسان یہ خیال نہیں کرتا کہ مرنے کے بعد قیامت میں وہ ایسا جواب دے گا کہ فلاں نے میرے روح کو فریب دیا، تو وہ بہانہ قطعی نہیں چلے گا، کیونکہ تم حیوان نہیں ہو، تم انسان ہو۔ خُداوند تعالیٰ نے تمہیں سوچنے کی صلاحیت عطا کی ہے اور عقل بھی بخشی ہے۔ پھر کیوں اپنی عقل استعمال نہیں کرتے؟ اور کیوں خیال نہیں کرتے؟ تمہیں انسان کا درجہ ملا ہے، اس لئے انسان کے اوتار کی قدر سمجھو۔ تمہارا انسان کا درجہ ایسا ہے کہ تم فرشتے بن سکتے ہو۔

کسی شخص کے پاس مکمل بادشاہت ہو، یعنی کہ اسکے پاس پوری دُنیا کی حکومت ہو۔ اُس سے بادشاہت چھین کر، اسےفقیر بنا دیا جائے، تو اسکی کیسی خراب حالت ہوگی؟ اب تم انسانی صورت نما اعلیٰ وجود میں آنے کے بعد فرشتہ بننے کی بجائے، انسان سے حیوان جیسے بنو گے، تو تمہاری بھی ایسی ہی خراب حالت ہوگی۔ تم کانگوا بھرتے ہو، یعنی کہ، تم ہمیں قول دیتے ہو کہ "صاحب ہم نے آپؐ کا دین اختیار کیا ہے اور تم کبھی ہمارے فرمان سے باہر نہیں جاؤ گے۔ جن لوگوں نے ہمیں ایسا قول دیا ہے، انکے لئے کوئی ڈر نہیں ہے۔

ہم جب بھی فرمان فرماتے ہیں، اس میں تمہارا فائدہ ہے۔ ہم ایسا کوئی بھی فرمان نہیں فرماتے، جس میں ہمارے کسی بھی مُرید کو دُنیا یا آخرت میں نقصان ہو۔

(82) Farman 96

اس دُنیا میں دو قسم کے مومن ہیں، جس میں سے ایک جسم کے مومن ہیں اور دوسرے روح کے مومن ہیں۔ جو جسم کے مومن ہیں، وہ یہاں ہی خوش ہوتے ہیں اور اس دُنیا ہی میں رہنے میں خوش ہیں۔ ان کی جگہ زمین میں ہوتی ہے۔ یہ بڑائی کے مومن ہیں، وہ بلآخر زمین ہی میں جاتے ہیں۔ ایسے بھی بہت سے لوگ ہیں، جو تھوڑے دن اس دین پر برابر چلتے ہیں قدم آگے بڑھاتے ہیں، عبادت بھی کرتے ہیں، اس طرح ایک قدم آگے بڑھانے کے بعد، پھر کھڑے رہ جاتے ہیں۔ اُس جگہ سے بالکل آگے نہیں بڑھتے۔ ایسے لوگ بھی آخر میں زمین میں ہی جاتے ہیں، اور انکو کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ دوسرے جو روح کے مومن ہیں، وہ ایسے ہوتے ہیں کہ دین کے کام میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے رہتے ہیں۔ وہ رکتےنہیں، وہ مومن مسلسل آگے بڑھتے ہی رہتے ہیں۔ ایسے لوگ بہشت سے بھی اوپر جائیں گے۔

جب مولا مُرتضیٰ علیؑ پہلے مکہ میں تھے اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے، اُسوقت سب مُرید کسان تھے ۔ دادا آدمؑ کے زمانے میں بھی مُرید کسان ہی تھے۔ ان لوگوں کا جسم بھی کسان کا تھا، لیکن باطن میں وہ فرشتے تھے۔ تمھیں بھی اُن جیسا ہونا چاہیئے۔

ہمیں معلوم ہے کہ تمھاری زمین میں بیج بو دیا گیا ہے، اس میں سے پودے نکلے ہیں، لیکن ابھی تک اُس پر گیہوں نہیں

آئی۔ تم ایسے اچھے طریقے سے چلو کہ، اس میں سے اچھے گیہوں پیدا ہوں، اس سے اچھی روٹی بنے اور وہ روٹی تم ہی کھاؤ۔

تمہیں علم گنان آتے ہوں گے، معنی بھی آتے ہوں گے، لیکن اگر تم ہمیشہ جماعت خانے نہیں آؤ گے تو کوئی چیز تمہیں فائدہ نہیں دے گی۔ یہ بڑی نصیحت ہے۔

(83) Farman 97

مذہب میں آنا جانا کیا کرتے ہیں، انکو مذہب سے کوئی فائدہ نہیں ملتا۔

مذہب کا جو فائدہ لینا چاہیۓ وہ باطنی ہے۔ ظاہری فائدہ کسی کام کا نہیں۔ یہاں تم ہمارے پاس ایک دن بیٹھے، اُسی طرح ایک مہینہ بھی بیٹھے رہو، پھر بھی تمہیں کیا فائدہ ہو؟ تم ایسے نیکی کے کام کرو کہ ہمیشہ ہمیں دیکھو، ہم ہمیشہ تمہارے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ تم اچھے کام کرو کہ ہمیشہ تمہارے دل میں ہمیں باطنی طور سے دیکھا کرو۔ تم ہمیں اپنے دل میں روحانیت سے دیکھو۔ تم ہمیں اپنے دل میں رکھو۔ تمہارا دل مذہب میں اور ہمارے میں رکھو۔ علم مجلس میں حاضر رہو اور عبادت بندگی میں مشغول رہنا۔

آدمؑ کے زمانے میں ایک ہی مذہب تھا۔ شروع میں ایک ہی آدمؑ تھے۔ اُس وقت دوسرا کوئی انسان نہیں تھا اور اُس وقت

دوسرا کوئی مذہب بھی نہیں تھا۔ بعد میں جیسے جیسے انسان زیادہ ہوتے گئے، ویسے ویسے مذہب بھی زیادہ ہوتے گئے۔ جس روح کو جو مذہب پسند آیا، اس نے وہ مذہب پسند کر لیا۔

ایسی اعلیٰ باتیں اس ست پنتھ مذہب میں ہیں۔ ہمارے دین میں ایسے ایسے میوے ہیں کہ، وہ میوے کھانے والا کبھی بھی باہر جاکر گھاس نہیں کھاتا۔ لیکن ایسے میوے کھانے کے لئے تمہیں اپنے دل کو پاک رکھنا چاہیئے۔

دوسرے تمام مذاہب میں ایسا لکھا ہوا ہے کہ تم اس دُنیا میں اچھے ہو کر چلو گے تو مرنے کے بعد تمہیں بہشت ملے گی۔ لیکن اپنے مذہب میں تو ایسا ہے کہ تم گنان، علم، کے مطابق صاف دل سے چلو، عبادت بندگی کرو، پاک بنو، تو تمہیں تمہاری زندگی میں، تمہاری حیاتی ہی میں بہشت ملے گی۔ اس دُنیا میں بہشت حاصل کرو، وہی بڑا فائدہ ہے۔

تمہارے پاس ایک اچھا گھوڑا ہو، اور وہ جوانی کے وقت تمہیں خوش کرے یعنی تمہیں اچھی سواری دے، تو تم اُس پر خوش ہو گے۔ جب وہ گھوڑا ضعیف ہو جائے، تب اس سے کام نہیں لیتے ہوئے، اسکو ایک اصطبل میں باندھ کر رکھو اور کام لئے بغیر اسکو کھلایا کرو، اسکو ہری گھاس اور پانی بھی دو۔ اس طرح اس گھوڑے سے کام نہ لیتے ہوئے، اسکو کھلایا پلایا کرے۔ ایسا سکھ پائے. اس طرح تم بیٹھے بیٹھے

سکھ حاصل کرنے کی امید رکھو تو تمہارا بہشت کا سکھ اور اُس گھوڑے کا اصطبل کا سکھ، دونوں برابر ہوئے۔ یعنی کہ بہشت بھی ایک اصطبل ہوا اور تم بوڑھے گھوڑے ہوئے۔ اس لئے تم فرشتہ بننے کی اور اس سے اوپر جانے کی امید رکھو۔

اس دُنیا میں ہر طرح سے ایسا سمجھ کر چلنا کہ "میں کچھ بھی نہیں" تب ہی ایسی اعلیٰ جگہ پر پہنچو گے۔ ہر معاملے میں ایسا سمجھ کر چلنا، یہ بہت مشکل ہے۔

ایک انسان کچھ برسوں تک بندگی کرے، پھر اسکو تھوڑا غرور آجائے اور اس سے وہ بندگی کرنا چھوڑ دے۔ پھر کچھ مہینوں کے بعد وہ شخص پھر سے بندگی کرنا شروع کرے۔ اور کچھ وقت جاری رکھے۔ پھر شیطان کے فریب سے بڑائی آئے اور وہ بندگی کرنا چھوڑ دے۔ اس طرح بہت سال کی محنت بے کار ہو جاتی ہے اور ساری عبادت ضائع ہو جاتی ہے. کچھ عرصے کے بعد تیسری مرتبہ عبادت شروع کرے اور ساتھ ساتھ پرایا مال اور پرائی عورت کی طرف بد خیال کرے ۔ اس لئے اسکی عبادت ضائع ہو جاتی ہے۔ پھر تھوڑے مہینے کے بعد وہ عبادت شروع کرے۔ اُسوقت بھی شیطان اسکو فریب دیتاہے۔ اسکی وجہ سے مال واجبات، جو اسکے پاس ہوتا ہے، وہ کھا جائے یا دوسرے گناہ کرے، تب بھی اسکی عبادت مٹی میں مل جاتی ہے۔ اس طرح مختلف طریقوں سے شیطان تمہیں لوٹ لیتا ہے اور تمہاری بندگی کھا جاتا ہے۔ اس طرح

انسان عبادت بندگی کر کے محنت کرتا جائے اور ساتھ میں شیطان سے بھی فریب کھاتا جائے تو اسکی محنت بے کار جائے گی۔ پھر کچھ سالوں بعد اسکا دل چاہے کہ پھر سے عبادت کروں اور سوچے کہ اب سے شیطان کے فریب میں نہیں آؤں گا اور عبادت بندگی کر کے ایک بڑا محل تعمیر کروں گا۔ لیکن صرف خیال کرنے سے محل تعمیر نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ حرص و لالچ چھوڑ کر، شیطان کے فریب میں نہ آئے، تب ہی اسکی عبادت کام آئیگی یعنی کہ محل تعمیر کر سکے گا۔

تم اپنے دل کے ساتھ تہیہ کرو اور اس طرح عبادت کرو کہ تمہاری عبادت سے ایک مضبوط بنگلہ بنا سکو، جو دوبارہ زمین میں نہ جاسکے ۔ تم اپنے بنگلے کا پایہ بہت مضبوط کرو۔ تمہارے مذہب کا پایہ کنویں کی طرح بہت گہرا ہونے سے اس کا پایہ مضبوط کرنے کے لئے تمہیں سخت محنت جاری رکھنی چاہیئے ۔ اور صبر رکھ کر اسکا پایہ نہ ہل سکے، ایسا مضبوط کرنا چاہیئے۔ تمہارے مذہب کا پایہ مضبوط کرنے کے لئے دوسرے فرائض کے علاوہ پہلے تو تمھیں تین وقت کی دُعا کبھی نہیں چھوڑنی۔ وقت ہُوا کہ فوراً دُعا میں حاضر ہوجاؤ۔ پھر کہیں بھی ہو، کسی بھی کام میں مصروف ہو، وہ کام چھوڑ کر، اُسی جگہ دُعا پڑھ لے۔ اگر دُعا نہ آتی ہو تو بارہ تسبیح "پیر شاہ" کے نام کی یاد کرکے نکال لینا۔ یعنی

که تمہاری دُعا قبول ہوگی اور تم نے دُعا کو سنبھالا، ایسا سمجھا جائیگا۔

اس طرح تمہارے مذہب کا پایہ مضبوط ہو، اسکے بعد، اسکے اوپر نیک اعمال روپی پتھر رکھ کر، بنگلہ مضبوط بناؤ۔ اس بنگلے کی پہلی منزل بنا کر، صرف اتنے میں ہی تم راضی ہو گے تو ابھی بھی تم زمین کے اوپر ہی ہو، اوپر نہیں چڑھے۔ تمہارا مذہب ایسا ہے کہ آہستہ آہستہ تمہارے بنگلے پر منزل کے اوپر منزل بنا کر بنگلے کو ساتویں آسمان تک لے جانا چاہیۓ۔

تم ہمت والے بنو کہ پہاڑ کی طرح اپنی جگہ سے ہل نہ سکو۔

(85) Farman 99

دسوند آٹھواں حصہ برابر دیتے رہنا۔ تمہارے کھیت میں جو پیدا ہو اس میں سے، راجا اپنا حصہ لے جائے، بعد، جو باقی رہے اُس میں سے آٹھواں حصہ دینا۔ بغیر حساب کے نہیں دینا۔

جن لوگوں نے کانگوا بھر کر ہمیں قول دیا، ہمارے مُرید ہوئے ہیں، وہ کبھی بھی اپنا قول نہ توڑیں. پہلے حضرت مولا مُرتضیٰ علیؑ اور نبی صاحبؐ کے زمانے سے ہی کانگوا بھرنے کا یعنی قول لینے کا کام چلتا آرہا ہے۔ اُس وقت بھی مُرید بنتے تھے۔ اس ست پنتھ دین اسماعیلی کا یہ فائدہ ہے کہ ہر مُرید

پر ہر نئے جامے کا ایک مرتبہ خاص طور پر لازمی کانگوا بھرنا واجب ہے۔ ہر نئے جامے کا اپنی زندگی میں ایک مرتبہ کانگوا بھرنا چاہیئے۔ ایک ہی جامے کا ایک سے زیادہ مرتبہ کانگوا بھرنا ہے یا نہیں، یہ اسکی خوشی کی بات ہے۔

جس طرح تم بیوپار یا دوسرے معاملات میں دستخط کر کے رضامند ہوتے ہو، اسی طرح کانگوا بھرواکر ہم تمہارے روح سے دستخط لیتے ہیں۔

(87) Farman 100

دوسروں کو بے دین کرنے والے ملا، خود ہمارے دین میں آتے ہیں۔ ایسے عظیم کام خراسان کے مُرید کیسے کر سکتے ہیں؟ خراسان کے مُرید حقیقی مومنین ہیں۔ ان میں مکمل ایمان، حقیقی شناخت اور مکمل ہمت ہے۔ ایسی صفات کی وجہ سے وہ کبھی بھی شیطان کی بازی نہیں کھاتے۔

تم میں وہ ہمت اور علم نہیں ہے۔ تم بے علم اور بے ہمت ہو، اس وجہ تم شیطان کی بازی کھا جاتے ہو۔ اگر تم میں مطلوبہ علم اور مطلوبہ ہمت ہو، تو تم بھی سامنے آنے والے شیطان کو بھگا سکو۔ کوئی دوسرے دین والا تمہیں فریب دینے کے لئے آئے تو فوراً تم اسے روک سکو۔

اس مذہب پر عمل کرنے میں ہمت یہ اہم چیز ہے۔ ہمت رکھنے سے تم عظیم کام کر سکو گے۔ دوسرا یہ کہ اگر تمہارے

پاس پورا علم ہو، تو تمہیں گمراہ کرنے کے لئے آنے والے دوسرے مذاہب والوں کو روکنے کے لئے ایک ہی لفظ کافی ہے۔ وہ لفظ یہ ہے کہ، تم انہیں پوچھو کہ، تمہارا امامؑ کون ہے؟ اور وہ کہاں ہے؟ تمہارے امامؑ کا راستہ بتاؤ۔ تو وہ یہ کہیں گے کہ، ہمارا امامؑ تو زندہ ہے، مگر وہ غیب ہو گیا ہے؛ تو پھر اُنہیں پوچھو کہ تمہارا امامؑ غیب ہوگیا ہے تو کیا وہ انسان ذات سے ڈرتا ہے؟ کیا اسے لوگوں کا ڈر ہے کہ، لوگ اُسے مار ڈالیں گے؟ کس وجہ سے امامؑ غیب ہے؟ وہ سمجھاؤ، امامؑ تو غیب ہوتا ہی نہیں۔ تب وہ اس کی کیا وجہ سمجھا سکیں گے؟ اور تمہارے سوال کا کیا جواب دے سکیں گے؟ وہ فوراً ہی اس سوال سے خاموش ہو جائیں گے۔ اس کے بعد تم انہیں کہو کہ، امامؑ تو انسان کو اس دُنیا سے پار اُتارنے کے لئے ہیں۔ وہ اگر تمہیں چھوڑ کر بھاگ جائے یا غیب ہوجائے، تو تمہیں کس طرح پار اتارسکے گا؟ تم اپنے امامؑ کو ڈھونڈ نکالو۔ اس دُنیا میں امامؑ کا کام یہی ہے کہ، حاضر رہ کر وقتاًفوقتاً اپنے مُریدوں کے فائدے کے لئے ہدایت کرے۔ انہیں اچھے راستے پر چلائے اور امامت اچھی طرح سنبھالے۔

حضرت نبی محمدؐ کی طرح دوسرے پیغمبرؑ بھی پہلے اس دُنیا میں آئے تھے، وہ بھی کہتے تھے کہ دُنیا کی نبوّت ہمارے پاس ہے۔ ہم پیغمبرؑ ہیں، ایسا ظاہر میں کہتے تھے۔ وہ انسان سے ڈرتے نہیں تھے۔ انہوں نے ظاہر میں دُنیا کو کئ معجزے

دکھائے۔ وہ انسان ذات سے کسی بھی طرح ڈرتےنہیں تھے۔ وہ اگر ایسے ظاہری معجزے نہیں دکھاتے تو اُس وقت کی دُنیا انہیں نبی کے طور کیسے مانتی اور نبی کے طور انہیں کیسے قبول کرتی؟ جیسے تم جانتے ہو اس طرح حضرت نبی محمدؐ کا نام ہر کوئی جانتا ہے۔ جب انہیں نبوت ملی پھر ڈر کس کا؟

کربلا کے میدان میں حضرت امام حسینؑ کے سامنے بڑی جنگ کرنے میں آئی۔ اس وقت وہ ہزاروں لوگوں کے سامنے اکیلے لڑے تھے۔ دشمنوں کی طرف سےظلم اور بڑے دکھ برداشت کرنے کے باوجود بھی کہتے تھے کہ، میں امامؑ ہوں۔ ایسے مشکلات کے وقت میں بھی وہ غیب نہیں ہوئے۔ مگر فقط ایک لکڑی لیکر دشمنوں کے سامنے آگے ہی آگے جنگ میں بڑھتے گئے تھے۔ اُسوقت انہوں نے اپنی امامت نہیں چُھپائی۔ اگر امامؑ کا جامہ حاضر نہ ہو تو سب کافر ہو جائیں۔

حضرت امام حسینؑ کی لکڑی(مسند) اس وقت ہمارے پاس ہے، اور ہم خود ہی امام حسینؑ ہیں۔

تم ایک ہی جگہ پر رکو نہیں۔ پہلے ایک زینہ چڑھ کر پھر دوسرا زینہ چڑھو، اسکے بعد تیسرا چڑھو۔ اس طرح زینہ بہ زینہ اوپر چڑھ کر سلمان فارسی جیسے بنو۔ وہ اہل بیت کے درجے پر پہنچا۔ اگر تم بھی اس جیسے ہو کر چلو گے تو اہل

بیت میں شامل ہو سکو گے۔ بہت سے مُرید اہل بیت جیسے ہوئے ہیں۔ بہت سے مُرید تو ایسے ہمت والے ہوتے ہیں که وہ اہل بیت سے بھی اونچے جاسکتے ہیں۔ اس لئے تم ہمت رکھو۔

تمہارے میں جو روح ہے، وہ کیا ہے؟ اور کہاں سے آیا ہے؟ ایسا خیال تم کیوں نہیں کرتے؟ تم ہمیشه خیال کرو که تمہارا روح کیا چیز ہے؟ تم اسے اس کی اصل جگه پر کیوں نہیں پہنچاتے؟ اسے اصل جگه پر پہنچانے کے لئے تم ہمت کیوں نہیں کرتے؟

تم جانتے ہو که اس دُنیا میں تمام دریا بالآخر سمندر میں جاملتےہیں۔ سمندر میں مل جانےکےبعد کوئی بھی انہیں دریا کا نام نہیں دیتا۔ اسی طرح ہم ایک سمندر کی مانند ہیں۔ تمہارے روح کا آخری سِرا سمندر میں یعنی ہمارے اپنےمیں ہے۔ بلآخر تم سمندر میں مل جاؤ گے۔ لیکن تم بہت ہی ناہمت ہو، اس لئے تمہارا روح جلدی سے وہاں نہیں پہنچ سکتا۔ دیکھو! اس کچھ (Kutch) کے علاقے میں جو دریا ہیں، وہ سمندر میں نہیں مل سکتے ہیں، راستے میں ہی خشک ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جو لوگ بے ہمت ہیں، انکا روح بھی ان کچھ کے دریاؤں کی طرح راستےمیں ہی خشک ہو جاتا ہے۔ تمہارا روح ایک دریا کی مانند ہے۔ تم اسے راستے میں خشک ہونے نه دو۔ ہمت والے شخص کا روح جلدی سے سمندر میں مل جاتا ہے۔ یه کچھ کے دریا ناہمت ہیں، اس لئے سمندر

میں نہیں مل سکتے۔ دوسرے ملکوں کے دریا ہمت والے ہیں، اس لئے وہ جلدی سے سمندر میں مل جاتے ہیں۔ جیسا کہ دریائے اٹک، یہ دریائے سندھ میں مل جاتا ہے۔ اور دریائے سندھ، کراچی کے سمندر کے ساتھ ایک ہو جاتا ہے۔ تب وہ پر سکون ہو جاتی ہے۔ دریائے سندھ بہت ہمت والا ہے ۔ اسی طرح جو لوگ ہمت والے ہیں، وہ لوگ دریائے سندھ کی طرح سمندر میں یعنی ہم میں آکر مل جاتے ہیں۔ لیکن جو لوگ ناہمت ہیں، انکا روح کچھ کے دریاؤں کی طرح راستے ہی میں خشک ہوجائے گا۔ تم تمہارے روح کو راستے میں خشک ہونے نہ دو، بلکہ جلدی سے سمندر میں مل جانے دو۔ تم اس ضمن میں اچھی طرح خیال کرنا۔

KIM-1, FARMAN 101-140 (8)

Farman 101 (87)

استاد ہوشیار ہونا چاہیئے، نیز روحانی علم سے بھی واقف کار ہونا چاہیئے۔

جس انسان کا ایمان سلامت ہے، وہ ہی حقیقی مالدار ہے۔ تمہارے پاس دولت نہ ہو تو کیا ہوا؟ اگر مذہب کے کام کے لئے تم میں ہمت ہوگی تو تمہارے پاس لا محدود دولت ہے۔ حاضر امامؑ کی خدمت بجانا، وہی مومن کا پیسہ ہے اور وہی مومن کا کردار ہے ۔ خانہ وادان۔

(89) Farman 103

انسان اُسی کا نام ہے جو دین پر مضبوط ایمان رکھتا ہو اور بالکل غرور نہ کرتا ہو۔ عبادت میں مشغول رہنا۔

مذہب کے کام میں مُرید کو پیر کے اوپر محبت رکھنا، ضروری ہے۔ اسی طرح پیر کے دیدار کرنا، یہ بھی ضروری ہے۔

باطنی عشق ہے، وہی پیر اور مُرید کے درمیان شناخت کی نشانی ہے۔ تمہاری اور ہماری محبت برابر ہے۔ ایسا خیال نہیں کرنا کہ ہماری محبت تم پر کم ہے اور تمہاری محبت ہم پر زیادہ ہے۔ تمہارے اور ہمارے درمیان جو محبت کی

ڈور ہے، اُس محبت کی ڈور کی گانٹھ زیادہ مضبوط کرنے کی کوشش کرتے رہنا۔

(90) Farman 104

تم اپنی عبادت برابر کرو۔ تمہیں اپنی عبادت نہیں چھوڑنی چاہیئے۔ اگر تم بیمار ہو تو بھی عبادت نہیں چھوڑنا۔ تم اگر سفر میں ہو تو بھی عبادت کرتے رہنا۔ جب تک تمہارے جان میں جان ہے، تب تک تمہاری عبادت نہیں چھوڑنا۔

Farman 105

پہلی مرتبہ دیا ہُوا اسمِ اعظم یعنی بندگی کا کام برابر نہ کیا ہو اور اُس سے پہلے بڑا کام کرنے کی اُمید کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

ابھی تمہارے پاس ایک زیور ہے، جب ہم دوبارہ تشریف لائیں گے، تب اُس زیور کو جانچ کر، اُس سے زیادہ قیمتی زیور عنایت کریں گے۔

ہم نے سُنا ہے کہ تمہارے یہاں بڑی عمر کی لڑکیاں کنواری بیٹھی ہیں، یہ بہت خراب بات ہے۔ انکی شادی کر دینی چاہیئے. انکی شادیاں کردو گے تو انکو اولاد ہوگی، جس میں مومن بھی پیدا ہونگے۔ ایک درخت سے پھل نہیں آئے تو اُس درخت سے کیا فائدہ؟ اس لئے انکی فوری شادیاں کردو۔ خانہ وادان۔

(92) Farman 106 جانوروں کو پانی کے تالاب کے پاس لے جایا جائے، پھر وہ پانی پیئے یا نہ پیئے، یہ اسکی مرضی کی بات ہے۔ اسی طرح ہم تمہیں راستہ بتاتے ہیں۔ تم اس پر چلو یا نہ چلو، وہ تمہاری خوشی کی بات ہے۔ خانہ وادان

(93) Farman 107

ہم جتنے دن یہاں ہیں، اتنے دن ہمیشہ آئیں گے اور روزانہ تمہیں فرمان فرمائیں گے۔ جتنے دن ہم یہاں ہیں اتنے دن ہمیشہ نور کا پانی تمہارے دل میں ڈالیں گے اور تمہارا دل نُورانی کریں گے۔ تم بھی ہمیشہ سُننے کے لئے آنا، تو تمہیں بہت فائدہ ہوگا۔ تم آپس میں بھائی برادر ہو کر چلنا۔ مومن کا دل خُداوند تعالیٰ کا گھر ہے۔

تم ہمیشہ فرشتے جیسے بنو۔ تم تمہاری آنکھیں بد نظر سے صاف رکھنا۔ جو مومن ہے، انکو اپنے دل کی آنکھیں صاف اور پاک رکھنی چاہیئیں۔ دیدار کر کے جو بد نظر کرتا ہے، اسکو آگ کا بدلہ ملتا ہے۔ تمہارے کام اور دل ہمیشہ صاف ہوں۔

ہم ظاہر میں یہاں آئے ہیں اور تم ہمارے دیدار کرتے ہو۔ ظاہر میں ہم تمہارے پاس نہ بھی ہوں، یعنی یہاں سے غیر حاضر ہوں پھر بھی تمہارے دل ایسے پاک اور صاف رکھو کہ جس سے تم تمہارے دل میں ہمیں روبرو دیکھو۔ خانہ وادان۔

(94) Farman 108

تم جو جماعت خانہ بنا کر ہمیں پیش کروگے، اسکے بدلے ہم تمھیں نُور کا گھر جنت میں عنایت فرمائیں گے۔ جواہرات کے گھر سے بڑھکر نُور کا گھر انتہائی اعلیٰ ہے۔ بارہ مہینوں میں دو عیدیں آتی ہیں اور جب ہم تشریف لاتے ہیں، تب ہمیشہ عید ہوتی ہے۔ لیکن تم جو جماعت خانہ بنا کر ہمیں پیش کرو گے، اس میں بارہ مہینے ہمیشہ عید ہوگی۔

اسکے بعد مولا نے ایک شخص کو کربلا کے متعلق پوچھنے پر فرمایا:- لوگ کربلا جاتے ہیں، وہاں ظاہر میں پتھر، مٹی اور سُنہری گھر دیکھتے ہیں، اس سے کیا فائدہ؟ باطنی گھر بنانا چاہیئے، جو حقیقتاً کام آنے والا ہے۔

(95) Farman 109

انسان وہ ہے، جو اوپر جانے کی خواہش رکھتا ہے۔ اسکے سِوا اس دُنیا میں تمام انسان حیوان کی مانند ہے. تمہارا اپنا روح اصل مقام پر پہنچے وہ اچھا۔ ایسا نہ ہو کہ روح یہیں رہ جائے اور جانور کی طرح کھاۓ اور سوئے۔ انسان اور حیوان میں یہ فرق ہے کہ انسان سے فرشتہ بنا جا سکتا ہے، لیکن انسان میں سے فرشتہ بننا، اس میں بہت محنت ہے۔ محنت کرو گے تو پہنچو گے۔ تم ہمت کرو پہلے تو تمہارا ایمان بہت زیادہ مضبوط چاہیئے۔ ہمارے فرمان پر چلو، ہمارے فرمان مانو۔ ہمارے سوائے دوسرا خواہ کوئی بھی ہو، اسکی بات نہیں

ماننا۔ ہماری اولاد ہو، تو بھی جب تک ہمارا حکم نہ ہو، تب تک انکا فرمان نہیں ماننا۔ جب تک ہم انکو بڑائی نہ دیں، تب تک انکا فرمان نہیں ماننا۔

تم ایسا نہیں سمجھنا کہ فلاں بھگت یا فلاں شخص تمہیں اصل مقام پر لے جائیگا۔ ہم ہی تمہیں اوپر لے جانے والے ہیں۔ ہمارے سِوا، یہ بھگت یا وہ بھگت تمہیں اصل مقام پر نہیں پہنچائے گا۔

(96) Farman 110

دین کا پایہ عشق ہے۔ عشق کا پایہ کیسا مضبوط ہے؟ پتھر کے پایے جیسا ہے۔ پتھر کا پکا پایہ ہو، اُس کے اوپر جتنی بھی عمارتیں اور منزلیں بناؤ گے، اتنی بن جائیں گی۔ جس شخص کے دل میں کینہ ہوگا، اسکو عشق پیدا نہیں ہوگا۔

جو دو رنگ والے (دو رنگے) ہیں، یعنی جھوٹے دکھاوے والے ہیں، جو دل میں کچھ اور طرح کے ہیں اور دیکھنے میں کچھ اور طرح کے ہیں، انکے دل میں عشق پیدا نہیں ہوتا۔ ہر مذہب میں جھوٹ کو بہت خراب سمجھا جاتا ہے۔ اور ہر جگہ جھوٹ کو بہت خراب کہا جاتا ہے۔ جو جھوٹ کی صورت والے ہیں یعنی کہ دل میں جھوٹے خیال والے ہیں، وہ جماعت خانے میں نہ آئیں تو بہتر ہے۔ جماعت خانہ فرشتوں کی جگہ ہے۔ فرشتوں کی جگہ پر شیطان نہیں چاہیئیں۔ فرشتے کیسے

بنیں، اسکا خیال کرو۔ فرشتے پاک ہیں۔ تم بھی فرشتے بنو، ایسا کرو۔

اس دُنیا میں لوگ بڑائی کے لئے بھاگ دوڑ کرتے ہیں۔ تم بڑائی کے لئے نہیں دوڑو، کیونکه جو بڑے ہوتے ہیں، ان پر زیادہ بوجھ پڑتا ہے۔ جماعت کو اچھی طرح سنبھالنا اور جماعت کی خدمت کرنا وغیرہ، یه بہت بڑا بوجھ ہے۔

تم اسماعیلی دین پر مضبوط رہنا۔ اسماعیلی دین، باطنی دین ہے۔ تم اپنا باطن پاک کرو اور اپنے اعمال اچھے کرو۔ اپنے دین مذہب پر شک نہیں لانا چاہیۓ، شک لانے سے ایمان چلا جاتا ہے. شک بد اعمال کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ شک آئے تو پھر ایمان کہاں ثابت رہے؟

تم دُنیا کی بڑائی چاہتے ہو۔ دُنیا کی بڑائی میلی ہے۔ گورنر ہو تو، وہ میلی جگه میں نہیں بیٹھتا۔ تم کہتے ہو که، گورنر بھی بنیں اور میلی جگه میں بھی بیٹھیں، ایسا نہیں ہوتا۔ تم کہتے ہو که فرشتے بنیں، لیکن تمہارے اعمال بد ہوں تو فرشته کیسے بنو؟

جن کے اعمال اچھے نہیں، انکی عبادت کسی کام کی بھی نہیں۔ عبادت کرو تو ایسی کرو که فرشته بنو۔

دیکھو، چار فرشتے ہیں۔ انکا پیٹ عبادت سے بھرا رہتا ہے۔ تم بھی ایسا ہی کرو. ایک گدھے کا منه بند کر کے، اسکو کھانے کے

لئے نہ دیں، تو یہ اسکا روزہ ہُوا؟ تم بھی اسی طرح کرو تو کیا فائدہ؟

فرشتے اپنا منہ بند نہیں رکھتے۔ بندگی ہی اُنکی خوراک ہے، تم بھی ایسی ہی بندگی کرو تو فرشتہ بنو۔

تم صُبح جب نیند سے بیدار ہو، تب خدا سے عرض کرو کہ آج میں حرام کے اور نافرمانی کے کام نہیں کروں گا۔ جب تم نیند سے اُٹھو، تب ہمیشہ خُدا سے یہی مانگتے رہنا۔

جس طرح ابھی تم ظاہری میں ہمیں دیکھتے ہو، اسی طرح چلتے، پھرتے، اُٹھتے، بیٹھتے ہمیں حاضر سمجھنا۔ تمہارا عشق اور محبت ہمارے دل میں ہے۔ تمہارا گھر اس دُنیا میں، یعنی ممبئی، ولایت، کچھ یا کاٹھیاوار وغیرہ، کہیں بھی نہیں۔ تمہارا گھر ہمارے دل میں ہے۔ اور ہمارا گھر ہمیشہ تمہارے دل میں ہے۔ اب جب تم گت جماعت میں آتے ہو، اور ہمیں حاضر دیکھتے ہو، اسی طرح ہمیشہ حاضر سمجھنا۔ مومن اور مُرشد کبھی بھی جدا نہیں۔ خانہ وادان۔

(97) Farman 111

جو اسکول چلتا ہُوا رکھنے میں خوش ہونگے، انکے گھر خُداوند کریم آباد کریں گے۔ انکے مال اور اولاد میں برکت ہوگی۔ لیکن

جو اسکول توڑ دیں گے، انکا گھر خُداوند توڑ دیں گے۔ اسکول توڑنے والے برباد ہو جائیں گے .

بہت دلگیری کی بات ہے که مذہب کے کام کے لئے، تم میں سے کوئی آگے نہیں آتا ہے۔ پیر صدردین، پیرحسن کبیر دین، پیر نصیر دین، پیر صاحب دین کیسے کیسے تلخ الفاظ اور مصیبتیں برداشت کرکے، جان مال کی پرواہ کئے بغیر، نصیحت فرمانے کے لئے ہندوستان آکر، تمہیں ست پنتھ اور شّاہ اسلام شاہؑ کا گھر بتایا۔

ابھی تمہیں تو کچھ بھی محنت نہیں، تنخواہ ہم تمہیں دیتے ہیں، پھر بھی مذہب کے کام ہمت سے نہیں بجا سکتے۔

تم پیر صدردین جیسے بننے کا سوچتے ہو، یه کیسے ہو سکے؟ تم میں ہمت تو ہے نہیں، تب تم سےاور کیا ہو سکے؟ ایسا ہے۔

خُدا نه کرے که اسکول کا ماسٹر بیمار ہو، یا گذر جائے یا بیمار ہو کر چھٹی پر جائے، تو فوراً ہی دوسرا ماسٹر تلاش کرکے، اسکی جگه پر رکھ لینا۔ اس میں بالکل ڈھیل نہیں کرنی، لیکن ہماری اسکول بند نہیں رکھنا۔

تمہیں کچھ بھی محنت نہیں۔ فقط ایک ٹیچر ڈھونڈنا ہے، اتنی ہی تمہیں محنت ہے۔

(99) Farman 113

جو بوڑھی عورت جماعت خانے میں انتقال کر گئی، وہ بہت نصیب دار تھی۔ خُدا کے گھر میں گذر گئی، وہ بہشت میں آرام سے پہنچی ہے۔ مومن کی جگہ قبرستان میں نہیں، مومن کی جگہ بہشت میں ہے۔ خانہ وادان۔

Farman 114 (100

جب تم ہمارے محبت کے لشکر ہو، تب تم محبت کے سائے میں بیٹھو، اس سے تمہارے دل میں محبت اور عشق کا درخت پیدا ہوگا۔ اُس محبت اور عشق کے درخت کو ایسا پانی پلاؤ کہ تمہارا ایمان سلامت رہے۔ تم ایسے کام نہیں کرو کہ جس سے آگ پیدا ہو کر وہ درخت جل جائے، صاف دل، یہ ایسا درخت ہے، کہ اگر اسکو سچائی کا پانی دیا جائے تو اس میں محبت روپی پھل پیدا ہوگا۔

Farman 116 (102

دین کے کام میں تمہاری عزت جائے، مال جائے، اولاد جائے ، سب کچھ جانے دینا، لیکن تم تمہارا دین سنبھالنا۔

Farman 118 (104

پھل کے اوپر کا چھلکا دیکھنے میں اچھا لگتا ہے، لیکن اگر وہ چھلکا کھاؤ گے تو تمہیں کڑوا لگے گا اور لذت نہیں آئے گی. پھل کے اوپر کا چھلکا دیکھنے میں اچھا لگتا ہے، مگر پھل کے اندر

کا مغز کھاؤ گے تب لذت اور مٹھاس آئے گی۔ اسی طرح تمہارا دین مغز سے بھرپور ہے، یعنی کہ اس میں نُور بھرا ہوا ہے۔

ہمارا دین سیدھی سڑک کی طرح ہے۔ تم سڑک پر سیدھے چلتے جاؤ گے تو، تمھارے گاؤں پہنچ جاؤ گے؛ یعنی کہ، تمھارے اصل نُورانی مقام پر پہنچو گے۔ اگر تم سڑک پر آکر چلو گے نہیں اور کھڑے رہو گے تو کیسے پہنچو گے؟

بہت سے لوگ چل چل کر کہاں کہاں جاتے ہیں۔ آخر بہت محنت برداشت کر کے، وہاں پہنچتے ہیں اور دیکھتے ہیں تو وہاں قبریں نظر آتی ہیں۔ یہ قبریں ان سے سوال جواب نہیں کرتیں۔ وہ قبر سے جو سوال پوچھیں گے، وہ قبریں انکا جواب کبھی بھی نہیں دیں گی۔ پانی کی لالچ میں دوڑ دوڑ کر جاؤ گے تو بھی آخر میں دھول نظر آئے گی۔ تم بہت سی جگھوں پر جاؤ گے اور وہاں جاکر دیکھو گے، تو قبر اور خاک کے سِوا اور کچھ بھی نظر نہیں آئیگا۔

تم اپنے مذہب میں مضبوط اور مستقیم رہنا۔ کتابوں میں بھی لکھا ہُوا ہے کہ ظاہر پرست یعنی باہر کی چیزوں کو ماننے والے خراب ہیں۔ باطن پرست یعنی باطنی چیزوں کو ماننے والے بہتر ہیں۔ تم باطن پرست بننا۔

Farman 119 (105

تم جماعت خانے میں ہمارے فرامین کیوں نہیں پڑھتے؟ ہمارے فرامین پڑھنے اور ان کی معنی نکالنے کی جو کوئی منع کرتا ہے، وہ دین کا دشمن ہے۔

لوگ کربلا جاکر کس لئے اپنا وقت بے کار میں ضائع کرتے ہیں؟ حضرت امام حسینؑ جماعت خانے میں براجمان ہیں، وہاں آؤ۔ جماعت خانے میں فرمان اور گنان کا مشاہدہ کرنے دو، کبھی بھی منع نہیں کرنا۔ جماعت خانے میں معنی کرنے والے کو، جو حق کی بات ہو، اُس متعلق نرمی اور مٹھاس سے معنی نکالے، زبردستی نہیں کرنی۔ گنان علم کی معنی و مشاہدہ کرتے وقت حاضر امامؑ کی شناخت کرانے میں آتی ہے۔ خانہ وادان۔

Farman 120 (106

تم جماعت چاند رات کے دن محبت اور عشق سے جماعت خانے میں جمع ہوتے ہو، اسی طرح ہمیشہ مغرب کے وقت جمع ہوتے رہو اور ہمیشہ علم گنان کا مشاہدہ اور وعظ کرنا۔ اس بات میں ذرا بھی سُستی یا غفلت نہیں برتنا، تو تمہارے مال اور اولاد میں برکت ہوگی۔ اس طرح کرو گے تو تمہارا روح ہمیشہ پاک رہے گا۔

Farman 121 (107

تم ایسا خیال نہیں رکھو کہ بیٹی صرف پیسے والے ہی کو دینی ہے۔ تم پیسہ دار دیکھ کر دوگے، تو بھی بعد میں اگر وہ غریب ہوجائے، تب کیا کرو گے؟ آدمی تندرست، ایماندار ، گذر بسر کرنے کے لئے ہمت والا، نیک خصلت والا ہونا چاہیئے۔ ایسے شخص کو لڑکی دوگے تو تمہارے حق میں عظیم فائدہ ہے۔ غریب ہو تو کیا ہوا؟

ہمارے فرامین دل میں رکھ کر ہمیشہ دھیان میں لینا۔ خانہ وادان۔

Farman 126 (112

جو اچھے کام کرتے ہیں، خُداوند کریم انکے کام میں برکت دیں گے۔ ساری برکت ایک دن میں نہیں، بلکہ آہستہ آہستہ، دن بدن برکت میں اضافہ ہوتا جائیگا۔ انکے مال اور اولاد میں خُداوند تعالیٰ برکت دیں گے، ایک دن وہ اعلیٰ مقام تک پہنچ جائیں گے۔

اگر وقت پر دُعا نہ پڑھ سکو تو ایک تسبیح زیادہ نکالنا۔ تمہارے پاس جو اسمِ اعظم ہے، وہ دُنیا میں کسی کے پاس نہیں۔ خانہ وادان۔

Farman 127 (113

ایک ایک مومن ہمیں یاد ہے۔ تم بھی ہمیں یاد کئے بغیر نہ رہنا۔ ایک دن بھی ایسا نہ گزرے کہ ہمیں یاد کئے بغیر رہ

جاؤ۔ مومن کا دل ٹیلی گراف اور ٹیلی فون کی طرح ہے، جس کے ایک سِرے پر مُرشد اور دوسرے سِرے پر مومن ہے۔ جب تم ہمیں یاد کرتے ہو، تب، اُسی وقت تم بھی ہمیں یاد آتے ہو۔ ہم تمہیں یاد کرتے ہیں، اس متعلق تم ظاہر میں کچھ نہیں جانتے، پھر بھی باطن میں ہمیشہ ہماری دُعا تمہیں پہنچتی ہے اور ہمیشہ پہنچتی رہے گی۔ خانہ وادان۔

Farman 132 (118

تم ہمارے مُرید ہماری حقیقی اولاد جیسے ہو۔ مُرید اور مُرشد کے درمیان کوئی بھی جدائی نہیں، وہ ہمیشہ ایک ہی ہیں۔ اسی طرح دل ہمیشہ مضبوط کر کے، ایک دل رکھنا چاہیئے۔

تم اپنے روح کا خیال رکھنا، تاکہ تم فرشتہ بن جاؤ، بلکہ فرشتے سے بھی اوپر کی حالت میں پہنچو۔ جن کے کام اچھے اور پاک ہیں، جن کا ایمان، دل، زبان، کان، ہاتھ، پاؤں سب ہمیشہ گناہوں سے پاک ہیں، وہ جبرائیلؑ سے بھی زیادہ اوپر کے درجے میں پہنچیں گے۔ اس لئے تم خیال رکھو گے تو جبرائیلؑ، میکائیلؑ اور اسرافیلؑ سے بھی اونچے درجے پر پہنچو گے۔

تم اپنی آنکھیں ہمیشہ اوپر کی طرف رکھو۔ زمین پر نگاہ نہیں رکھو۔ تمہاری نگاہ ہمیشہ آسمان پر جانے کی ہو۔ بندگی عبادت ہمیشہ پاک دل کی ہونی چاہیئے۔

پہلے کے زمانے میں ایران میں ناصر خسرو، حسن بن صباح، پیر صدر دین وغیرہ جو دین کے بڑے شیر ہو گزرے ہیں۔

باطن میں ہے، وہ ہم سب جانتے ہیں، پھر بھی مومن پر واجب ہے کہ ہمیں ظاہر میں خبر دے. ہم ہماری دل کی گہرائیوں سے دُعا فرماتے ہیں کہ تم سچائی کے راستے پر چلو۔ خانہ وادان۔

Farman 135 (121

تم تمہارا ایمان منصور جیسا رکھو۔ دیکھو، منصور کو سولی پر چڑھایا گیا، پھر بھی اس نے اپنا ایمان نہینں چھوڑا۔ جب منصور کو سولی پر چڑھایا گیا، تب اسکے جسم سے خون نکلا، اس خون میں سے بھی "اناالحق" کی آواز نکلتی تھی۔ بلآخر اسے جلا دیا گیا۔ یہ ایمان کی نشانی ہے۔ تم بھی ایمان مضبوط اور مستقیم رکھو گے، تو منصور اور فرشتے جیسے بنو گے۔

مومن ہے، وہ فرشتے سے بھی اونچی جگہ پر جا سکتا ہے۔ تم بھی اسی راستے پر ہو۔ اخلاص کے بارے میں ناپختگی (کچاس) ہے۔ تم میں ایک دلی نہیں۔ تم آپس میں دشمنی رکھو گے اور دل میں تھوڑی بھی خرابی ہوگی تو جس راستے تم چڑھے ہو، اس راستے میں تم آگے نہیں بڑھ سکو گے۔

جب تم صُبح نیند سے بیدار ہو تو، تب دُعا مانگو کہ ہمارا ایمان سلامت رہے اور نا فرمانی کے کاموں سے دُور رہیں اور ہم سے فرمان برداری کے اچھے کام ہوں۔ اس طرح کی دُعا مانگ کر تم اپنے دل کے ساتھ پنجہ لو۔ تمہارے دل میں اخلاص کا خیال رہے۔

اچھی عادت ڈالنے سے گناہ کے کام نہیں ہونگے۔ اسکو گناہ کے کام پہاڑ جیسے مشکل لگیں گے۔ جب ایسا ہوگا تب عبادت بہت آسان لگے گی۔

ہم نے تمہیں عبادت عنایت کی ہے، وہ بے حد آسان ہے۔

Farman 136 (122

ظاہری کی جُدائی بہت سخت ہے، لیکن الحمدُللہ، باطن میں ہم اور تم جُدا نہیں۔ باطن میں ہم ہمیشہ تمہارے پاس ہیں۔ ہم اور تم ایک ہیں۔ ہم اور تم کبھی بھی جُدا نہیں۔

ظاہری میں ہم تمہارے پاس سے چلے جائیں، تو بھی باطن میں ہم ہر دم میں تمہارے پاس ہی ہیں۔ اگر تمہارا ایمان سچا ہوگا، تو ہم تمہارے نزدیک ہیں۔ تم ہمارا عشق رکھتے ہو اور ہم تمہارا عشق رکھتے، تب تم میں اور ہم میں کوئی جُدائی نہیں۔ تمہارا اور ہمارا تعلق پیر مُرشد کا ہے۔ تم ہمارے فرزند سے بھی ہمارے زیادہ نزدیک ہو۔ تم ہماری

جان سے بھی زیادہ نزدیک ہو۔ تم ہمارے حقیقی مومن ہو۔ خانہ وادان۔

Farman 138 (124

حسد رکھنے والے شخص کو اسکے دل میں، اسکی روح کو یہ بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔

ظاہری میں انسان کا جسم ناپاک ہوتا ہے، لیکن روح ناپاک نہیں ہوتا۔ روح تو ہمیشہ پاک ہی ہے، اس لئے وقت پر دُعا عبادت بندگی کی ادائیگی میں چوکنا نہیں۔

مُرشد کے فرمان کو جو تعظیم دیتے ہیں، وہ بڑے ہیں اور حقیقتاً دین کا مطلب بھی یہی ہے۔

مومن پر واجب نہیں کہ، جو اپنی نگاہ (مرضی) میں آئے ایسا کرے۔

ہم چاہتے ہیں کہ تمہارا سجدہ قبول ہو۔

تم سب جماعتوں کو ہر روز یاد کرتے ہیں اور تمہارے حق میں دُعا فرماتے ہیں کہ تمہارا ایمان سلامت رہے، تمہاری بندگی قبول ہو۔

ایک مرتبہ ایک شخص پیغمبر صاحبؐ کے پاس اپنا انصاف مانگنے کے لئے گیا۔ پیغمبر صاحبؐ نے فرمایا کہ، اگر تم ایک کام کرو گے تو تم سے کبھی بھی گناہ نہیں ہونگے۔ اُس شخص نے عرض کی، ایسا کونسا کام ہے، جس کو نہ کرنے سے کوئی

بھی گناہ نہیں ہو سکتا؟ تب پیغمبرؐ نے جواب میں فرمایا، تم کبھی بھی جھوٹ نہ بولنا۔ وہ شخص گھر گیا اور اپنے دل میں تہیہ کیا کہ اب سے مجھے جھوٹ بولنا ہی نہیں ہے۔ پھر اس شخص نے سوچا کہ مجھے اب تو جھوٹ بولنا نہیں ہے، ابھی اگر میں گناہ کروں گا، تو مجھے سچ بولنا ہی پڑے گا، اس طرح مجھے بڑی شرم آئیگی۔ ایسا سوچ کر اُس نے ہر طرح کے گناہ کے کام چھوڑ دیئے اور اچھے کام کرنے لگا۔ اس طرح تم بھی جھوٹ بولنے کی عادت چھوڑ دو گے تو تم سے ایک بھی گناہ کا کام نہیں ہوگا۔

Farman139 (125

انسان جب تک اس دنیا میں ہے تب تک اسکول میں زیر تعلیم طالب علم کی مانند ہے۔ اسکول میں پڑھنے والے بچے ہمیشہ اپنی تعلیم جاری رکھتے ہیں اور اسکول میں جو کچھ سکھایا جاتا ہے اُس کی تعلیم لیتے ہیں۔ اسی طرح انسان جب تک اس دُنیا میں جی رہا ہے اُس وقت تک سیکھتے سکھتےہوشیار، عاقل، عالم اور باہمت بنتا ہے۔

مرنے کے بعد آخرت کے امتحان میں کامیاب ہونے کیلئے چار اسباق یاد کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ چار اسباق اس طرح ہیں۔

1۔ تمہارا ایمان پاک ہونا چاہیئے۔

2۔ تمہارے اعمال پاک ہونے چاہیئے۔

3۔ تمہاری آنکھیں پاک ہونی چاہیئے۔

4۔ تمہارے ہاتھ پاک ہونے چاہیئے۔

ا۔ اب ایمان اس طرح پاک ہونا چاہیئے کہ تمہارا روح عقل اور عشق سے پاک ہو تب تمہارا ایمان پاک ہوا کہلائے گا۔ اگر ایمان پاک ہو تو یوں سمجھا جائے گا کہ تم پہلے سبق میں کامیاب ہوئے۔ ایمان کی بنیاد عشق پر ہے۔ اگر عشق مکمل ہو تو ایمان روح کے ساتھ ایک ہو جاتا ہے۔

2۔ پاک اعمال سے کیا مراد ہے؟ اور وہ کس طرح پاک رہیں؟ اعمال پاک رکھنے کیلئے ہمیشہ یادگیری رکھنی چاہیئے۔ یہ یادگیری رکھنے کا کام بہت کٹھن ہے کیونکہ شیطان انسان کو ہمیشہ فریب دیتا ہے۔ شیطان دن رات تمہارے پاس تیار ہی بیٹھا ہے صرف حقیقتی مومن ہی اُس کے فریب سے بچتا ہے۔

پرائی عورت یا پرائے مال پر بَد نظر کرو گے تو اُس میں تمہارے لئے گناہ ہے۔ پرائے مال یا پرائی عورت کیلئے تمہارے دل میں اگر ذرہ برابر بھی بَد خیال آئیگا تو بھی تمہارے حق میں بہت نقصان دہ ہے۔ اس کام میں انسان کا گوشت کھانے جیسا سنگین گناہ ہوتا ہے۔ جن کی آنکھیں پاک ہیں اُن کے لئے آسان ہے ان سے کوئی بھی گناہ نہیں ہو سکے گا۔

جس انسان کی زبان، ہاتھ اور پیر پاک نہیں اُس کے لئے بہت مشکل ہے۔

انسان کے جسم میں روح ہے اسے جیسی عادت ڈالو گے ویسی عادت اپنائے گا۔ جس طرح انسان جسم کی ورزش کرتا ہے تب ورزشی کہلاتا ہے۔ وہ ورزشی بننے کیلئے بچپن ہی سے اپنے جسم کو مختلف طریقوں سے تکلیف دیتا ہے اور اس طرح رفته رفته ورزش کرنے کی عادت ڈالتا ہے۔ اپنے جسم کو مختلف طریقوں سے لچک دینے کی عادت ڈالنے کیلئے وہ تکلیف برداشت کرتا ہے۔ جب اُسے اچھی طرح عادت ہو جاتی ہے تب وہ نہایت آسانی سے ورزش کرسکتا ہے۔ بالآخر اس میں اتنی قوت آجاتی ہے که وہ روپے کے سکّے کو ہاتھ سے ٹکڑے ٹکڑے کر سکتا ہے۔

تمہارے روح کے متعلق بھی ایسا ہی ہے۔ اپنے روح کو بھی ایسی عادت ڈالو که وہ ہمیشه خوبی کے نیک کام کرے۔ جب روح کو ثواب کے کام کرنے کی عادت ہوگی اس وقت تمہارا روح پہلوان کی طرح ہو جائے گا اور فرشتے جیسا بن جائے گا بلکه فرشتے سے بھی بلند مرتبے پر پہنچے گا اور اُس کے بعد تم خود معجزے کر سکو گے۔

ہم تمہیں دُعا کرتے ہیں۔ تم اپنے روح کو ایسی ورزش دو که وہ معجزے کر سکے اور تم اپنی اصلیت کو پہچان سکو۔ تمہارے روح کو نیک کام کرنے کی عادت ڈالو۔ تم روح کو

جیسی عادت ڈالو گے ویسی عادت وہ اپنالے گا۔ تمہارے روح کو پاک کام کرنے کی عادت ڈالو گے تو رفتہ رفتہ تمہارے جسم سے حیوانیت نکل جائے گی اور بلآخر مرنے سے پہلے تمہارا روح فرشتے جیسا ہو جائے گا۔

جس راستے سے انسان فرشتہ بن سکتا ہے اُس راستے پر تم ہو مگر اُس راستے میں بڑی دشواری ہے لیکن عادت ڈالنے سے وہ راستہ بہت ہی آسان ہو جاتا ہے۔

انسان جب تک دُنیا میں زندہ ہے تب تک نُور کا پانی اُس کے ہاتھ میں نہیں آسکتا کیونکہ خُدا نخواستہ بیس تیس یا چالیس سال بعد پھر وہ مغرور بن جائے اور گناہ کے ناپاک اعمال کرے تو وہ شیطان مثال بن جاتا ہے۔

مثال کے طور پر دیکھو! عزازیل (فرشتہ) اپنی بندگی سے ساتویں آسمان تک پہنچ گیا لیکن دین کے مغز کو وہ نہ سمجھا، اُس نے خُدا کا فرمان نہ مانا اس لئے شیطان بن کر زمین پر آ گرا۔ تم بھی جب تک دُنیا میں ہو اُس وقت تک کبھی بھی مغرور نہ ہونا۔ ذرہ برابر بھی ناپاکی کے کام نہ کرنا۔

جس طرح ایک تیراک دریا میں تیرتا جاتا ہو اور دریا کی موجیں اُسے دھکیل کر دوسری جانب لے جاتی ہوں۔ اُسے جس طرف جانا ہو پانی کی موجیں اُسے اُس کی مخالف سمت میں لے

جاتی ہوں تو وہ کچھ دُور تک پانی میں کھینچتا چلا جائے گا لیکن اگر وہ تیراک ہو شیار ہو تو بالآخر پار اتر جاتا ہے۔

اسی طرح یہ دُنیا سمندر کی مثال ہے۔ جس انسان کا ایمان اور عشق سچا ہوگا پھر بھی جس طرح ماہر تیراک کو دریا کی موجوں کی مزاحمتوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے اسی طرح اُسے بھی مشکلات تو آئے گی لیکن وہ تدبیر کر کے خشک زمین پر پہنچ جائے گا۔

تم تمہارا خشک راستہ ڈھونڈو۔ تمہیں خشک راستے پر جانا ہو تو تمہارے روح کو پاک کرو اور ہر روز تمہارے روح کو سچے راستے پر چلاؤ۔ اس طرح تمہیں خشک راستہ ہاتھ لگے گا۔ تمہارا خشک راستہ ساتویں آسمان پر ہے۔ جب تم وہاں پہنچو گے تب تمہیں خشک زمین ملے گی اور تمہارا دل بھی تمہیں گواہی دے گا۔

اس دُنیانماسمندر میں سے ساتویں آسمان کی خشک زمین پر پہنچنے کیلئے، راستے میں جو سڑک ہے، اس پر شیطان کئی قسم کی بارش برساتا ہے۔ فتنہ، دشمنی، جھوٹ بولناوغیرہ ہزاروں قسم کی بارش اس راستے پر برساتا ہے اور مومن کو خشک زمین پر پہنچنے نہیں دیتا۔

جس مومن کی یہ خواہش ہو کہ دن رات خُدا کو راضی کروں اور شیطان کے تابع نہ ہو جاؤں تو اس کا اوّلین فرض یہ ہے کہ جو مومن ہو اس کے دل کو راضی کرے۔

شیطان آتش کی بارش برسائے تو اس پر پانی کی ضرورت پڑتی ہے۔ پانی خُداوند خود ہے۔

تم جانتے ہو کہ افریقہ میں ڈو ڈو نام کا ایک قسم کا باریک کیڑا ہوتا ہے۔ جو پیر میں داخل ہو جاتا ہے۔ ابتدا میں تو اس سے کوئی درد نہیں ہوتا لیکن جب وہ کیڑا خون پی کر بڑا ہو جاتا ہے تب اُسے باہر نکالنا بہت مشکل ہو جاتا ہے اور اُسے بہت تکلیف ہوتی ہے اور بالآخر اس کا پیر سڑ جاتا ہے اور پیر کاٹنے کے سوا اور کوئی علاج نہیں رہتا۔ جب پیر کاٹ دیا جاتا ہے تب مریض کو آرام ہوتا ہے۔ لیکن یہ ڈو ڈو جوں ہی پیر میں داخل ہو اور خارش ہونے لگے اُسی وقت کسی سوئی یا اور کسی چیز سے اسے نکال دیا جائے تو اس وقت آسانی سے باہر نکل جاتا ہے اور انسان کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

اپنے دل میں حسد بالکل نہیں رکھنا۔ حسد سے بہت ڈرنا چاہیئے۔

Farman 140 (126

اس طرح کی محبت تم میرے لئے اپے دل میں رکھو کہ، تمہارا جسم ہی تمہارے ساتھ ہو، مگر تمہارا روح ہمارے ساتھ ہو۔

جس طرح تم دُنیا کا فائدہ حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہو۔ اس طرح دین کے لئے بھی آگے بڑھنے کی

کوشش کرو۔ دُنیا کے کام مقابلے میں، آخرت کے کام تمہیں آئندہ کام آئیں گے۔

اگر تمہارا ایمان کم ہوگا اور دل پاک ہوگا اور اعمال اچھے ہونگے تو آہستہ آہستہ تمہارا ایمان بڑھتا جائیگا۔ یہاں تک کہ اچھے ایمان والے ہیں، اس سے بھی زیادہ ایماندار ہو گے۔

تم جب گھر سے باہر نکلتے ہو، تب ہَوا اور بارش سے بچنے کے لۓ کوٹ اور چھتری لیتے ہو، تو روح کے بچاؤ کے لۓ کوٹ اور چھتری کیوں نہیں لیتے؟

تم خُداوند کے نزدیک ہو۔ تم فرشتہ بنو۔ تم غلام نہیں بنو، اگر تم شیطان کی بات سنو گے تو تھوڑے عرصے میں اسکی غلامی میں داخل ہو جاؤ گے۔

KIM-1, FARMAN 141-160 (9)

Farman 141 (127

جس طرح ہم تمہیں چاہتے ہیں، اسی طرح تم پر فرض ہے کہ تمہیں عبادت میں مشغول رہنا چاہیۓ۔ دن کے چوبیس گھنٹوں میں ، دو چار گھنٹے عبادت کرنی چاہیئے۔

تم خیال کرو کہ دُنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے، جو ہمیشہ آرام سے رہ سکے. انسان پر بیماری، محنت، ضعیفی اور موت ہے۔ انسان پر ایسی ایسی بہت سی سختیاں ہیں، اس لئے گناہ کے کام سے دُور رہنا چاہیۓ۔ انسان پر جو دکھ آتے ہیں، وہ مومن کو سُکھ نما لگتے ہیں۔ انسان پر بیماری، برص، جذام وغیرہ امراض لاحق ہوتے ہیں، لیکن مومن اسکا اندیشہ نہیں رکھتا اور ناخوش نہیں ہوتا۔ مومن کو اگر جذام کا مرض لاحق ہو، پھر بھی اسکا دل نورانی اور دریا کے پانی کی مانند سفید ہوتا ہے۔ اس پر خواہ کتنے ہی دکھ آن پڑیں، پھر بھی وہ اسے دل پر نہیں لاتا۔ دل پاک رکھنے سے نجات ملتی ہے۔

انسان پر بہت سی باتیں واجب ہیں۔ پہلے تو فرمان پر دھیان رکھنا۔ آدمی ایمان کی بدولت پاک ہوتا ہے۔ ایمان کی مثال پانی جیسی ہے۔ اگر پانی صاف ہو تو سورج کا عکس وہاں

پڑتا ہے، تب صاف نظر آتا ہے۔ اسی طرح نُور کو دیکھنے کے لئے، ایمان صاف ہونا چاہیئے۔

تمہارا ایمان پہاڑ جیسا ہونا چاہیئے۔ پہاڑ کو خواہ کتنی ہی ہَوا لگے، ڈائنا مائیٹ سے اُڑایا جائے، بجلی کے جھٹکے لگیں، تو بھی اپنی جگہ چھوڑ کر ہٹتا نہیں۔ ایمان درخت جیسا نہیں ہونا چاہیئے کہ جس طرف ہَوا چلے، اس طرف ہلتا جائے۔ تمہارا ایمان پہاڑ جیسا مضبوط ہونا چاہیئے۔ تمہاری آنکھیں پاک ہونی چاہیئیں۔ اگر تم پاک آنکھوں سے دیکھو گے تو سب میں خُداوند تعالیٰ کا نُور دیکھو گے۔ فرمان چھوڑ کر بَد نظر سے دیکھو گے تو تمہارے دل کی آنکھیں آہستہ آہستہ اندھی ہو جائیں گی۔ دل میں اندھیرا ہو جائے گا اور تم نُور کو نہیں دیکھ سکو گے، اس لئے عورتوں اور مردوں کو بد نظری سے نہیں دیکھنا اور بَد خیال نہیں رکھنا چاہیئے۔ دغا بازی نہیں کرنا۔

انسان کے پاس دو راستے ہیں۔ ایک راستہ فرشتہ بننے کا ہے اور دوسرا جانور بننے کا ہے۔ ان دونوں راستوں میں سے جس کے پیچھے تم چلو گے، اُس راستے پرتم پہنچو گے۔ اگر فرشتے کا راستہ پکڑو گے، تو فرشتے کے درجے پر پہنچو گے۔

تم صُبح اٹھ کر اپنے دل کے ساتھ یقین کرو کہ فرشتے کے راستے پر چلوں گا۔

(128)Farman 142

روزہ رکھنے کے لئے پیغمبر صاحبؐ نے حکم فرمایا ہے۔ روزہ جسم کو محنت دینے کے لئے ہے۔ تقیه رکھنا واجب ہے، تاکه دوسرے غیبت نه کریں۔ پورے سال کے تین سُو ساٹھ روزے تم حقیقتیوں پر لازم ہیں۔ وہ روزے یه ہیں (1) جُھوٹ نه بولنا۔ (۲) دغا بازی نہیں کرنا۔ (۳) کسی کی غیبت نہیں کرنا۔

اس طرح کے تین سُو ساٹھ (360) حقیقی روزے رکھنا اسماعیلیوں پر فرض ہیں ۔ خانه وادان۔

Farman 144 (130

دین پر عمل کرنا، وہ دل کے اندر کا کام ہے۔ مومن اور مُرشد کے درمیان ایک راسته ہے۔ الحمدالله، اگر تمہارے دل میں محبت ہوگی تو بہت ہے۔ محبت سے سب کچھ ہے۔ خانه وادان۔

Farman 145 (131

مُرید کا فرض یه ہے که، مُرشد کے حکم کے مطابق چلے۔ اگر کسی وقت ایسا فرمان ہو که، چراغ کی بتی بناؤ، تو وہ کام کرنا چاہیئے؛ اگر فرمان ہو که، باورچی بن کر کھانا پکاؤ تو اس طرح کرنا چاہیئے۔ مُریدوں کو اس طرح نہیں کہنا چاہیئے که، یه کام میں نہیں کروں گا، بڑا کام ہو تو ہی کروں گا۔ مُرشد جو کچھ حکم فرمائے اُسے مُرید کو بجا لانا چاہیئے۔

Farman 147 (133

ہم نے کسی کے ساتھ خوشی سے برتا ہے، کسی کو دھمکایا ہے، لیکن یہ سب بول محبت ہی کے ہیں۔

Farman 150 (136

الحمدللہ، تم میں سے بہت سے لوگ بڑے کام میں داخل ہوئے ہیں۔ یہ ایمان کی ایک نشانی ہے۔

باطن میں ہم تمہارے پاس ہی ہیں۔ تم ہماری روحانی اولاد ہو اور روح ایک ہی ہے۔ خانہ وادان۔

Farman 151 (137

حقیقتی مومنین کو ہمارے فرمان پر مستقیم رہنا چاہیئے۔ حقیقتی مومن کو اگر فرمان ہو کہ چھ ماہ یا ایک سال تک دست بوسی نہ کرے تو فرمان قبول کر کے دست بوسی کا خیال بھی نہ کرے۔ جب دوبارہ حکم ہو تب اسے حاضر رہنا چاہیئے۔

ایک لشکر اپنی مرضی سے کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اپنے سردار کے حکم کے بغیر ایک قدم بھی آگے پیچھے نہیں رکھ سکتا۔ اسی طرح حقیقتی مومنین کو ہمارے فرامین کے مطابق چلنا چاہیئے۔

مال واجبات دینے کا ثواب تم سمجھتے ہو۔ اس میں بھی اگر کسی وقت ہماری طرف سے ایسا حکم آئے کہ، جو دے گا وہ گنہگار ہے، تو وہ تمھیں نہیں دینا چاہیئے۔ ہمارے فرمان کے

مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ ہمارا حکم نہ ہو پھر بھی دے وہ گنہگار ہوگا۔

کسی وقت ہماری طرف سے ایسا حکم آئے کہ، چھ یا آٹھ مہینے تک دُعا نہیں پڑھنی، تو اتنے عرصے تک ایسا ہی کرنا۔ اس طرح جو ہمارے فرمان پر عمل کرتے ہیں، وہی حقیقتی مومن ہیں۔

تمہیں لشکر کی طرح اپنے سردار کے حکم کے مطابق چلنا کرنا چاہیئے۔ جس طرح ایک قلی اپنی مرضی کے مطابق تھوڑی دیر سڑک پر چلتا ہے اور تھوڑی دیر نیچے چلتا ہے، اس طرح اپنی مرضی کے مطابق چلنا حقیقتی مومن کا راستہ نہیں ہے۔ حقیقتی مومنین کو ہمیشہ فرمان پر نگاہ رکھنی چاہیئ. خانہ وادان۔

Farman 152 (138

جہاں مجالس منعقد ہوتی ہیں، وہاں فائدہ حاصل کرنے کے لئے جانا، ایمانداری کی نشانی ہے۔ گھر بیٹھے فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ ہم تمہیں دُعا فرماتے ہیں کہ اس ست پنتھ مذہب میں جو اعلیٰ میوے ہیں وہ تم کھاؤ، اگر تم وہ نہیں کھاتے تو صرف ہمارے دست مبارک چومنے سے کیا فائدہ؟

ٹیلی گراف ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں پہنچتا ہے۔ تمہارا دل بھی ٹیلی گراف ہے۔ تم اس طرح سے بندگی کرو کہ اسکا فائدہ تمھیں ٹیلی گراف کی طرح پہنچے۔

جو انسان حقیقتی مومن ہے، وہ اچھے اعمال کرتا ہے۔ بہشت ہمیشہ اسکے ہاتھ میں ہے۔ وہ اپنا ایمان بہت مضبوط رکھ کر سچے راستے پر چلتا ہے۔ اسکے لئے دُنیا میں ہی بہشت ہے۔ تمہارا دل بہشت میں ہو، اس طرح سے تمہیں چلنا چاہیئے۔

شیطان کی بازی نہ کھائی ہو، ایسا کوئی بھی انسان دُنیا میں پیدا نہیں ہوا۔ جب شیطان تمہارے دل میں شک پیدا کرے، تب انکو دُور کرنے کے لئے عبادت میں مشغول ہو جاؤ۔

دُنیا کو عقل سے دل سے دُور کرنا چاہیئے۔ بے عقلی سے دُنیا کو دُور کرو گے تو تمہارا ایمان چلا جائیگا۔

ایمان ایک جواہر ہے۔ اگر تم اسکو دل کی تجوری میں سنبھال کر نہیں رکھو گے اور راستے پر پھینک دوگے تو وہ جواہر تمہارے دل سے نکل جائیگا۔ حقیقتی جواہر تمہارے دل سے نکل نہ جائیں، اسکو دل میں بہت ہوشیاری سے سنبھالنا۔ اگر تم جھوٹ نہیں بولو، ایک لفظ بھی جھوٹ کا نہ نکالو گے تو انشاءاللہ، ایمان روپی جواہر کوئی بھی

تمہارے ہاتھ سے نہیں چھین سکے گا۔ تمام چیزوں سے بہتر جماعت کی خدمت کرنا اور جماعت کو سنبھالنا ہے۔

تم ہمیں ظاہر میں مہمانی کرتے ہو، اسی طرح ہمارے مومن ہمیں باطن میں دن رات مہمانیاں کرتے ہیں۔ خانہ وادان

(140)Farman 154

عبادت کی ورزش ایمان کو قائم رکھتی ہے۔ عبادت جاری رکھنا، یہ ایمان کی نشانی ہے۔ ہمارے فرمان تمہارے روح کو پہنچاؤ، یہ بڑی چیز ہے۔

اپنی عبادت کا وقت سنبھالنا۔ یہ سب کاموں سے بہتر ہے۔ مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ کبھی بھی بے فائدہ اور ناجائز باتیں نہیں کرتا۔ دینی یا دُنیاوی کوئی بھی فائدہ ہو تب ہی وہ بات کرتا ہے، بے مقصد اور فصول بک بک نہیں کرتا. خانہ وادان۔

Farman 155 (141

تم ہم سے دُعا کے لئے عرض کرتے ہو، لیکن صرف ہماری دُعا سے تمہیں کیا فائدہ حاصل ہو؟ ہماری دُعا تو جو ہمت والے ہیں، انہیں ہی کام آتی ہے۔ تم تو صرف عبادت بندگی کے وقت تین چار گھنٹے ہمارے میں خیال رکھتے ہوں گے، لیکن ہم تو چوبیسوں گھنٹے مومن کے خیال میں رہتے ہیں۔ مجلس کے کام میں ہمت کی ضرورت ہے۔ بغیر ہمت کے وہ قائم نہیں

رہ سکتی۔ پہلےمصر میں ہمارے آباؤاجداد کے راج میں، دارالحکمت نام کا لایک بڑا ادارہ تھا۔ اس میں دین اور دُنیا کے کئ معاملات کی تعلیم دی جاتی تھی۔ آخر کار مُرید ایسے ناہمت ہوئےکہ، ایک وقت اپنے امامؑ کو بھی چھوڑ کر ایک طرف بیٹھ گئے۔ اس وجہ سے وہ کام جاری نہ رہ سکا۔ اسی طرح سے اگر تم بھی ناہمت ہونگے تو نقصان ہوگا۔ مجلس کے کام میں پورا انتظام نہیں ہوگا تو کل کیا ہونے والا ہے، تمہیں اسکا کیا علم؟ بعد میں جو ہونے والا ہے، اسکا انتظام ہمیشہ پہلے سے کرنا چاہیۓ۔ مطلب یہ انتظام کے لئے کمیٹی بنانی چاہیۓ، وہ سارا انتظام کرے۔ اگرچہ مشنریوں کی بہت ضرورت ہے، اور گاؤں گاؤں جاکر نصیحت کرنی چاہیۓ، مگر ایسے بھگت ہونے تو چاہیۓ؟

کمیٹی بنائی گئی ہے، اسکو جماعت کی خدمت کے لئے سمجھنا، ایسا نہ ہو کہ وہ جماعت کی سنبھال نہ کر سکے، دین کے کام میں لا پرواہی کرنے سے بہت نقصان ہوتا ہے۔

Farman 156 (142

ہر ایک جماعت کا فرض ہے کہ، چھوٹے بڑے سب کو ہمارے فرمان کی یاد دلاتے رہیں۔ اسکول اور لائبریری میں بھی ہمارے فرامین کی تعلیم دینی چاہیئے، جس سے ہمارا فرمان کیا ہے، وہ سب کو یاد رہے۔

اپنے علم کی اصلاح کرنے کی مدد دیتے رہو۔ دوسری زبانوں کی کتابوں میں سے گجراتی زبان میں ترجمہ کرکے اپنے دین کو مضبوط کرنے کےلئے تیار رہو۔

Farman 157 (143

تمہارا دین آہستہ آہستہ سورج کی طرح روشن ہوگا۔ تم میں سے سمجھدار اور عقل والے، جو علم رکھتے ہونگے، وہ یہ دیکھ کر خوش ہونگے۔

تم روح پرست ہو، لہذا تمہیں روح پرست ہی رہنا چاہیئے۔ ظاہر میں ہاتھ پیر دھوکر دوستی رکھنے کے دین پر عمل کرنے والے مولا کے دین میں کچھ فائدہ حاصل نہیں کر سکتے، اس لئے تمہیں روح پرست رہنا چاہیئے۔ خانہ وادان۔

Farman 158 (144

سورج طلوع ہوتا ہے اور جس طرح روشنی ظاہر ہوتی ہے اسی طرح اپنے دین کی روشنی ظاہر ہو گی۔

تم اپنے دل میں اپنے روح کو یعنی ہمارے نُور کو دیکھو۔ صورت یعنی جسم تو ہر ایک کا خاک ہے۔ جسم کو بیماری بھی لگتی ہے، روح کو کچھ نہیں ہوتا۔ جو کوئی بھی روحانی عشق رکھتا ہے وہ ہی خُدا پرست ہے۔ جسم کو دیکھنے والا بُت پرست ہے۔

ہر ایک انسان کے روح کے ساتھ امامؑ کا نُور مُنسلک ہے۔ مومن کا دل امامؑ کے رہنے کا بنگلہ ہے اور وہ عشق پر قائم ہے۔ اگر وہ نُور نظر آئے تب ہی ایمان کی خوبی ہے۔ ایمان کی خوبی ہے وہ نُور ہے۔

مُرشد جو فرمان فرمائے وہ بلا چوں چراں کے تمہیں تسلیم کرنے چاہیئے۔ اس طرح کا فرمان کیوں ہوا؟ یہ تمہیں کہنا نہیں چاہیئے۔ ہم رات کہیں تو رات اور دن کہیں تو دن، لیکن امامؑ کی عقل کے مطابق تمہیں چلنا چاہیئے۔ انسان کی عقل کی بنیاد بھی امامؑ کی ہی عقل ہے۔ امامؑ کے حکم کے سامنے تمہیں اپنی عقل چلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ جو کچھ بھی ہے وہ روح ہی ہے لہٰذا اسکو تلاش کرو کہ وہ کیا ہے؟ وہ کہاں سے آیا؟ وہ نُور کی نگاہ کرنی چاہیئے۔

.

Farman 159 (145

خدا کی مہربانی سے ابھی تمہیں پرانے گنان اور مختلف جگہوں پر کیے گۓ ہمارے فرامین کا فائدہ ملتا ہے۔ ایسا فائدہ پچھلے زمانے میں لوگو یاں کو نہیں ملتا تھا، جس کی وجہ سے دین سے نا واقف رہ کر شیطانی کام کرتے تھے۔ اس اسماعیلی دین

کےاندر شریعت، طریقت اور حقیقت کو وہ سمجھ نہیں سکے۔

خُدا کو ملنے کا انحصار الفاظ پر ہے اور ان لفظوں کا مطلب سمجھ کر ان پر عمل کرنا چاہیئے۔ اس میں خاص بات ایمان ہے۔ ایمان کے بغیر شیطان غلبہ کرتا ہے اور دھوکہ دیتا ہے۔ ایمان کا پایہ عشق پر ہے۔

جس طرح عبادت کا پایہ عمل پر ہے اور عمل کا پایہ عشق پر ہے ۔ اسی طرح ایمان کا پایہ عشق پر ہے۔

عشق کیسا ہونا چاہیئے؟ جیسے ایک بیاباں صحرا میں کوئی پیاسا پانی کی طلب کرتا ہے۔ اسی طرح روح کو بھی امامؑ کا عشق ہونا چاہیئے۔ امامؑ کے جسم پر نہیں، لیکن امامؑ کے روح پر عشق ہونا چاہیئے۔ خانہ وادان۔

Farman 160 (146

جماعت وعظ سُنے یا نہ سُنے، پھر بھی مشنری اپنے فرض کے مطابق وعظ کیا کرے. اس طرح عمل کرنے والا سچا مشنری ہے۔

دُنیا جہنم کی مثال ہے۔ اگر ہزار، دو ہزار یا کروڑ روپے کی دولت ہو، عمر بھی سو دو سو برس کی ہو، پھر بھی سب کچھ زہر کی مانند ہے۔ جو ہمارے مومن کی خدمت کرتا

ہے، وہ ہماری خدمت کرتا ہے۔ مومن کا روح ہے وہ ہمارا روح ہے۔

جو مومن دُور دراز علاقوں سے محنت اٹھاکر ہمارے حضور میں آتا ہے، اسے ہم دُعا آسیس فرماتے ہیں۔ دوسری دُنیا میں اسکا راستہ آسان ہو جاتا ہے۔ اسماعیلی دین نُور کی مثال ہے، تم بھی نُور کی مثال بنو

اسماعیلی دین کے راستے پر مضبوطی سے چلنا۔ بچوں کو دین، علم، دُعا، گنان، فرمان اور تاریخ وغیرہ کی تعلیم دینا اور انکو دین پر مضبوط کرنا۔

الحمدللہ، تم میں سے کئ لوگوں نے روحانی کام کیا ہے، ان پر لازم ہے کہ اپنے اعمال کو سُدھاریں اور ہمارے فرامین کے مطابق چلیں۔ اس طرح چلو گے تو روحانی کام کیا، ایسا سمجھا جائے گا۔

اسماعیلی دین کا عقیدہ سمجھ کر دل میں تہیہ کرو اور قدم پیچھے نہیں ہٹاؤ۔ تم آگے بڑھو گے تو زمین جیسے میں سے آسمان جیسے ہونگے۔ جنہیں علم کی خبر نہیں انہیں روحانی معاملات میں تمہارے جیسا کرو۔